فرامینِ سلاطین

مُرتّبۂ

خاکسار بشیرالدین احمد تعلّقہ دار

مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ

(سارے) ملک کے مالک تو (ہی) جس کو چاہے سلطنت دے اور تو (ہی) جس سے چاہے سلطنت چھین لے

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمراں
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مُرتبہٗ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)
اوّل تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (...) مجلّد (...) محصول ڈاک مجلّد (۱۴) بلا جلد (۱۱)

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan).

اعلی حضرت قوی قدرۃ بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ۔

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اِس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدرِ قدرت بندگان عالی متعالی سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار سلطنت برطانیہ۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر و مباہات سے معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

گزرانیدۂ نمک خوار جاں نثار

فدوی بشیر الدین احمد تعلقہ دار

هو الناصر

دیباچہ کتاب ہشت آئین فرامینِ سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختمی بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوشِ گل کشودہ برائے وداع ہے ✦ اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے ✦ اس وقت گاہک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے ننّے تنکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کوے کوے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچّہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچّہ کی پیدائش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آلِ تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد۔ الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دار الانشاء شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں سپہدار
توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکۂ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد
محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک
سند نشینِ احمد نگر و دانایانِ فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے
لکھے گئے ہیں اُس میں نظم و نثر کے کیا پہلو ہیں ہمپر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی
کیا آن بان ہے ملک واری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس
اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر
اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی
روانی برف کا پڑنا بادشاہ کا جنگلی و دشوار رستہ سے بڑھنا راہ میں درختوں کا ہجوم خارہ تراشوں کی دہوم
ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفال دبستاں جو منشی فاضل پاس کرنے کے لیئے ان دفتروں کو
ورساً ورساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت
ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو ہجھکر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور
اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کسطرح تھپکتا
ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں
اور امرا اور علما اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا
کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورِعین عبد الرحمٰن نے مرتب
کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کیئے
زمانہ اگر مسلمانوں کے آجتک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس
ہو جاتے مگر ع بہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگر گوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قلعہ میں
معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو مسلمان اور اُن کے
مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آجتک اُن کے تھل بیڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ
تو سلطنتِ ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ
اُسکی زبان اُسکی الگ جدا الناس علی دین ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب
باتوں میں مقلد اور پیرو ہو گئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا کھٹکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی
شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے گنگل دار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جُھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیان ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر و شمشیر مرصع ماہی مراتب جڑاؤ پالکی نالکی کیسی ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہو اُسے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری و سخن دانی فیضی و ابو الفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب تعلقہ دار سرکار نظام نے اعجاز کیا کہ ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ و حشم اُن کی داد دہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ صل علی بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سرتا سر آئین و قوانین اور مراسم و رواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپہ چپہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پہ دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک نو روس بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بولے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اُس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے اندازِ تحریر اس وقت کی خط و کتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے اُنھوں نے ضرور تاً اس پر کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہاری میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دکن میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دھلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اور سنگین نوشتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کر لیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامین سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ع گرد نام پدر چہ میگردی * پدرِ خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا
دیکھ لی شان بشیر الدین احمد واہ وا

سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسد ناشاد کا
تیغ براں بشیر الدین احمد واہ وا

رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں
ساز و سامان بشیر الدین احمد واہ وا

غیرتِ باغ ارم ہے روکش خلد بریں
یہ شبستان بشیر الدین احمد واہ وا

دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو
پُر ہے دامان بشیر الدین احمد واہ وا

چھاپ ڈالے خط سلاطینِ سلف کے بیدریغ
واہ فیضان بشیر الدین احمد واہ وا

دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط
لطف و احسان بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو **فراق**
کہہ خیابان بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴ھ
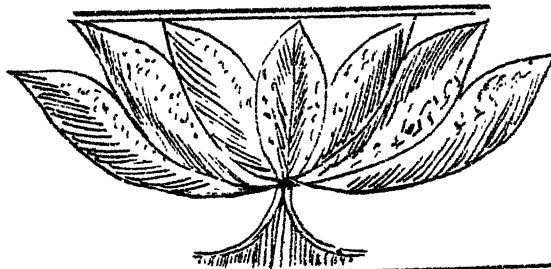
دیباچۂ دوم[۱]

برآر از مد بسم اللہ تیغ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوحِ ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ لاینحل ہے عقلِ انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

ع اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ تحیۃ و السلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی اور تگ و دو کریں ع

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا

تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں در گاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویر خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

تاج ہے فرقِ نبی کا فتدلّٰی کیا ہے + قاب قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیٔ آیت یعطیک فترضٰی کیا ہے (حضورِ نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں۔ ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ ع

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق و عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[۱] جنابِ فراق صاحب نے میری محنت بٹانے کو دیباچہ لکھدیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہدیا ہے مجھے اپنے دیباچہ لکھنے کی اسوجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھکر میں کیا لکھتا ع اثر نوٹ لیا بات بتری، رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں میں بھی لہو لگاکے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں
انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کم یاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیئے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے ۔ کیوں ؟ ۔ یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور وقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر ۔ سنگِ پارس ۔ کیمیا ۔ ہما ۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے ۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ مت ہوس (تنا نہ نانہ کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے ۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتّی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے ۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے ۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں ۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا ۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لیئے گرمئ بازارِ فنا ہے + پہلے وہی بکتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پُرزے فرامین دستبردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے ؟ ۔ ؎ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خوابِ پریشاں ہو گئیں

رباعی

چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمّل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + "آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم
؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جولائیں کام میں چشمِ بصیرت دیکھنے والے
نہیں محوِ تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند ✦ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیر خاک ✦ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✦ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر ✦ زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ نمونہ رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے مادوشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محو حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یاد ش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈالدیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوئیت مکانے داشتیم ✦ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتیم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۰ھ) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✦ از خاک بپرسند نشان و خبر من
گر خاک جہاں جملہ بغربال بپیزند ✦ حقا کہ نیابند نشان و اثر من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سر بفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہجہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت ہے مصداق ؎

چشم بداندیش کہ برکندہ باد ✦ عیب نماید ہنرش در نظر

تعبیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

ہمین ست وہمین ست وہمین است ٭ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عینِ رات ولا اُذُنٍ سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست ٭ چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھکر بے اختیار بول اُٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج میں مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیر پا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویریں ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ٭ سینے سے لگائے نری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے مدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ولِلّٰہم جرّاً ہے بھی تو وہ برائے نام " بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت ببیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلیتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ٭ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
اے گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں تجھے ٭ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو
(ذ دبیرا)

وہ شرم کے مارے منہ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔
یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منہ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎ زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ٭ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں " رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ " یکے نقصانِ مایہ دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں + پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہوگئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں؟ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہوگیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامۂ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بروقت قبضہ وعمل دخل انگریزی مسٹر امری شو ٹیگر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پونہچا دیا۔ ع

آبروئے جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے + آپ لے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اُس تلس اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھکر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماو شما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہوجائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد موردِ مراحم خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحب مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنھوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیب خاطر بلکہ بہ مجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بسا غنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو **شہدے** کہلاتے ہیں وہ دراصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں؟۔ میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، وہ صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ یہ اجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **رباعی** دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے + آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت ✦ اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطینِ مغلیہ کی یادگار ہیں اور نہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معافیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکارِ عالی **نظام** خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فیصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اُس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جو نیندہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تہیہ بھی اسی تامل کر کتاب میں ان سب کے فوٹو دیئے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا گرپھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کر دوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب **تاریخِ بیجاپور** میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت **ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر** بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹوگرافرز بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی منظفر علی صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ منظفری سے بہ اجازت اُن کے لیے اور کچھ فرمان صاحبِ معزز نے بطور مزید احسان میری خواہش پر جابجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفۂ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف انجنیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیئے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیئے۔ حضرت جناب سید آلِ رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب کی کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر الناس وکان سعیہم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ✦ تا کس نگوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری + اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں گا سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔
مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نا وہندوں کی قید میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک دکھانا پسند کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد + گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانا بےسود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کرکے + ۔
مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور دوادوش کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمر ہیں سن ہیں سنہ ۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخر ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کہتا ہوں فخراً۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر انھوں نے نہایت بے اعتنائی اور کج خلقی سے ٹکا سا توڑ کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔ انھوں نے پہلے تعلقات پر پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپئے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجئے مگر انھوں نے جو نا کی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بےکار محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر وہ جانیں اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا غضب کے سامنے کسی کی نہیں چلتی دوسرے کو فائدہ پہونچانا نہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎
یخ کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں + بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں
تجربہ ہوا اور آیندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎
کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک + دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک
خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ خداوندِ تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاٰمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس ظلمان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں بربادوں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پہنچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ۔ بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحب زادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شہدے کہلانے لگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ـــہ

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثار امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ـــہ

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + دار پہ کھنچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا ثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکاء کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل مکتفی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہیئے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سرسید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدرآباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اُسی منبعِ جود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ـــہ

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمۂ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲ر اگست ۱۹۳۸ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقہ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیرکوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲ر اگست ۱۹۳۸ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اُس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔

گرچہ ہے سو سو بُرائی سے مگر پھر اے امیر ✤ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✤ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی تاریخ کسی نے کیا خوب کہی ہے۔

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ ✤ کہ جن کی باعث مٹی خوشی سے جھلک کے اٹھا چراغ دہلی
جلوس اُن کا چراغ دہلی سواب بھی دیکھو مطابق اُسکے ✤ سروش غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغ دہلی"
۱۲۵۴ھ ۱۲۷۹ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✤ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہوگئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خود رو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہوگا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک وصفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بے کسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا مُلک لیتے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پونہچنے کیلیئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو
بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے
سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن
کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار
معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈالدی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے
جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ وجلال
کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اُس کی بیگم محو آرام ہیں
قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہو گی۔ تعویذ ذرا چوڑا سفید پتھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو
ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔
جولائی ۱۸۸۶ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟
مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام ونشان
ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہمانے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی
مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے
بھایہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس
مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قیدخانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور
تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب
اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہنچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک
سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے
نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ [illegible] جون [illegible]ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے معمولی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جس کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے اور اس کے نانا نے کہ ہندوستان چھپنے سے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس [illegible] دیا کی [illegible] میٹرک پاس ہیں [illegible] سال کی عمر [illegible] ہے۔ ان ہی سے ملتا بچے ہے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی چھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تا حیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ [illegible] تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضعداری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کر سکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھین جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیئے تن ڈھانکنے کے لیئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیئے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:۔ ؎

جن کی عمارتیں فلک سر کشیدہ تھیں ✤ نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے ✤ اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز ✤ نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطینِ مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ اُن کے لیئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہذا بخوفِ طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمائیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب ✤ اس پرسے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمائیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۱۴۲۲-۳۵) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی البہمنی نے دار السلطنت بیدر مملکتِ سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا اشرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا ۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے روکار پر موجود ہے ۔ وہو ہذا ۔ رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ ز فرطِ عظمت ٭ آسماں سُدّۂ از پایۂ ایں درگاہ است
آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است ٭ قصرِ سلطانِ جہاں احمدِ بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا ۔ بادشاہ کی قدردانی دیکھیئے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو حج اکبر کا (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا ۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے ۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لاَیَحْمِلُ مَطَایَا کُمْ عَطَایَا کُمْ (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیئے کو آپ کے مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا ۔

مآثر الامرا میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعرا را در صلہ بزر سرخ بسنجید ۔ روزے ملا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود ؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع کردند ملا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ ملا بدہند" یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لاتحصیٰ و لاتعد تھی ۔ وور کیوں جائیے ۔ ؎
تراویدہ یوسف راشنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ غفران مکان حضور پُر نور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی ؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گو یا کہ کچھ بات ہی نہ تھی ۔
بادشاہِ حال حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ بمصداق الولد سر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں ۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے ۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالا مال کر دیا ہے۔

ان فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لیے برٹش ایمپائر یعنی ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم اور ملکِ معظم جارج پنجم کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ۔ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے۔ اس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ استادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں ان پر نہایت صفائی سے آب دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کر سکتا ہے مگر وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضرور ہے سطر میں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ مگر تھی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوشخطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت کرد روں کے حساب کا قاعدہ مالا مخل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور ان کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافیے یعنی ساری خدائی کی [illegible] سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے تو یہ [illegible] بالکل ہیچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کچھ لچک ہے نہ اس کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیے موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یونانی بھی یہی اردو لکھو تو لکھ لو ہاں قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرف ہو۔ فونٹن پین جب سے نکلی ہیں اس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اس سے لکھنا برابر ہے کہ اس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں۔ ہر چہ آید در گھسیٹ غرض تصرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

تاآنکہ شیشے پار کر دو۔ ہم نے ایک نمونہ عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھنے اور آج کے کج مج خط سے شوق ملائیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں لتھڑی ہوئی کوئی مکھی کاغذ پر رینگ جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا ✤ ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ ع۔ الف تو میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونچ جانے سے تھی میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت ہے کہ آپ کو خط پونچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے ✤ نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے ✤

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمک دار مطلا کاغذ۔ وہ قلم جسے قلم قدرت کہیئے تو بجا ہے وہ نوک پلک وہ نشستِ الفاظ اب کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمکِ چشم سے مقابلہ کرے صدہا سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے جس کا وہ چھچھڑاتا ہوا سرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسنِ دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش ✤ بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرتِ خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم و گرد سوادِ نامہ می گردم ✤ فدائے جنبش آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم برکشند ✤ گنج دو عالم بقلم درکشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست ✤ زیرِ زبانِ مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعہ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفر لہٗ

۱۶ / جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

فہرستِ فرامین سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

نمبر سلسلہ	قسم حکم	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحبِ فرمان	محلِ عطا	تاریخ و ماہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحۂ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع بیٹرہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلا و حاکم شہر اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	" "	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	"	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگرخانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	"	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۰۲۶ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	"	"	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ مدد معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	"	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام و عمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گناہٹیرہ	۲۱ ر مہر ماہ الٰہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گناہٹیرہ	۱۰	
۹	فرمان	"	"	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ ر رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	"	"	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	"	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ وحویلی اجمیر	۲۶ ر محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام و عمال	امام الدین سجادہ	موضع اڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱	عطائے معاش موضع اڑکہ	۱۹	
۱۳	چٹھہ فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ ر ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	چٹھہ فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۴ ر شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چٹھہ فرمان	"	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	"	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۴ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	"	"	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	"	۱۶ ر محرم	(۹)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶	عطائے عسگہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے [illegible] بیگہ اراضی در حویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	"	"	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۷ ذولقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین با فرزندان	موضع گنگونہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	"	"	"	موضع ناند پرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزیہ	×	اجمیر		×	×	×	دربارۂ انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	"	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء تک ہے۔

				خاندانِ سلاطین خلجی								
۲۲	فرمان[1]	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	۷۰۳ھ سنہ	۱۳۰۲ع سنہ		۳۹	یہ تحریر اور اس کا جواب جسے ذیل میں درج ہی ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہی یہ اتوبر ۷۰۳ سنہ مطابق سنہ ۱۳۰۲ لکھا ہی۔
	عرضی جوابی[2]	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	″	″		۴۰	
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ	۲ رجب ماہ الٰہی		(۴۹)	۱۰۱۲ھ سنہ	۱۶۰۳ع سنہ	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	۴۰	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ۹۵۲ھ مطابق سنہ ۱۵۴۵ع سے سنہ ۹۶۱ تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہی اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
				فرامین اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہتہ صوبۂ سرکار دہلی	پنجم ماہ اسفندار الٰہی	(۵)	۹۶۷ھ سنہ	۱۵۵۹ع سنہ	عطائے اراضی اللہ کے لیے بسکہ ونقد و یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	۴۱	
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجۂ موصوف	×	×	(۲۰)	۹۸۳ھ سنہ	۱۵۷۶ع سنہ	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی و جنگی	۴۲	سنہ (۴۹) جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ لکھا ہی جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہی
۲۷	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ھ مطابق سنہ ۱۵۴۶ع میں بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

فرامین جہانگیری

نمبر	نوعیت	صادر کنندہ	بنام	مستفید	مقام	ماہ	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	مضمون		کیفیت
۲۸	فرمان	ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام وعمال	لالہ مصر	مہرپور سرکار خیرآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دوابست دہ بیگہ اراضی	۴۵	سلیم گڈھ اور نورگڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۱۰۲۵ھ ۱۶۱۵ء میں بنوائی سنہ جلوس (۹ھ) بحساب ۱۰۱۲ھ
۲۹	فرمان	"	"	ملا چاسست ملا ہونگ فارسی بافرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	ازشہریور	(۱۳)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی بگز الہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	ہے نقل جناب مظفر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۳۰	فرمان	"	"	فیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	اسفندارمذ ماہ الہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	"	"	مسماۃ اوربانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	"	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروری	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				فرامین شاہجہانی								
۳۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہ جہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	۲۴ ...	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ع	تنبیہ نمودن مقہوران	۵۱	
۳۴	فرمان	〃	حکام وعمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بدایوں	۱۴ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبر آباد	۵۱	
۳۵	فرمان	〃 مہری دارا شکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۳)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۳۶	فرمان	شہزادہ دارا شکوہ	راجہ تو ڈرمل	شیخ اسد داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطان پور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ و دکاکین	۵۳	
۳۷	بیعنامہ	مانوسنگھ ولد روپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالہ عہ فروخت کی	〃	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
(۱) (۲) ۳۸	مکتوبیہ / جواب مکتوب	شاہ جہاں بادشاہ / سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہ جہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ / شاہ جہاں بادشاہ	بیجاپور / دہلی	×	×	×	×	×	۵۴ / ۵۵	شاہ جہاں کا زمانہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۷ء سے ۱۰۶۶ھ (۱۶۵۶ء) کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ ۱۰۳۷ھ (۱۶۲۷ء) سے ۱۰۶۷ھ (۱۶۵۶ء) ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا اور محمد عادل شاہ کا جواب ہے دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبد الرشید	//	//	//	×	×	×	×	×	۵۵	
فرامین اورنگ زیب												
۴۰	فرمان	ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نایک راجہ بیڈر شوراپور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور علاقہ گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	۱۰۶۸ھ	۱۶۵۷ء	عطائے سردیسکھی نصرت آباد	۵۶	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ جمادی الثانیۃ	×	۱۰۶۹ھ	۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبد الرشید نے لکھ کر شاہ جہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	//	حکام و عمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۲ رجب	۱	//	//	عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دبیر خاں بعہد اورنگ زیب بہ محمد جعفر قاضی سندیلہ	جوزخاں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	۱	//	//	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	//	حکام و عمال متصدیان حال و استقبال	پرتاب مل قانونگو	دلیر نگر عرف گوندولی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ محرم	۱	۱۰۷۶ھ	۱۶۶۵ء	واگذاشت مزرعہ دلیر نگر عرف گوندولی مدد معاش شاہ معصوم علی وغیرہ متوفیہ بنام محمد ...	۶۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام وعمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۴)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصو بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	"	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب بنیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	"	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذی الحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	"	"	حکام وعمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت سرکار سہارنپور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	"	"	"	محمد باقر بن عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانۂ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	✗	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الہ بخش چودہریان	شاہ آباد موضع ہردوئی	غرہ محرم	✗	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	صورت حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان محلی شاہ جہاں آباد موضع نہردلہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیقت موضع نہردلہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و کنہپور تنہ شاہ آباد	۱۷ رمضان المبارک	×	۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کنہپور کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقررہ بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنہپور و جوگی پور پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

		۱		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیرخاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تعلقہ شاہ آباد و سرکار خیرآباد	فتح معمور خاں	موضع نیپور از تعلقہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	"	"	"	موضع نیپور از تعلقہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھرپور	۸۴	
۵۹	فرمان	"	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرپنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرپنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شہزدہ خاں	شہزدہ خاں	بیجاپور ملک دکن	۲ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	"	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با قزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ء	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیرخاں مہری قاضی ولی اللہ	متصدیان حال و استقبال	متصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	۱۶۸۲ء	عطائے موازی [illegible] بیگہ در مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ ازطرف خیر اندیش خاں)	منصدیان مہمات پالی سرکار خیر آباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہپور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	مدد معاش موضع کنھپور وجوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیۃ العالیہ	گماشتہائے منصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	۱۹ر رمضان	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	منصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۷ر ذیقعد	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	سوزی ... بیگہ زمین مزروع تاگنر الٰہی جہت باغ	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اعزائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ر ذیقعد	×	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	عطائے ... بیگہ پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیر لیر خاں مرحوم	شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ	۱۹ر شوال	(۲۹)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے بیست وشش مواضع مع مزرعہ جات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	منصدیان حال و استقبال	اسمٰعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۱۹ر رمضان المبارک	(۳۰)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے ... بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیر آباد	۲۷ر ربیع الثانی	(۳۱)	سنہ ۱۰۹۸ھ	سنہ ۱۶۸۶ء	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	۹۹	

۶۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۴ جمادی الاول	×	۱۰۹۹ھ	۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۶۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۶۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	سند چودھرایت	۱۰۳	
۶۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبد الستار	پرگنہ پانی پت	۱۲ رجب	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	عطائے موازی دو صد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پانی پت بطور مدد معاش	۱۰۴	
۶۵	پروانہ	″	راجہ درگا سہائے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۹ ربیع الثانی	(۳۳)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۶۶	پروانہ	″	راجہ جے سنگھ والی اُدے پور	″	سرکار خیرآباد پرگنہ پیروبد صفنو	نہم شوال	(۳۴)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پیروبد عفنو واضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۶۷	″	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سوندھا	پرگنہ پانی پت	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	۱۱۰۲ھ	۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۶۸	″	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں دیولیہ	نواب موصوف	ہنڈون و بیانہ	نہم محرم الحرام	(۳۵)	۱۱۰۳ھ	۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانے کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	چکنا نایک	چنیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	۱۱۰۴ھ	۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	״	״	״	״	غرہ ذیقعد	(۳۶)	״	״	عطائے نشان مرمت فراواں محلی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	״	چودھریان وقانون گویاں وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سیندھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	۱۱۰۵ھ	۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	۱۱۰۶ھ	۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	״	״	شاہزادے کا جواب	۱۲۳	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	״	״	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	سند حصہ در موضع جمورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	۱۱۰۸ھ	۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ و سرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع املیا بنابر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع ہری شاہ آباد و ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد و پنج بیگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	مواضع بچولا و املیا نہ کرکا پرگنہ مہرآباد سرکار بدایوں	۱۹ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی مواضع بچولا و املیا نہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱ رجب	(۴۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھراہیت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳	

۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیو نایک	فیروزنگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۲۰ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت دیسمکھی	۱۳۷	
۹۵	فرمان	″	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تنہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جمال پور نبابہ جامع مسجد شاہ آباد در وجہ خرچ امام و موذن و خطیب وصادر	۱۴۱	
۹۶	″	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاص خیل	خان پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائی چند بیگہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	″	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سات لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	۱۴۳	
۹۸	سند مطلا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدہ قضاءت	۱۴۳	
۹۹	فرمان	″	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبل	۲۳ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۰	

۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ میاں داد	موضع مخدوم پورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	دروجہ مدد معاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ میاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	"	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۱ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	منشور عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	"	محمد شاہ بادشاہ مہری سید عزت خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعت خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر پسر دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھداسی شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	×	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھیر پور و جوگی پور	۱۷ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھیر پور و جوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بہ مہر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد فتح معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات و بازار و کٹرہ	۱۵۳	

۱۰۷	سند قضاءت	محمد شاہ بادشاہ مہری خان تر خان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذی الحجہ	(۲۳)	۱۱۵۳ھ	۱۷۴۰ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال استقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	۱۱۵۵ھ	۱۷۴۲ء	معافی ... مواضع	۱۵۷	
۱۰۹	"	محمد شاہ بادشاہ	"	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہجہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	۱۱۶۲ھ	۱۷۴۹ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	"	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخاں عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ شاہجہان آباد	۵ شوال	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خاں پیر خاں صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ کنور سرکار شاہجہان آباد	۵ ذیقعدہ	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند خدمت قضاءت وخطابت	۱۵۶	

۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہر عبید خاں ترخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۲۹ شوال	(۲)	سنہ ۱۱۶۳ھ	سنہ ۱۷۴۹/۵۰ء	سند منصب قضارت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	پنڈت رائے عرف نین سکھ منجم	پرگنہ ملاواں سرکار لکھنؤ	۱۲ محرم الحرام	(۶)	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۷۵۲ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ ٹھکراؤلی سرکار ٹپن صوبہ احمد آباد	۱۵ رجب جمادی الثانی	(۷)	سنہ ۱۱۶۸ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری زمینداری وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۴ شعبان	(۳)	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۷۵۵ء	منشور عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۱۷۰ھ	سنہ ۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت بمواضع جوگی پورہ کنھر پور	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذیقعد	(۳)	سنہ ۱۱۷۵ھ	سنہ ۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات و دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱۱۸	سند مطلا	سلطان علی گوہر ابو المظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر روہانی جاؤنی حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سرفرازی خطاب	۳ محرم الحرام	(۱۰)	۱۱۸۲ھ	۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری و خطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام و عمال	محمدی خاں عرف بچھو	موضع کولیپر وغیرہ پرگنہ شکر پور شاہجہان آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	۱۱۹۵ھ	۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ یک لک ۱۸ ہزار ۸۰ دام محاصل نو سو روپیہ	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۱ جمادی الثانی	×	۱۲۱۹ھ	۱۸۰۴ء	بجلدوئے حسن خدمات عطائے قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات	۱۶۸	
۱۲۱	رر	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۳۱ اکتوبر	×	۱۲۲۳ھ دہم رمضان	۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں مٹکاف صاحب کے تقرر کے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلا	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	ربو پورہ	۲۷ شوال	(۳۰)	۱۲۵۱ھ	۱۸۳۵ء	قول و قرار استمراریہ	۱۷۱	

۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی۔ٹی مٹکاف صاحب بہادر	ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ مغز	دہلی	۴؍اکتوبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۶۳	
۱۲۴	خط مطلاء مع جیات فارسی	لارڈ النبرا گورنر جنرل بہادر	〃	〃	〃	۱۶؍محرم / ۲۸؍فروری	×	سنہ ۱۲۵۸ھ	سنہ ۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل	۱۶۴	
۱۲۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	لندن	۹؍شوال	(۱۳)	سنہ ۱۲۶۶ھ	سنہ ۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۶۵	
۱۲۶	ترجمہ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابوظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲؍اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۶۹	
						احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ						
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹا	حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ملک ہند	رعایا و برایا ملک ہند	ہندوستان	یکم نومبر	×	×	سنہ ۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکۂ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	دہلی	۲۸ اپریل	(۳۹)	×	۱۸۷۶ء	یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہِ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ ونڈزر	۲ر فروری	×	×	۱۹۰۱ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری اسپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی اسپیچ	شاہنشاہِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۱۲ر دسمبر	×	×	۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلانِ شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۱ء	اعلانِ مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیغام شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	۱۹۱۴ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پہ صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلانِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۲۵ر دسمبر	×	×	۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲۰۰	

فرامین عادل شاہیہ سلاطین بیجاپور

۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سون ملی سمت مولوار	۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشمّا ناگتی	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذالحجہ	×	سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۶۴۱ع	درباب مرتبہ و انعام	۲۰۶	
۱۳۷	فرمان	"	"	حسین خاں جی محالدار	موضع پرپال و بابن گوپال پرگنہ گنجوٹی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۱۰۵۶ھ	سنہ ۱۶۴۶ع	خیرات و لنگر و عود و گل و تیل چراغ و روشنی و پیر علاؤالدین اولاد شیخ نصیرالدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقۂ انگریزی	۲۰۶	
۱۳۸	فرمان	"	حوالداران و تھانہ داران	اوڑچیا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۶۵ھ	سنہ ۱۶۵۴ع	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	"	"	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر نارایَن	موضع منگلی	۴ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ع	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید	۲۱۰	

۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچپا نایک	اوڑچپا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	″	عاملان و دیسپانڈیان	اوڑچ نایک	کنک گیری	۹ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرمال و مانیکوپال پرگنہ گنجوٹی	۱۸ شعبان	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور بدرگاہ حضرت جنگی شاہ	یکم ذی حجہ	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹھ بنانے کے متعلق تھپر پراگندہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹھ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	سنہ ۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹھ شاہ پور کے وارث دار اور لا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور متعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر واحتشام شہزادہ خاں کا ملک کردار اعلاقہ کو آئیے	۲۱۶	

۱۴۶	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان و استقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین بن عبد الغنی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدۂ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خان محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبۂ مدگل ضلع رائچور	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام و سنہ)	نائب غیبت و تھانہ دار و کارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ کشتگی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ تنبرہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل و کارکنان حال و استقبال معاملۂ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	اناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیبایان ونارکران پرگنہ گورگونتہ وکونوار مشہور میدرا ونکوٹ	جڑی سوسپا نایک فرزند لنگ نایک شمرزہ دلیبائی سمت بیجال وقریات کگرہ وغیرہ دیبائی پرگنہ مذکور	قریات کگرہ و سمت بیجال پرگنہ مذکور	۱۷ ربیع الاول	×	۱۰۸۶ھ	۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موصی الیہ کے سپرد کردی جائیں	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	حاملان حال واستقبال پرگنہ سندھنور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سندھنور ضلع رائچور	۱۰ رمضان	×	۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاءت	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑچ نایک	اوڑچ نایک	کنک گری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	۱۰۹۵ھ	۱۶۸۳ء	پانچ ہزار ہن نقد یا محصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
				احکام وفرامین متفرق								
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانہ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خاں	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہاں پور	۱۹ ذی الحجہ	(۲) فرخ سیر بادشاہ	۱۱۲۶ھ	۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۳ ذیقعد	×	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۴ جمادی الاول	×	۱۱۳۷ھ	۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع حیٹ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال خاں	×	۲۶ محرم	(۱۶)	۱۱۴۷ھ	۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	۱۱۷۸ھ	۱۷۶۴ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامراء شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کر کے خطاب و خدمت قورخانہ وحبیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۱۹ ردی	سالِ ہجرت	سنہ ۱۲۸۴ مولود محمدی	×	امتناع بردہ فروشی	۲۴۰	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۸ شوال	×	سنہ ۱۲۴۱ھ	سنہ ۱۸۲۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڑھ بنام سلطان علاؤ الدین خلجی نمبر ۴۳ کے تحت	×	×	×	+	×	/	×	×	۲۴۳	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہان بادشاہ نمبر ۴۸ کے تحت	×	×	×	+	×	×	×	×	۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	۷ شعبان	×	سنہ ۶۷۱ھ	سنہ ۱۲۷۳ء	عطائے قطعہ اراضی موازی ۴ زنجیر مع وضعہ خواجہ حیدر	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصر الدین محمد ہمایوں	قوم بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ	بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست دیکم ربیع الاول	×	سنہ ۹۴۸ھ	سنہ ۱۵۴۱ء	آزادی نامہ آزادی تجارت قوم بوہرہ شیعہ اسمٰعیلیہ بہ کاسبت ہند	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	بلاد گجرات بیسنگا احمد آباد و سیدپور	یکم دی	×	سنہ ۱۰۰۴ھ	سنہ ۱۵۹۵ء	مشارالیہ را امداد و اعانت نمودہ راہ ہا بسلامت بگزارند و اگر بدر قہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از خاں محمود بہ امن و امان استقامت بہ آسودگی بہ رسند	۲۴۶	

۱۶۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال و استقبال صوبۂ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبۂ گجرات احمد آباد	۷ جمادی الاول		۱۰۱۹ھ	۱۶۱۰ء	مشعر بعدم مزاحمت تعظیم و تقدیم سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام سرکار احمد آباد صوبۂ گجرات	۲۴۷	
۱۶۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۱۹ ذوالحجہ	(۳)	۱۰۷۰ھ	۱۶۶۰ء	عطائے سو بیگہ اراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۶۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات صوبۂ دارالخلافہ شاہجہان آباد	غرہ ماہ صفر	(۱۴)	۱۰۸۲ھ	۱۶۷۱ء	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۶۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بگلر خاں	بگلر خاں	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ جمادی الاول	(۳۰)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت و عطائے خطاب بگلر خاں	۲۵۳	
۱۶۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد تقی رضاء اللہ ولد ناصر الزماں	پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	ششم ذی الحجہ	(۳۰)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۶۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخاں بہادر	غلام جیلانی ولد لقمان خاں	شاہجہان آباد دہلی	۷ شعبان	(۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خاں بہادر	۲۵۴	

۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ چرگانوں مضافات صوبہ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ چرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۱۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لاکھ نود ہزار دام بہ پرگنات مذبور	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	ہرسہائے	پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لاکھ و پنجاہ و پنج دام موضع دھیرکھیر در بست مزرعہ عملہ پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیرکھیر	موضع دھیرکھیر	۱۲ ذی قعدہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لاکھ و پنجاہ دام موضع دھیرکھیر در بست مع مزرعہ عملہ پرگنہ مذکور	۲۶۸	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبرآباد	یکم رمضان	(۱۵)	۱۱۸۷ھ	۱۷۷۳ء	سرفرازی خدمت صوبہ داری صوبہ مستقر دار الخلافہ اکبرآباد	۲۷۰	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم بادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب بہ خطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	۱۲۰۶ھ	۱۷۹۲ء	سرفرازی خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خاں و سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد گلاسپر خاں بہادر	پرگنہ کرنال شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	رئیس گنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	میجر لوئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسب کہ نام مقام وضع نہیں ہے	×	×	۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والئے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	× ۰	۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۱۲ء	بیان ایک قسم کا معاہدہ اتحاد جو کہ جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۲۲۰ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تا حیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۱۰ اجنوری	×	×	سنہ ۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر	کرنل جیمس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	سنہ ۱۲۴۶ھ	سنہ ۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۷ء	متعلق باندا دگاؤ کشی	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرست سلاطین

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا		لغایت		کیفیت
		سنہ ہجری	سنہ عیسوی	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	
	خاندان غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ع	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۶ع	
	خاندان خلجی					
	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	
	خاندان سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ع	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ع	
	خاندان مغلیہ					
	نصرالدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ع	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	
	ابوالمظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ع	

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا — سنہ ہجری	من ابتدا — سنہ عیسوی	لغایت — سنہ ہجری	لغایت — سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابوالبرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابوالفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابوالمظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کر دیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابوالنصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	.	.	سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا — سنہ ہجری	من ابتدا — سنہ عیسوی	لغایت — سنہ ہجری	لغایت — سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابو المظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادہ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ع	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر مکحول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	اسی سال اورنگ زیب نے ملک بیجاپور فتح کر لیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ (۱۶۹۹) میں وفات پائی۔

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولہ کتابِ ہذا

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

فرامینِ سلاطین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرامین متعلق بدرگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱) خواجہ معین الدین قدس سرہٗ جمیع مطالب اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد
دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان از کمکن عاطفت و احسان بادشاہی شرف نفاذ یافت. نبیرہ از
چیتور کہ جمع آں مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر مقدمی آصف خاں مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بر بدہ اماجد الاتقیا فی الایام. کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام و اقدام نماید۔ حکام کرام و دیوانیان
و عمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے سیادت پناہ مشار الیہ
گروانند و از مال و جہات و تمامی حوالات و اخراجات و کل تکالیف دیوانی معاف مسلم تر خان و مرفوع القلم
شناختہ بہیچ اہم و رسم تعرض نرسانند و کشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگروند و جانب شریف آن سیادت
پناہ را غیر دانستہ در تعظیم و تکریم او و کسان و مردم او را مؤثر دانند و ہر سالہ بفرمان و پروانچہ مجدد و
محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدر در نگزرند۔ تحریراً المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ سص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی

مہر بادشاہ مہر بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

مہر بادشاہ

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب بموقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

کہ قطب الاقطاب موی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند
اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکۂ مذکورہ بے اذن
فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و
ورثہ دفن نکنند۔ میباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ تبقدیم رسانند واعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ
از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند ومانع نشوند۔ در عہدہ دانستہ درین باب توجہ نمایند
تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلا)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۴۲) چوں درباب ترویج ورونق لنگرخانہ مرشد السالکین
میانہ اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آیئن معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاً
الکرام وجہ الزمن شیخ حسن وکمال رتبت شیخ حسین بوجہ واہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک
فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحن الخدمت مستوجب الرعایتہ الموصوف
بالصفت نمودہ شیخ حسن را کہ شیبن ومرشد ایشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم وفرمان
واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی وجدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات وصادر
دوارد آن لنگر منور ومدد معیشت آیئن مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک موی الیہ باشد
کہ سال بسال تمام وکمال بضروریات لنگر مذکور وعمارت وفرش وروشنی ومصالح مطبخ یومیہ واعراس
طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ مستورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ رانچہ باشد
مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثری آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم
بایشان دادہ انچہ باقی ماند آن راہم بسویت حصہ نمودہ ہریک حصہ را نصف بہ محبت والفت
مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف ومنازعت نرسانیدہ وباہم شرائط حرمت وخاطر جوئی
مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ میباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند وہریک
بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام وعمال ومتاثران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر
جدا مسلم وبرقرار داشتہ از جمیع حوالات واخراجات ومطالب دیوانی معاف ومرفوع القلم شمارند

و بہیچ جہت دخل نکردہ از تغیر و تبدل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر

فی شہر شعبان المعظم سنہ ۔۔۔ فی الامر العالی و خلیفہ زمان

پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل

عدیل اوجہ تم مربی نعم مقوی الفضلا عمادر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

نقل فرمان

(۴)

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ اوخلد اللہ فی الجنان مشحون تولیت ثبات ولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ

مہر کہ دراں اسمار از امیر صاحب قران تا بشاہ جہانگیر منقوش اند
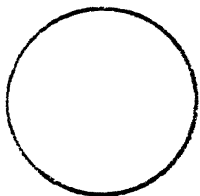
خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ

چون رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت ور ہروان مناہج تقوی و صلاحیت سیما جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از فرائض متحمات امور سلطنت و خلافت عظمیٰ میدانیم لہذا در ینولا فرمان عالیشان و حمت عنوان از مکمن لطف و احسان شرف صدار و عز ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین بدستور سابق بسیادت و فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار قدوۃ المشائخ الکبار شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن مشیخت پناہ را متولی آن مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی و تکفل او را در امور متعلقہ آن قوی دانند خدام و موذنان و سائر عملہ و فعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط اعزاز و احترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح و صوابدید موما الیہ بیرون نروند مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد موی الیہ داشتہ وحصہ رسد شیخ مذکور باشد
بتصرف او باز گذارند وانچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
بایدکہ از فرمودہ تخلف وانحراف نوازند وور عہدشناسند۔

نقلِ عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۴۹ ۲۴ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷ ر
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ وصاحب مقام آنحضرت است مفوض ومرجوع باشد ونیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشارالیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد موی الیہ داشتہ
وحصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشارالیہ بگزارند وآنچہ حصہ عرس وروشنائی وغیرہ باشد
بدستور سابق عمل نمایند۔ شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رساند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر		مہر		مہر		مہر		مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقلِ فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتمل بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

مہر ہائے کہ در اوائل آنحضرت شاہان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ التمغا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چوں مواضعیکہ بصیغۂ وقفِ مزار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الٰہی ۴۰ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ و یک حصہ در وجہ معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ و یک حصہ را بفقرا و تکیہ داران قسمت نمایند و حاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ شود از ان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ انیہمہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ نہ صد و نہ نفر فقراء تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبد الرحیم وغیرہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار دو دویست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشت و اکثر از جماعۂ فقرا و تکیہ داران از اجمیر تا بہ ماند و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقراء و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا را بغیر از زمین و غلّہ و لنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصفے زیادہ مرحمت شد و یادداشت خود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند و جماعہ کہ از نصف کم حکم شد و بعضے در کل برطرف شدہ اند اراضی و غلّہ لنگر آنچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان جہانگیری مدد معاش و غلہ لنگر دارند و فوت شدہ اند ورثۂ آنہا
تحقیق نمودہ از محل قدیم از قرار نصف تنخواہ دہند و در آیندہ ہمین ضابطہ بورثۂ متوفی مسطور دارند
میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ چک بستہ تصرف آنہا بازگردانند و غلہ را از لنگر روضۂ متبرکہ میداد
باشند و تغیر و تبدیل بہ قواعد آں راہ ندہند و بعلت مال و جہات اخراجات و عوارضات مثل
قلغہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیکار و بیگار و دہ نیمی و مقدمی
و صدوہی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و فرمانچۂ مجدد طلب نہ دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذارند و در عہدہ شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مہر شانزدہم ماہ مہر الٰہی ۳۰ موافق یکشنبہ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۲۷ ہجری درچوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالۂ سیادت و نقابت پناہ و صدارت دستگاہ میران
سید احمد قادری و نوبت واقعہ نویسی شیخ عبدالرحیم و غیرہ چوں موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازیں بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ الٰہی ۸ از قرار سہ حصہ
قسمت شدہ بود و یک حصہ را بجہت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضہ منورہ نگاہداشتہ
و یک حصہ در وجہ مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصہ را برائے فقرا و تکیہ داران قسمت نمودہ
و ہند حاجی مبرک بموجب حکم شش موضع کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفت صد بیگہ زمین محاصل
نہ ہزار و پنجاہ روپیہ داشتہ از انجملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ
نمودہ و تتمہ دو حصہ را کہ سی ہزار و ہفتصد بیگہ کہ حاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل ذیل
بہ نہصد و نہ نفر جماعۂ فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست
و ہفت ہزار و چہل و یک بیگہ زمین و بست و یک من غلہ داشتہ نہ ہزار و پانصد و نود و ہشت بیگہ
کہ دوازدہ من غلہ بحال خود حکم شد و تتمہ را برطرف کردند و موازی سہ ہزار و دو و بست و سی و نہ بیگہ
و ہفت من غلہ و شش آثار اسامی جماعہ بہ نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعۂ فقرا
و تکیہ داران از اجمیر آماندہ و در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور بہ تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند کہ جماعۂ فقرا و تکیہ داران او موضع مقرر بود و حاصل دیہات وقف بجہت فقرا و مساکین

وحافظان وتکیہ داران کہ در موضع وقف از قدیم الایام میخورند ہمیں جماعہ وآنہا بجز زمین ولنگر کہ نوبت روضہ مقرر بود از محل دیگر وجہ معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنابران حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنہا از نصفی زیادہ مرحمت شدہ یا دو داشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنہا را غلہ واراضی لنگر آنچہ داشتہ از قرار نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند ونیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر دارند وفوت شدہ اند ورثہ اور ا تحقیق نمودہ از محل قدیم نصف تنخواہ دہند ودر آیندہ بورثہ متوفی ہمین ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از دواو ۲۵ ماہ شہریور الٰہی موافق شہر رمضان ۲۷ سنہ ہجری در واقعہ عبدالکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از خریف توی نیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

اراضی		غلہ	
الہا بگہ ۱۰ بسوہ		۲۲ ثار	
۱۱ الہ بگہ ۱۰ بسوہ		۰۸ ثار	آسامی فوتی
ہو لاسمار	اللہ داد	اللہ بخش ولد جلال	
محمود غلہ	اراضی غلہ	اراضی	غلہ
اراضی ۴ ثار	۶ بگہ ۲ ثار	بگہ	۲ ثار
		ہو لاسمار	
۱۱ بگہ ۱۰ بسوہ		عبدالغنی	
اراضی	غلہ	اراضی	غلہ
سا بگہ	۱۳ ثار	ما بگہ	۳ ثار
مشار الیہ		اراضی	غلہ
اجمیر		بگہ	۳ ثار
اراضی	غلہ		
سا بگہ	۰۵ ثار		

ماصـــگہ قبل ازین حکم شد

۱۱ بیگہ

در ینولا مرحمت شد		منجملہ ـــ

اراضی		غلہ		اراضی ـــگہ		غلہ ۱۱ ثار

۱۰ـــگہ		۲۰ ثار		عـــگہ بحال خود		حکم شد

از جماعۃ قاضی نظام		اراضی ۵ بیگہ		غلہ ۱۰ ثار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رضہ

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ		مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرا ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق دربست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشند۔ بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور را بطریق دربست بہ تصرف مشار الیہ باز گزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بداں دادہ نہ دہند و بعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔

مرقوم ۱۵ شہریور سنہ ۲۲ جلوس معلی۔

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی
سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی
دستگاہ و صدر الصدور موسوی خاں و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف
آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ
گذشت موجب چٹھی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد سنہ حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ
ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق در بست در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد۔ بموجب
تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین
بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی
مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر رسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسوی خان آنکہ روز
ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی سنہ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعدہ سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید
شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ
ابوالحسن از تعریف نوسفان ثبت فرمان قلمی نمایند شرح چٹھی آنکہ بھیّا جیو سلامت۔ موضع گیلوتہ
کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری در بست تنخواہ دہند تحریر
فی التاریخ ۲۷ خورداد سنہ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق
نویسند۔ در بیخ امواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہان بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب متقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب
نجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت ومساہمت احدی حسب الضمن
مقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم ومراسم منصب قیام والتیام نمودہ دقیقۂ از دقائق حزم واحتیاط
دراں باب مرعی نگذارند. بیباید کہ حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران وکروریان حال
واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشارٌ الیہ را صاحب سجادہ دانستہ
دست تعہدی موصی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران
منصب دخل نماید وپیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ وزائران ووظائفان آں روضۂ منورہ
آنکہ مشارٌ الیہ را صاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ را مخصوص او شمرند
از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ ۱ الصدر آبان الہی ۲ سنہ
موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی
دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسوی خاں ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی
آنکہ باسم مشیخت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الہی ۲ سنہ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم
جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌ الیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت
غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت
ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط
عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ
آذر الہی ۲ سنہ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ
القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

نقلِ فرمان (۸)

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشحون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ
خواجہ معین الدین چشتی

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

و این وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ موضع گناہٹرہ من
اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبہ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف توی ئیل در وجہ
مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی از انچہ
بتاریخ ۲۰ / ماہ رمضان المبارک ۱۰۲۸ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت و بعرض مقدس معلیٰ رسید
رسیدہ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار
اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم۔ ہفتاد
اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی
آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت و نقابت پناہی آنکہ برسالہ کمترین بندہا داخل واقع نمایند
شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح
بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزماں آنکہ بتاریخ ۱۱ / ماہ مہرالہی ۱۰۲۸ھ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید
شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ و موتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک
مدار المہامی علامی افضل خاں آنکہ از نصف خریف توی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

الــــــــہ حاصل

موضع گناہٹرہ از حویلی سرکار اجمیر

للعہ للعہ بگہ رقبہ ہزار	حاصل کامل ۱۰۲۸ھ	لہا و عصار

جمع جاگیر از تغیر جاگیردار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ و سرکار اجمیر از موضع گناہٹرہ تنخواہ نمایند با موضع دروبست

(۹) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی ادخل اللہ تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم
مشتمل بر منصب سجادگی
خواجہ معین الدین چشتی بخط طلائی
طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں
بادشاہ بخط طلائی

مہر مربع کہ اسمائے شاہان تمر از
امیر صاحب قران تا بہ صاحبقران
ثانی منقوش اند

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوة الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی
بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است
و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف
اصدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن فرار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے
طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والا گوہر عالیمقدار
و دیگر مردم بیارند بمشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ
درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از انکہ از کار برود و مندرس شود بشیخ موما الیہ متعلق دانستہ
میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ
بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند و احدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکنند۔ میباید کہ حکام
و متصدیان مہمات حال و استقبال برایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف
حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب نہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد
طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریراً فی التاریخ دوازدہ شہر
رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال سنہ ۱۳ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۹ ہجری موافق
۲۵ ماہ مہر الٰہی برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان
صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر
متولیان و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ
مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات
و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے
والا گہر و دیگراں بیارند بمشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس
دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازان کہ از کار برود و مندرس گردد بہ
شیخ موما الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت
شود باز راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱
جلوس موافق سنہ ۱۰۴۰ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نقابت دستگاہ
صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

حکم

آنچہ تعلق از روضۂ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات آنچہ بندگان خلافت پناہی شاہزادہ والاگوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست و ریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند	مشتہر کہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادہ روضۂ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند و ازانکہ از کار برآمدہ و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔

مسی و برنجی آلات ظروف درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ	قبر پوش و چہرہ و سہرہ پوش و قالیچہ و دو یچہ و گلیچہ و جاجم وغیرہ

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد

نقد زر شرفی و مثقالی یا ہر چہ سلوک باشد	پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پلنگ پوش سفید و رنگین

زربفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر پوشند

تعلق مجاوران

از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ	پارچہ سفید چہار صدی و سہ صدی و فروتر ازان دوختہ

دو وجہ از فرجی یا جامہ وغیرہ یا ہر چہ باشد	شمشیر وغیرہ یا جمدھر

حیوانات از فیل یا اسپ

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر　　مُہر　　مہر دفتر　　مُہر موسوبخان

(۱۰)
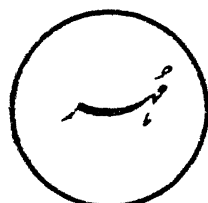
نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا به امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنۂ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور و عز ورود یافت کہ موضع مذکور در و بست بدستور سابق بشرط قبص و تصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور و اناث حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل سال بہ سال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میبایدکہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و متکفلان معاملات۔ وجاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال در استمرار و استقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلی کوشیدہ آنموضع را بتصرف مشار الیہم باز گذاشتہ از تغیر و تبدل مصئون و محروس شناشند۔ واز جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و شخصے راکہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور درآموضع نسازند۔ لبائرچو دھریان و مقدمان و مزارعان و رعایائے آنجا آنکہ بالواجب و حقوق دیوانی را فصل بہ فصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ سنہ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعا ہشتم شہر رمضان المبارک ۱۶ سنہ جلوس ہمایون مطابق

۱۴ ر روز ماہ الٰہی موافق سنہ ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت و نقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم
بیکران بادشاہی مطرح عنایات نمایان شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال و نوبت واقع نویسی
بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادۂ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب که در شہر رجب المرجب
سنہ ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس و معلی رسید که موضع دلواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان
عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ ر شہر یور ماہ الٰہی سنہ ۱۰ در وجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ
حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که موضع مذکور در دست بدستور سابق بشرط
قبض و تصرف در وجہ مدد معاش شیخ علاؤ الدین مذکور اولاد متوفی ہر کس که نوکر گشته با شیخ علاؤ الدین
شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد. شرح بخط سیادت و نقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی
آنکه داخل واقع نمایند. شرح حاشیه بخط سیادت و نقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکه
داخل واقع نمایند. شرح حاشیه بخط واقع نویس مطابق واقع است. شرح بخط سیادت و نجابت
پناہ مختار الدوله الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکه بعرض مکرر رسانید. شرح بخط اقبال پناہ افادت
و افاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکه بتاریخ ۲۴ ر شہر رمضان سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف
اقدس رسید. شرح بخط سیادت و نجابت حشمت و شوکت دستگاہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے
رفیع الشان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج ملک و اقبال گنجور اسرار بادشاہی و دانائے ضمیر
الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مُہر جلال شاہ صدر الصدور

مُہر بدریداس

مُہر بھگوانداس

فی التاریخ سنہ ۱۶ جلوس
تاریخ ۲۶ ر شہر محرم الحرام سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۲۷ ر آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد
تاریخ ۶ ر صفر سنہ ۱۶ جلوس موافق سنہ ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفته شد معه نور محمد بموجب یادداشت
واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔
بواقع مقابله نمودہ داخل روزنامچه واقع تاریخ ۱۰ شہر رمضان سنہ ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد. تاریخ
۲۰ ر شہر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔
تاریخ ۲۹ ر شہر جمادی الثانی سنہ ۱۷ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار و پنجاہ و سه مطابق تاریخ ۲۳ ر ماہ شہریور الٰہی

معہ نور محمد بدفترا استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ
خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا بخط طلا باسمِ بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو دو بست
بجمع شصت وچہار ہزار دام عملۂ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر
اصغر علیخاں وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین
حسن سجزی نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد
بطن بمعافی توفیر از خریف سحقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا
تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان
مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً مویداً
در استقرار و استمرار این حکم مقدس و معلی کوشیدہ موضع مرقومہ را دو بست نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن
خالداً و مخلداً بتصرف آنہا با فرزندان باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ
بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ و دار وغگانہ
و بیگار شکار و دہ نیمے و مقدمے و صدوہی و قانون گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف
دیوانی و مطالبات سلطانی وانچہ از حسن ترددآن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب
تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ سد مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف و انحراف نورزند
شرح یاد داشت پس پشت فرمان۔

شرح یاد داشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست و ششم شہر محرم ۳ جلوس معلی موافق ۱۱۲۰ہجری
مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج
دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے

اعتضاد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت خفیت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم دلکشا مجلس اخلاص انیس خلوت سرائے خاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار ونوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ حل سنگھ میگردد وحکم صادر شد کہ موضع بدرگاہ نو درست جمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معافی وتوفیر واگچہ از حسن برود در جمع آن بقرار ابد مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرزندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتضاد سلطنت وکشورکشائے دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت خفیت ووفا۔ فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ مکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلی رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ نظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ موضع بدہ گاؤں فروبست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

از خریطہ سحقان ئیل فرو دستخطی چہارم محرم ۳

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یادداشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص ئیل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم ۳ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان عزلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود وغیرہ

للعہ ہزار دام

مشارٌ الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سجزی — حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعہ ہزار دام

موصی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیہ مذکور	زیب النساء دختر
للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	لعہ ہزار	عہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی عالمگیر پادشاہ غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر پادشاہ غازی

مہر
عبد المجید فدوی عالمگیر پادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان لشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

(۱۲) نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لاک وہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ درلیست من اعمال پرگنۂ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و مو بداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکورہ را درلیست نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف او با فرزندان باز گزارند و از صوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ و دار وغگانہ بیکار و شکار دہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن تردد و در جمع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد و نہ طلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف وانحراف نورزند و ہفتم شہر صفرا لمظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد مص

عبارت پشت فرمان

برسالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت عضد خلافت و غربا نروائے اعتضاد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے مبارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی و قیصر باب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ سنتھو کھ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد والدولۃ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۰ ہجری مطابق خورداد ماہ بہرسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وقیصر باب سرائر بادشاہی رمزشناس فراجدانی وآگاہی جوہر حقیقت مرآت وفا فروغ شمع یکرنگی وصفاہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھو کھ رام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل وہشت ہزار کری دام از موضع اڈرکہ وغیرہ در نسبت

عمالِ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ
نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ بہ فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بیفزاید
بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۷ رمضان سنہ ۱ ... بموجب یادداشت قلمی شد. شرح دستخط
سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت وارث مدارج وزارت و دولت ثنا سائے مراتب
ملک و ملت فراز ندہ لوائے شوکت و حشمت طراز ندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرمان روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی زیب آرائے
محافل کامرانی و فیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم و لکشائے مجلس خاص محرم خدمت سرائے صدق و اخلاص کار
فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۃ خوانین بلند مکان عمدۃ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن
السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اعز الدولہ
زکریا خان بہادر منصور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ سنہ ۱ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر
درآمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ از ربیع یار تیل فرد و دستخطی ۱۷ رمضان مبارک سنہ ۱ جلوس بیاہہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر　　　　از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم
حاصل الــــ ہزار عصہ　　　　للعلماء ـــــ حاصل صما عصہ

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشتِ فرمان۔
شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ پشت فرمان۔

(۱۳۳)

نقلِ چِٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ سجادگی بتحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۵ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقعہ نگاری خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار و صوبہ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باند و نذر و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۲۸ ربیع الآخر ۵ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ عہد حضرت　　بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸

حصۂ موضع دلواڑہ

۵ یومیہ

بموجب فرمان والا شان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۴ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ جمادی الاول ۲ بہ شیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ ا ع ــــ ہزار جمع موضع　　الــ صاروپیہ ــــ مع اصل اضافہ

در نیولا بمشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد

شرح و تخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانا ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدبر بارگاہ و کار ذوالاقتدار صاحب شوکت و العظمت والاحتشام واجب العزت و الشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلیٰ آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید محمد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند لعرض اقدس رسید مشارالیہ از نبائر قطب الاقطاب مہذب و ہم تاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین مشہر و معزول بمشارالیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط حکم شد

مد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۵ ماہ جمادی الاول سنہ ۳ بحال واضافہ بموجب ۱۸ صفر سنہ ۴۲ موضع درولبت الکھ عصہ سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبۂ مذکور
ال ہزار جمع موضع
گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبۂ مذکور
ال ہزار جمع موضع درولبت
تحریر فی التاریخ بہ صدر سنہ الیہ

از خزانہ روضۂ مذکور
الٹ سالانہ ال ہزار
از خزانہ روضہ مسطور
ال ہزار عصہ
مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر
عبد العزیز فدوی شاہ عالم
بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۴ر صفر سنہ ۵ داخل سیاہہ تاریخ ۲۰ر صفر سنہ ۵ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آورچہ شد
ثانی الحال بنظر درآمد پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

(۱۴) نقلِ چہرہ

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زادہ شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۱ہجری برسالہ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلاقصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ بلدۂ صوبۂ دارالخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ واقعہ ۲۴ر شوال احد السنہ تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال ناتج و مناتج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللوا و العلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار دستور الوزرا آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت کہ متعلقان محمد حسین نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنا بران پانزدہ آنہ یومیہ بلاقید اسامی تجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید بشرح صدر حکم شد۔

۸ ربلا قصور یومیہ

مشارٌ الیہ صغیر ۲؍

خدیجہ ۲؍

سما ــــــــــــ ے ــــــــــــ

تقیہ ہمشیرہ ۱؍

سعید النساء ۱؍

سما ــــــــــــ ے ۶ ــــــــــــ ی

سماۃ راحت النساء وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲؍

مشارٌ الیہا ۱؍ سماۃ لطیفہ ۱؍

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است برحاشیہ بعرض مکرر رساند

بست و ہفتم صفر سنہ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جریدہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان ترخان

مہر غلام علی

مہر سپہدار خان

مہر امیر خان

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل چہٹہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

سیادت ونقابت رتبت امارت وایالت مرتبت حشمت وشوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلندمکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میرجملہ خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان ونوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع دارالخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش وموضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار صوبۂ مذکور یجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی ویک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ مذکور باندوزد وفتوح مشروط سوائے حصہ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبۂ مذکور وپنج آنہ یومیہ بلاشرط درجہ مدد معاش اومرحمت فرمودیم اگر درمحل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

بموجب اسناد ذیل بمشارالیہ مقرر است

بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ سنہ عہد حضرت	بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸ سنہ عہد حضرت
حصہ موضع	خلد مکان

درنیولا بمشارالیہ سوار بلاشرط مرحمت شد ۵ ر

بشرح دستخط

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلندمکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال صاحب السیف والقلم رافع اللوار والعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبداللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الورا آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔

سیادت ونقابت زینت امارت وایالت مرتبت شوکت وحشمت منزعمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلندمکان لایق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میرجملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

ازروئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر بسجادہ نشینی آنجا سرفراز شود بعرض اقدس رسید کہ تجویز نامہ

بمہر میر احمد علیخان صدر جرد آنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین پسرِ متوفی طالب علم بصلاح وتقویٰ آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروطہ شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد مرقوم سوم جمادی الاول سنہ

۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الف ہزار جمع	الف ہزار

گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الف ہزار	الف ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر میر جملہ معظم خانخانان

تاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ

مہر اخلاص راسخ

معہ جان محمد قول	تاریخ ۱۲ شہر رمضان سنہ ۲ جلوس الا	۱۲ رمضان سنہ جلوس الا
مطابق واقع کل است	نقل بدفتر وقائع کل رسید	دخل وقائع کل نمودہ داخل
تاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ	داخل ادراجہ نمودہ	فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول

بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والانقل بدفتر

دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

(۱۶) نقلِ چٹھہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان چین بہادر........

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۹ھ برسالہ سیادت و نقابت
مرتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند
مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر
مظفر جنگ ترخان و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔
حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی
کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر
چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت آلہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد
السلطنت و کشور کشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان با عزم
قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم
رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ
قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے
رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک
میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہا وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی
ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت
فرقان و قرآن مشغول اند۔ امیدوار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر بموجب اسناد
و حکام در وجہ معاش مومی الیہا مقرر است سند درگاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

عــــ بیگہ زمین از محل قدیم

مشار الیہ ——— مسماۃ

اسامی معہ بیگہ نجیب النساء جہ بیگہ

مسماۃ		مسماۃ	
نفیسہ بی بی	حصہ بیگہ	رحیمہ النسا	حصہ بیگہ
مسماۃ		مسم	
بخت بانو	حصہ بیگہ		

تحریر تاریخ صدر سنہ الیہ مطابق واقع کل است　　بازدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا

مکرر بعرض مقدس رسید

مہر معتمد الملک مدار المہام جملۃ الملک معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمر الدین خان چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷) نقلِ فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر مدار جملۃ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

مدار جملۃ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۱۲ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دوبست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بشرط طفیض وتصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال ودولت متعلقان سید اسد اللہ بنیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

باز گذارند و اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل بد ان راہ ندہند کہ حاصلات آنرا صرف نمودہ بدعائے بقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند و اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست و نہم جمادی الثانی سنہ ۱۳ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مساۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عـــــ۵ــــ گز زمین از محل قدیم

	مساۃ	مساۃ	متکماۃ	مساۃ
مشار الیہ	نجیب النساء	شریفہ بی بی	رحیم النساء	بخت بانو
ے بیگہ	ص بیگہ	ص بیگہ	ے بیگہ	ے بیگہ

(۱۸) نقلِ فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی

طغرا

مہر تہمتن خان خان

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ واقع بلدہ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلی رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر ندارند و اوقات بعسرت میگذارند امیدوارند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذبور سوائے علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد لہذا حسب الحکم اعلی قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشار الیہ وغیرہ میرسانیدہ باشند، تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

مدت اشتغال ہینوودہ باشند اگر در محال دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۱۱۵۲ھ جلوس والاثلثی شد مصر

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشارٌ الیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ار یومیہ

مشارٌ الیہ	کرامت اللہ
نفر ۴ر	۴ر
مسماۃ امۃ اللہ	مسماۃ بی بی صاحبہ
۴ر	۳ر

نقلِ فرمان

(۱۹)

محمد جلال الدین ابو المظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان۔

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔

مہر بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ وتہاری معہ موضع نا ندمعہ رامپورہ علاقہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر شہامت وغیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت بافرزندان بلاقید اسامی وقسمت بمعافی تصدیق و یادداشت و توفیر آنچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقتِ نیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار وزرائے فروی الاقتدار و امرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً موبداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ را نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا واگزار

وازصواد هم تغییر وتبدیل مضمون محروس وانسته بعلت پیشکش صوبه داری و فوجداری و مال
وجهات سائر اخراجات مثل تهانه و محصولانه و داروغانه و ضابطانه و شکار و بیگار و ده نیمی مقدمی و
صدروپے دقانونگوئی مزاحم و متعرض نه شوند واز کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف
و مرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید دانند عن مزید دانسته هر سال سند مجدد نه طلبند واز
حکم گرامت تبلیغ او از تخلف و انحراف نورزند۔
بتاریخ بست و یکم شهر محرم الحرام سنه یازدهم جلوس والا زیب تحریر یافت مع
عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر
تفصیل دیهات

مهر کلان
نظام الملک مدار المهام آصف جاه
برهان الملک شجاع الدوله ابو المنصور
خان بهادر صفدر جنگ یار وفادار
سپه سالار فدوی شاه عالم بادشاه
غازی

مهر
سید هدایت علی خان
فدوی شاه عالم بادشاه
غازی

عبارت حاشیه پشت فرمان جانب دست است۔

(۲۰) نقل فرمان

ابو المظفر جلال الدین محمد شاه عالم بادشاه غازی رحمة الله تعالی۔
باسم سبحانه تعالی

مهر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاه۔
درین وقت میمنت اقتران فرمان والا شان
واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک نوزده هزار و هشت صد

کری دام موضع ناند معہ مزرعہ دام پورہ عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات واکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ بایدکہ با فرزندان نامدار و کامگار روالا تبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ دامہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف آنہا بازگزارند و از صوادم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلعہ و محصلانہ و دار وغگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہ نیمے و مقدمے و صدو دوے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن
تردد آن در جمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از پرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یاز دہم شہر ربیع الاول سال یاز دہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علے خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آذر و شنبہ نہم شہر صفر المظفر ۱۱ سنہ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۱۸۴ سنہ مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت ونجابت منقبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط وعظمت وابہت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم ودلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ ونوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آساس نگار این داس قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع تاند معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام المتمغا سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان ومتعلقان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم شہر صفر ۱۱ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت و

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ کامرانی جوہرِ مرآتِ حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلسِ خاص محرمِ خلوت سرائے صدق واخلاص۔ کار فرمائے سیف وقلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلندمکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیرِ صائبِ تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک[1] مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دستخط سیادت و نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست ونہم صفر المظفر ۱۲ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر در آمد [illegible] ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ موضع تاندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضافات صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔ بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل وکرم امیدوار است کہ موضع تاندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام عالتمغا موکل بافرزندان ومتعلقان بلاقید اثالی وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ مرحمت شود۔ ودستخط

صاد خاص بنام اعلیٰ فرین شوند کہ فرمان والاشان بدہد مع

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ سنہ ۵۲ اسامی (دس) سے چاہیئے مگر اصل میں (دش) سے لکھا ہے ۱۲

نقلِ شقہ

(۲۱)

ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی باوشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہرِ باوشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند

چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف و عزل و نصب مردمان منتظم آن و خبرگیری ہر گونہ امور از جانب حضور بودہ آمدہ درینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و خراب است و عزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب درگاہ شریف را متصرف شدہ و نیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید و خدما و خلق اللہ را تکلیف وایذا میرساند لہٰذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نورچشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را عہدۂ تولیت و نیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہٰذا بہ آن فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و تمامی خدما و خلایق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی و شاکراند۔ نزد خود طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند و بر دیہات تمامی امور و انتظام متعلقہ تولیت مذکور قبض و تصرف و دخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد و مدام معین اوشان باشد و حساب و کتاب تولیت مسطور و آمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ و ہاند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور لعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور و اظہار کمالِ رسوخ و فدویت آن فدوی خاص ازان متصور است زیادہ تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقۂ والا بمہر و دستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و اسناد باوشاہی باختیار صاحب

سجادہ باشد آمدہ است - بندوبست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد وہم روزینہ و روزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب و استرضار صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل و تشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد و یا حضور مالک است دیگرے احدے
دخل و مزاحمت ننمودہ و نماند و کسی کہ با پیچ و قاصر نوکر و خدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد و از درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ و ملک و روزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد و اختیار صاحب سجادہ است -

بند دوم - و محاسبہ از لغایت تا بہ مداخل و مخارج تحصیل و تشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھیا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہا ندوانچہ از روئے کاغذ مشرف
و صاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ و غیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد و از آیندہ احتیاط وارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت و دست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آں یا بحضور میرسد و یا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست سم

بند سوم موضع وانترہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
کیکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است و برائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گردے بدہد
اگر گرد یدار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازان بگیرد و موضع مذکور بہ معزول نمیرسد لصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمور شاہ
است از طرف نورچشم سپرد سازد و رسید صاحبِ سجادہ بفرسید - و اگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درایں امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود - ہمہ آمدنی درگاہ را خورد و برد نمودہ
محض غابن و خاین است اعتماد و آن نباید کرد و بعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد و برد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ و بباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ انچہ در آن خیانت
و غبن متولی باشد از ان لصاحب سجادہ بدہا نند و دیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ و استمرار کسے نیست کہ بہرگونہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ بہمہ امورات
درگاہ و مال و کوٹھا و عزل و نصب نوکران و خدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن و

جمع کردن واجراء مسدود کردن روزینہ وملک وغیرہ اختیار صاحبِ سجادہ بودہ آمدہ است حالا

ہم مالک است مص

نبد چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہرچہ از اخراجاتِ روزمرّہ

درگاہِ شریف بموجب دستورِ قدیم وماوجب باشد وآنچہ در ماہرداران ورزینہ داران بموجب

دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال وبرقرار حسبِ تجویز صاحبِ سجادہ

داشتہ آنچہ نو احداث یا فضول وبیجا بہ سبب رعایت ویا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف

ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کند وتغیر وتبدیل

وبجالے بردن سند دستخطی حضور یا نورچشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تاکہ آیندہ را بند وبست

قرار واقعی گردد مص

نبد پنجم۔ رقوم فوج وخرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی مید ہند متولی چپانیدہ بود حالا

از عین مال گرفتہ بیشود در پرگنۂ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ

گرفتہ نیشود مص

نبد ششم۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ واہلکار میرزا تیمور شاہ ومتولی حال

میکردہ باشد وہر گونہ در خبرگیری ساعی ومستعد ماند ودر جمیع ابواب بموجب دستورِ قدیم

مداخلت امین وتحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کتانیدہ دہد مص

(۲۲)　نقلِ شقّۂ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی

واقع دارالخیر اجمیر نہایت ابتر وبرباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ

عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند ودر تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف

تجویز خود آرائے امورِ نو احداث جاری ساختہ وعلیٰ اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگر رد کہ بدریافت

تعاب وتصرف بیجاے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ

است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

و پیران خود داست عزیز علی متولی خائن معزول فرموده خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاه بهادر و نیابت بنام سید مهدی علی خان صاحب سجاده درگاه شریف که بموجب شد آمد قدیم و فرامینِ سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار الله برہانہٗ است مقرر فرمودیم چنانچه هرکاره مرقوم الصدر یافتند لیکن چنانکه مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبده بازی و بدنهادی و فیلسوفی متولی معزول که چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لهذا تجویز مقدمات و تدارک و بند و بست آن از ته دل منظور و پیش نهادِ خاطرِ انور است و از بس ضرور است مزین بدستخط حضور پُرنور شقه کرامت مرقومه نزد آن فدوی خاص فرستاده شد۔ مرقوم کلکِ عنایت سلک میگردد که اصل و یا نقل بند مقدماتِ مرقومه بلف چٹھی خود موسومه ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانه نمایند که بر مقدمات مرقومه قرار واقعه و رسید کوا غذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجاده بر آورده معائنه و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان که از حضور روانه شده است کارِ امانت و تحصیل از دست نابمرده میگرفته باشند و آنچه امین مسطور و دیوان مهدی علی خان صاحب سجاده ظاهر کند۔ بموجب آن بند و بست قرار واقع کنانیده مدام خبرگیران بوده بر وقت معاونت میکرده باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحبِ سجاده صاحبِ ممدوح بحضور پرنور اطلاع دہد۔ تساہل درین باب نبرد۔

(۲۳)

نقلِ فرمان

سلطان علاءالدین خلجی بنام راجه رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس و ہمایون ما رسیده که آن زبدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخنده خصال از جزیره سراندیپ آورده است باید که آن تحفۂ صنعت الٰہی و نمونه قدرت ایزدی را بزودی روانۂ درگاه فلک اشتباه ما سازد و ہرآئینه بظهور این خدمت شایسته مورد تفضلات شاہی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ:۔ یہ واقعہ ۷۰۳ھ ۱۳۰۳ء کا ہے۔ ۱۲

عرضی جوابی راجہ رتن سین

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود
کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات محرّمات و مخدرات محصنات فدویان
خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذوات قدسی صفات
خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایہ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے
نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب
طے می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جہل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن
نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوئے
و این میدان۔

بیا و نوش کن پیمانۂ چند فدائے مقدمت پیمانۂ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل
میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی در صف و سر شجاعت و شیر دلی بر کف

وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابو المظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر

مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابو المظفر
غازی

درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن
لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دو صد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے
از ابتدائے فصل خریف لوئی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت
پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف
معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از دخل بیک پیودہ و چک بست نمودہ گذاشتہ بعلت
وجوہات واخراجات وعوارضات چون قتلغہ و پیشکش و دہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانون گوئی
وحصہ رسد و شکار و بیگار و ضبط ہر سالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
وہر سال فرمان و پروانہ مجدد طلب ندارند و درین باب تاکید تمام دانند۔
تحریر فی التاریخ ۲ امرداد الہی ۴۹ سنہ مقررہ شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ
آنکہ بندگان حکم شود کہ موازی دو صد بیگہ زمین افتادہ لائق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے
من ابتدائے خریف توئیل از پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنو در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ
شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت و مقرر شد۔
از تاریخ ۱۷ ماہ مہر الہی ۴۹ سنہ موافق یوم جمعہ۔
نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ ۴۹ سنہ جلوس مطابق
۱۰۱۲ سنہ ہجری

ایں ملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی (۲۵)

در ینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
یکہزار و چہار صد سی و یک بیگہ و ہشت بسوا اراضی نظامت بالس یکصد روپیہ نقد

درگاہ متبرکہ و یک صد یومیہ بابت شمع چراغ و لنگر خانہ و ۲۰۰۰ و ۶۰۰ از قصبہ
سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دارالخلافہ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ
فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار و ۰۰۰ ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال
کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و
چودھریان و قانونگویان اراضی مسطورہ از محل بنیک پیمودہ چک و سالیانہ و یومیہ میگزارند
صرف آن نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن واگزارند کہ اما در وجہ خرچ عرس و تیل چراغ و لنگر خانہ ...... نمودہ
بدعائے دولت ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفند ارالٰہی سنہ جلوس والا مرتبت
تحریر یافت۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلا محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ
سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کر دیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر کلاں اکبر بادشاہ

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان حسب الحکم والا عالیشان
صادر شد کہ بمقتضائے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانیت امارت
مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لائق العنایت و الاحسان سوہن لال را بخطاب
راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان و الارکان و فی الامثال و الاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم
باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار و الا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان
دربار جہانمدار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول این خطاب

یہ اصل فرمان دو فٹ ۶½ طول میں اور ایک فٹ ۱½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپا بنا دیا ہے نقل کا اصل ہے

برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ انظارِ عنایت ما بدولت واقبال را باحوالِ فرخندہ
مآل فدوی خاص معزالیہ وا فیہ ما مستزید وبے نہایت دانند۔ بتاریخ یازدہم شوال سال فرخی
اشتمال بستم از جلوس ابد مانوس مقدس معنی زیب تحریر و ثبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش در جواب فرمان اکبر بادشاہ که از مکه فرستادہ بود منقول از دربارِ اکبری

کمینہ فدایان آستان کیوان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون شان کیخسرو
دستگاہ کیومرث بارگاہ سکندر خادم تیپاہ انجم سپاہ آسمان خرگاہ ظل سبحانی عزیز کوکہ بعرض
بہریں خاطر اشرف انور بر طالب بین خاطر کمینہ فدایان و عصا در گشتہ بود بجان و دل را کہ خلاصہ آب و گل ا
باجمعی کثیر از روسائے اخلاص و اہتمال بخدمت حجاب درگاہ گیہان پناہ کہ مبدئے سخاو نشا عظمت
وکبریاییت فرستادن چون مفتی عقل و فتوی قاضی گمان بلکہ یقین سجل بحرمان و مہجوری کہ در ولست
بے ورمان نوشتہ دادہ بود برنا قابلی فرسودہ دست ملالت در گردن کردہ ماند چون دانست بیقین
کہ احادیث تحریک اعدا موثر و کار افتادہ فراج اشرف را لعنیت و تہمتی چند کہ بمسامع جاہ و جلال
رسانیدہ از کمینہ درگاہ منحرف ساختہ اند وبادی رائے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاہ بہ تبتل
وقمع این بے گناہ راہنمون گشتہ بخاطر رسید کہ چشم خاکسار بے مقدار را کہ در خدمت قابلان آن درگاہ
آسمان نشان پرورش بمرتبۂ اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرافراز شدہ ہم بواسطۂ این
تشریفات بخاک مکۂ معظمہ مقدسہ منورہ رسانیدہ کہ باکافران ہندوستان حبشی را کہ پروردۂ خوان
الوان انعام و احسان بادشاہ جہان پناہ باشند دریک خاک و دریک محل مدفون سازد محض گستاخی
وغایت بے ادبی است ولاجرم گجرات را کہ آنکہ معمورۂ دار السلطنۃ بود بہ معتمدان سپردہ
غبار ملال و اختلال خویش را از گوشۂ خاطر خاکروبان آن آستان ملائک آشیان شستہ
دست از مطالبات آنجا و پائے ادب را کوتاہ ساختہ مواشی کہ محض بسعی جانسپاری
خود از معارک کفار جمع ساختہ بود بدست عدل بیرون آوردہ از حلال ترین چیزہا دانستہ سفر
گزیدہ آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد کہ اگر خواہند منصب اعظم خانی را

در بارگاہ بادشاہ روم کی اشرف مکان ربع مسکون تصرف ایشانست بتواند خرید۔ اما خلاصۂ
ہمت مصروف آنست کہ وظیفہ بمردم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسہ
بنام نامی حجاب بارگاہ بندہ پرور حضرت خاقانی باتمام رساند کہ تا انقراض عالم ورد زبان مورخان
جہان باشد و خود دران مدرسہ بحث علوم دینی و فکر شعر کہ عبارت از توحید و نعت و منقبت
اصحاب بودہ باشد و دعاے دولت روز افزون اشتغال میداشتہ باشد۔ امید آنست
کہ از رفتن این کمترین غلامان برحاشیۂ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواہد نشست بلکہ
مطلب سخن چینیان و عیب کنندگان کہ عدم بود این معدوم است بحصول خواہد پیوست کہ منصب
اعظم خانی و حکومت گجرات و عشرت عزیز کوکلی را باین محروم نے شمرند بناچار جمع مذکورات
را پیشکش مدعیان نمودہ کہ ایشان را بیسر نیست بدون بندہ و ممکن کہ این کمینہ را بیسر باشد
بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب و مقاصد دیگران شد و
نہال امید و حقوق خدمت بندہ را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند۔ بندہ از فدوی کہ
نہاد عاقبت اندیشی ہا بگان آن آستان چند کلمہ گستاخی نمودہ بعرض می رساند کہ جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیگانہ و متجنب می سازد حاشا کہ دوست باشند و
کمینہ کہ نیک نامی دنیا و عقبیٰ می طلبید دشمن و واجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچہ ایست
ناپائدار بر حرف دو سہ خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد۔ ہمہ عالم را گوش
ہوش است پیش ازین سلاطین بودہ اند کہ ہمہ صاحب تمکین بودند ہیچ بادشاہے را دغدغہ نہ شد
کہ دعوی پیغمبری و نسخ دین محمدی نماید بل ماداے کہ چون مصحف اعجازی چون چہار یار چند بار
پسندیدہ باشد و شق قمر با مثال این چیزہا واقع نشود مردم میکند یارب و غدغۂ چہار یار بودن
کدام جماعت رامی شدہ باشد۔ قلیج خان کہ صفائی ظاہر و باطن و عصمت جبلی دارد یا صادق خان
کہ شرف رکابداری از بیرام خان یافتہ یا ابو الفضل کہ شجاعت و حیایش بجای علیؓ و عثمانؓ
می تواند بود۔ بخداوند بجا کیپاے بادشاہ قسم خبر غیر کسی کہ نیکنامی طلب باشد نیست و
ہمہ مدار بر خوش آمد و روز گذرانیدن دارند و آنکہ نیکنامی طلبد بندہ است کہ تا بود
بجز حرف نیکنامی بر زبان نہ آید الحال ہم در مکۂ معظمہ منورہ کاری نخواہد کرد کہ خلاف
نیکنامی باشد ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید | کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

فرقے کہ میان اکابر مجالس بہشت آیئن و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابوالغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کا ذان را بر سلمانان ترجیح دادند کہ بہ صحف لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقل فرمان نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ جلوس مطابق سنہ ۱۰۲۳ھ

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی دویست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ لہرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش الٰہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند کہ حاصلات آن از فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعا گوی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشار الیہم باز گذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت بالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی فراحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ درنگذارند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

طغرا فرمان ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی	مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ

درین وقت فرمان عالیشان حرمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل
وروجہ مدد معاش ملا جاماسپ ہوشنگ فارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × دروجہ معیشت خود صرف نمودہ بدعاگوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال بنمودہ باشند. می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام +
وجاگیرداران وکروریان حال و استقبال ور استمرار و استقرار ابحکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ بہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل را بدان مطلقاً
راہ ندہند و قلت بالوجہات واخراجات وعوارضات مثل قلغہ وپیشکش وجریبانہ ومحصلانہ و
ضابطانہ ومہرانہ و داروغکانہ × وبیگار وشکار وندہ دہ نیمی و مقدمی و رولیسوی وصدودی
قانون گوئی بلیہ[5] درجرہ فرقہ مذکور آہیی و ضبط ہرسالہ از تشخیص چک وتکرار زراعت + و
کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبتی نکنند و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف ومسلم وعرفوع القلم شمرند × دریں باب ہرسالہ فرمان عالیشان
مجدد و طلب ندارند از فرمودہ در نگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۲
نوٹ: الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشت فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ و بخیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۲ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲ ولقایت پناہ اقبال

---

[5] یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مُہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی
جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ
الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ
ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت و نقابت دستگاہ داخل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت
زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور اُن کے
فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادا بھائی نوروجی ڈی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورثِ اعلیٰ تھے ہیں جناب
مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِٹ ہیومر اینڈ فینیسی آف پرشیا کے
مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ انھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ)

آثاری مصطفےٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدرت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری نعمت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاما سپ
و ملا ہوشنگ فارسی نیشان منزل تاریخ ۲۰ وشہریور سنہ ۱۰ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتہ
وچہار بانو روغن فیل پیشکش کردند سیٔ بیگہ زمین بحضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی سی بیگہ زمین گزالہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار
سورت وروجہ مدد معاش مشار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالہ کمترین بندہ ازدرگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی واخل وقایع ساختہ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدارالمہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدارالمہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۱ مطابق
جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ بنظر اشرف بجانب بارگاہ فلک اشتباہ رسید وبموجب
حکم قضا فرمان صادر شد۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدارالمہامی از ربیع قوی ایل
ونیان قلمی بماند فقط (نوٹ) ۱۱۲ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گزالہی ہونا چاہیئے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروزہ خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ ۱۵؁ جلوس مطابق ۱۰۲۴؁ھ ۱۶۱۵؁ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نورجہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۳) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) ۱۹۱۷-۲۰؁ء سے نقل کرکے بھیجی۔ اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بقدر تعلق مطلب
حل کرلیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا عکسی فوٹو بھی کیوکا صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفس فرمان کی عبارت سے زیادہ اس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا۔ ۱۲

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[ا] ...... یافت موازی پنجاہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بار آٹھے از پرگنہ سکیت سرکار + از ابتدائے خریف توشقان ییل در وجہ مدد معاش مسماۃ فیروز خاتون کوچ محمود وغیرہ با فرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد کہ + حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشندمی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال و استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلے کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ متصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً تغییر و تبدیل بدان نہ دہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و وجہ بیانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و بیگار و شکار و دہ نیمے مقدمی و صدووی قانون گوئی و ضبط ہرسالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانیدہ در ینباب + ہر سال فرمان و پروانہ مجدد نطلبند و اگر محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند تحریراً فی التاریخ ۱۳ خورداد ماہ الٰہی سنہ۔

[ا] غالباً یہ لفظ ایرا دہے۔ ۱۲

(۱۳)

اللہ اکبر

طغرائے شنجرف محمد نور الدین ابو المظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمانِ محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان ابو سعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں -

مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں -

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف قوی ئیل در وجہ مدد معاش سماۃ اور بانون دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل × سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس والا کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و بعلت
بالوجہات اور اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغکانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی + و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند و اگر در محل دیگر + زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند .... در عہدہ
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸ (عبارت پشت)

معاش باسم سماۃ اور بانون موافق .... ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ ...... عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ ...... باتفاق ... واقعہ محمد مومن
انکہ سماۃ اور بانون دختر مبارک سرفراز حسین مشایخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہانمطاع .... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی ...... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام ...... شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند ....
...... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان ....

سکہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر میکہ بادشاہ — یہ مہر پوری نہیں اٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان سنہ ۱۴
مرید جہانغازی — اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

۱۰۲۰ صابر — مہر میں صاف ہے

ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم دیتا ہے بعض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغرہ بھی ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۴ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲-۳½ × ۱ × ۲½ طول و عرض ہے ۱۲-

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا
حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷ - ابان ۱۲ سنہ اور الملک
پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان ۱۲ سنہ اس کے آگے پھر کسی
کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر ۱۳ سنہ تقادار خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۳۲ نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بداؤنی

از عرضداشت نتیجۃ الامراء العظام سلالۃ الاماجد الکرام شایستہ تربیت خسروانہ
سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بداؤن را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود
سازد بنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ
شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و افتادہ
بالمناصفہ باسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ
اراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگزاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدل بدان
راہ نہ دہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکیس و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و رائی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از
تشخیص چک و پیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے نواب فرید خاں کو بداؤں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بداؤں سے جانب غرب متصل سوتھ دروازہ آباد تھا اُس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخوپور میں جو بداؤں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں اب تک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخوپور سے ہیں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور ۱۸ سنہ جلوس اکبری میں بادشاہ نے چتوڑ روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دار الخلافہ سپرد ہوا ہے اُن کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲

درشباب ہرسال فرمان و پروانچہ مجدد طلب نہ دارند واز فرمودہ در نگذرند و عہد شناسند۔ تحریر
فی التاریخ ۲۰ ماہ فروردی الٰہی سنہ ۲۱ جلوس مطابق سنہ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب ۰۰۰۰ بعنایت بادشاہانہ مشتمل
وامید وارگشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ در بینولا ۰۰۰۰ نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال
داشتہ بود بتاریخ ۲۵ فروردین برسید وانچہ از تنبیہ نمودن مقہوران کہ در موضع اہولی جمع شدہ
بودند و در بعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و
ارے محنب محراسے آں خانہ زاد و شدی باید کہ ہمیں دستور مقہوران آن سرزمین را آنچنان
تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند و رعایا مرفہ الحال بود ۰۰۰۰۰۰ و مقام حولے و
باسدار موبود تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ ۰۰۰۰ سنہ ۹ جلوس
اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص و فرزندان تمام اختصاص دارا شکوہ معرفت کمترین
فدویان افضل خان درج ہے۔ نوٹ۔ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے۔

(۳۴) نقلِ فرمان مہری شاہنشاہ شاہجہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ
اکبر آباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبد اللطیف کے مورخہ ۱۴ ر رمضان
سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

دریں وقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت
سرکار سنبھل و سرکار بدایوں بفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبد اللطیف سلطانپورے
ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دار الخلافۂ اکبر آباد بشرط مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلئے جہاں جہاں عبارت اُڑگئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادئے گئے ہیں۔ ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آنخدمت قیام و اقدام نمودہ و تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و بازیافت تغلب و لباس آنہا مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در ینولا مقرر شدہ بہ عمل آوردہ ہرسال نسخۂ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران وکروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اشرف اقدس اعلے کوشیدہ دست تصدی موی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی و مطلق داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ بموجب تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضے وظیفہ جمعی را کہ بازیافت نماید بخالصہ شریفہ ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانے دارالخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام نمودہ بموے الیہ میرسانیدہ باشند و چیزی از الجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے دیگر چیزی داشتہ باشند از اعتبار نکنند سبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن سرکار ہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامے اسناد خود را بدو نمودہ اراضے جمعی را بتصحیح رسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ار شہر رمضان المبارک سنہ ۱۹ جلوس میمنت مانوس ۱۰۵۴ھ ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہاں بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان بہ عنایات سلطانی بسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایۃ در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیر وار از بودن آن قابل المرحمۃ درانجا اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت وارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے از و آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ بنشینند والا عنقریب حکم اشرف اعلے صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا برآوردہ

بہ فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست[۲۲] و دوم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۹ھ مُہری دارا شکوہ ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مُہری شہزادہ دارا شکوہ

موسومہ راجہ ٹودرمل مرقومہ ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفخر و مباہی گشتہ بداند کہ چون درینولا شیخ اللہ داد نواسہ + ملا عبد اللطیف مرحوم بعرض عالے کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانے یکقطعہ باغ و کترہ و دکاکین چندور × قصبہ سلطانپور داشت ودر حالت حت . . . . . . [۱] س و ثبات عقل ہمہ املاک خود را مع حویلی مسماۃ اللہ دتی کہ والدہ رافع باشد بطوع ورغبت خود × تملیک نمودہ و تملیک نامہ را بدستخط و مہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان وخط تملیک مزبور بدست . . . . . . [۲] لہذا حکم والا بشرف صدور یافت کہ آں شجاعت شعار برطبق فرمان و تملیک نامہ مسطور عمل نمودہ املاک مذکور را برافع مقرر ومسلم دارد و قدغن نماید کہ احدے بہیچ جہ باب و برخلاف حکم مزاحم و متعرض احوال اونشود و دران املاک مداخلت ننماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زرخرید دلیر خان

اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی

ابن شیخ عبد السلام محمد عبد الجمال

[illegible]

[۱] و [۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں پہلی جگہ باقی ماندہ سیاق وسباق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش وحواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان بخپتہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانوسہ ولد دوبچند و داحد ولد جادون ومانا ولد گوپی و بچھتر ولد ملنس و آسا ولد نھان و ساکھان ولد رورا مالکان موضع مذکور ایم۔ اراضی بست بیگہ زمین بخپتہ از موضع مذکور کہ در ہشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بیشو دبرضا و رغبت خود ہا بدست خان مشار الیہ فروختیم و بہائے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغ و ناسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ سرسال باڈہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور و چاہ کہنہ کہ در حد حال مشار الیہ است	باغ قطب کلال و تال فیروز شاہ و چاہ پختہ و زمین کہ حال موصی الیہ است	دیوار باغ اوگر سین

گواہ شد نہم شہر رجب المرجب سنہ ۲۴ جلوس مبارک

بندہ درگاہ مکند داس چودھری و قانونگوے شاہجہان آباد

قانونگو مکندراے چودھری شاہجہان آباد

آنچہ در متن نوشتہ الیست بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوب شاہجہان

(۱) سپاس و ستائش مراورا کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب در رحم نقش لبستہ از نابود بہ بود آوردہ مارا پادشاہ جہان گردانید پس ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور و گلکنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت ... مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد کلہ بکلہ جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو مراسلتیں نمونۃً درج کیجاتی ہیں ۱۲

و بھاگ نگر و حیدرآباد، بلکه تلنگانه و پرگنات خطبه و سکه دوره شاه جهانی اجرا نمایم شاهان که در آن دیار
مانند بُد بُد هر یک پادشاه دُم گویند انسب و اولی آنست که حبل الاطاعت در رقبهٔ جان خود انداخته
در آن شهرها خطبه و سکه دوره شاه جهانی نمایند و گرنه از چنگال باز منقار قهر گوشت از پوست کشیده
به تلمیذان تهیات تهیه خواهم نمود - این سخن را از گوش هوش بشنوند تغافل خواب خرگوش نه کنند که
عقاب درکمین است بنابرین زبدة الامراء وفاکیش خلاصهٔ نوابان ادراک اندیش هم جلیس مجلس
خاص مرمت خان را فرستاده شد آنچه بهبود خود دانند در آن کوشند -

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاه - منت ایزد راست که در جهان تکبر و منی هیچ کس را
نگذاشت ملک کنندهٔ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مر او را رسد کبریا و منی　　　که ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسله که از پیران تمام طبع نگاشته ترسیل داده بودند ظاهر و باهر گردید و اظهر من الشمس است که
بُد بُد را تاج شاهی و افسر پادشاهی از روز ازل داده اند چه شد که مهتر سلیمان علیه السلام چند روز
باز را سرفراز فرموده بودند باز را چه یارا که چنگل زند و اساس قدیم را منهدم ساخته بدعت نو نهد
خرگوش هر چند به خواب رود بوقت کار چنان دود که عقب گرفته را هلاک می سازد و عقاب هر چند
در کمین است فاما از شوم طبعی به طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از بطون راه
به ظهور نه دهند بلکه در خیال هم نگذارند آنچه پیشکش داده ام خواهم داد و الصُّلحُ خیر واقع است ؎

تو هم گردن از حکم داور مپیچ　　　که گردن نه پیچد ز حکم تو هیچ

(۳۹) نقلِ قطعه

بخط نستعلیق مطلّا

قطعه نوشتهٔ آقا عبدالرشید خوش نویس شاهی که به حضور شاه جهان بادشاه گزرانیده بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و بہر کر یادہ حضرت بادشاہی برساماد زمواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذالذی یقرض اللہ قرضاً حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلاتنہر
تا لوقت محاسبہ حسابا یسیرا ورا یوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ درتاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنہ تا در روز
یوم لاینفع مال و لابنون محسری کردد حررہ عبدالرشید [۱]

نوٹ سطر (۶) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے ۲ ور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) میں محاسبہ کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علیٰ ہذا سطر (۸) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔
یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

[۱] میر عماد حسنی خوشنویس کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامہ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب وکیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ فشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد۔ و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت در یک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانۂ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہ تیغ کرد و خواہرزادۂ او آغا عبدالرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہندگذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا نجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلاک + برآستانِ تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گوئیم حال خستۂ خود + کہ حالِ خستہ دلان را تو خوب میدانی + شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را اتالیقی و تعلیم داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آقا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی بماند از مواهب
نعم نامتناهی از خزانه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله
در وجه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها بحکم ما عندکم ینفد و ما عند الله
باق از معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم بتسلیم سائل و اما السائل فلا تنهر
تا بوقت محاسبه حسابا یسیرا در دیوان فمن یعمل مثقال ذرة
خیرا یره در تاریخ یوما کان مقداره خمسین الف سنة تا در
یوم لا ینفع مال و لا بنون مجری گردد تحریر بعهد رشید

(۴۰)

بسم الرحمن الرحیم

فرمانِ عالمگیری ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء
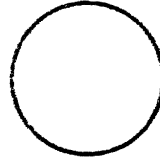
الحمد واالشکر اگر مسلمان می شد
برادر دین ما شدے محفوظ می ماند
واز بلاے بے وطنی دشمنہاے بعید
محفوظ می ماند اما حیف کہ مسلمان نشد

زبدۃ الاماثل والاقران لایق العنایت والاحسان

پیڈ نایک بعنایات بادشاہانہ مفتخر ومباہی بودہ بدانند کہ درین ولا از پیشگاہ خلافت و

ل یہ فرمان ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء سال اول جلوس اورنگ زیب کا پیڈ نایک راجہ شوراپور ضلع گلبرگہ کے نام کا ہے۔ اس پر ایک چھوٹی مہر ہے جو بالکل مٹی ہوئی ہے اور دوسری مربع ہے جس میں طغراے عربی ہے لیکن دوسرے دو فرمان چھتیسویں سال جلوس کے پچنّا نایک دوسرے راجگانِ شوراپور کے نام ہیں جن کی عبارت ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں ان پر کی تینوں مہریں ہم نے خورد بین کی مدد سے بدقت تمام پڑھ لی ہیں۔

بخط نستعلیق	بسم اللہ الرحمن الرحیم	نشان عالی متعالی
غازی عالمگیر بادشاہ محمد اعظم شاہ بن	بفرمان ابوالمظفر	پادشاہ
	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر	جہان شاہ
	پادشاہ غازی	محمد اعظم شاہ

یہ فرمان گڈّ دپڈ نایک کے نام کا ہے۔ گڈی کے معنی ڈاڑھی کے ہیں یعنی ڈاڑھی والا نایک۔ یہ اپنے باپ گڈو پام نایک کی جگہ ۱۰۶۷ھ ۱۶۵۶ء میں مقرر ہوا اور وکیرہ میں حکمراں تھا۔ آبائی جائداد کی تقسیم اس میں اور اس کے بھائی گڈی لنگ نایک میں ہوگئی۔ گڈو پد نایک بڑا جری آدمی تھا اس نے قلعہ واکن گیرہ کو بسونت راؤ سے اور دیوا پور ناگناتھ راؤ سے چھین لیا۔ بسونت رائے کے پاس دوسو اور ناگناتھ راؤ کے پاس

بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

جہانبانی از راہ فضل و کرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سرو لسیکی نصرت آباد وغیرہ بدستور شد آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایات بادشاہانہ پام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات بادشاہانہ وعطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ – تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈنایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو بادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے بادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہہ خبر اُڑتی اُڑتی لکیرہ کو پہنچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پہنچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اُس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اُٹھالیا بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے بھی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈنایک طیار ہو وقت مقرر پر آن پہنچا سر پر ایک چری ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈّھی) بغل سے کمر تک ٹیکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمل لپٹا ہوا تھا۔ اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح جنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک صاعقہ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیا پے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا۔ پڈ نایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے آنکس دلوادیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے بر سر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہہ خطاب سے بھی سرفراز ہوا "گگنبنڈا بھیرنڈا گڈو پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ۔ نیلرگی۔ سروال۔ رنتا پور۔ ڈرگیڑہ۔ تلی۔ کھمبا۔ وین ہنسکی۔ کڑکل۔ مدرکی۔ نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستّرہ برس حکومت کرکے مرگیا۔

فرمان میں پام نایک کا بھی ذکر آیا ہے۔ گڈو پڈ نایک لا ولد فوت ہوا اُس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ کرگنڈہ کا بیٹا تھا۔ پام نایک سنہ ۱۶۷۸ء میں حکمران ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدڑوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ۔ سگر۔ شاہ پور۔ اناپور۔ تلی طبیر سر تھی۔ اس نے دو تالاب جالی نچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)

(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

طغرائے شنجرف مستطیل

نشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ

امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء

مراحم ذاتی ومکارم جبلی ہمگی ہمت والانہمت وتمامی نیت حق طویت بررفاہیت جمہور انام وانتظام احوال طبقات خواص وعوام مصروفست واز روے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیر یار براندا خت نشود وتبکدہ تازہ بنانیابد ودرین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلےٰ رسید کہ بعض مردم ازرہ عسف وتعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس وبرخی امکنہ دیگر کہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے نیز یوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا مگر مرمت طلب ہوگیا تھا اس کی ترمیم اور توسیع کی سان کے علاوہ باداگی تالاب بھی بنوایا ۔ چکن ہٹی میں ایک برج بنایا اور واکن گرے میں ایک اور قلعہ بناکر چار توبیں خیر باد میں اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں ۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا ۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں لے جایا کرتا تھا ۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہوکر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سر بپہ ہوا ۔ بیس سال کی حکمرانی کے بعد اس نے سنہ ۱۱۰۴ھ / ۱۶۹۴ء میں انتقال کیا ۔ ۱۲ ۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱ :- اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے معابد کا بڑا دشمن تھا ۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہ خیال ہے کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندی مذہب کہتا ہوں ۔ جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہوسکتا جب اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہوسکتا ہے ہم کو اورنگ زیبؒ کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے ۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں ۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کیجاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھاکر سنہ ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے ۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کیجاتی تھی

دیکھو صفحہ (۶۰)

برہمنان سدنہ آنمحال کہ سدانت تنہا قدیم آنجا بآنہا تعلق دارد ومزاحم ومتعرض میشوند ومیخواہند کہ اینہا نرا از سدانت کہ از مدت مدید بآنہا متعلق است باز دارند واین معنی باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد و لہذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود این منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدی بوجوہ تعرض و تشویش باحوال برہمنان ودیگر ہنود متوطنہ آن محال نرساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا ومقام خود بودہ بجمعیت خاطر بدعاء بقاء دولت ابد مدت ازل بنیاد قیام نمایند درین باب تاکید دانند بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹۔ اس لیئے یہہ امر مشتبہ ہوجاتا ہی کہ جو مسجد خان بالی کے قریب پنچ گنگا گھاٹ پر موجود ہی۔ اورنگ زیب کی بنوائی ہوئی ہی بھی یا نہیں کیونکہ یہہ مسجد بہت مختصر ہی اور سلاطین مغلیہ کی بنا کردہ مساجد آگرہ اور دہلی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں نہ اس میں کوئی خاص ندرت یا صنعت ہی۔ اس فرمان کا فوٹو بنارس سے فوٹوگرافر سعید برادرز نے لیا ہی جس کے مضمون سے صاف ظاہر ہوگا کہ اورنگ زیب کا سلوک ہندؤوں سے ظالمانہ تھا یا منصفانہ۔ یہہ اصل فرمان منگلا گوری محلے میں گوپی اُپادھیا نامی برہمن کے پاس تھا۔ اس کی وفات کے بعد اُس کے نواسے منگل پانڈے کے قبضے میں آیا کیونکہ متوفی کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۱۹۰۵ء میں کچھ نزاع برپا ہوئی اور یہہ فرمان مجسٹریٹ صاحب شہر بنارس کی عدالت میں پیش کیا گیا یہہ فرمان ایک پرانے زردی مائل کاغذ پر ہی جس کے پیچھے باریک کپڑا اس طرح چسپاں کیا گیا ہی کہ پشت فرمان کی تحریری جگہ ۴½ × ۴ انچ چھُٹی ہوئی ہی جس پر سیاہہ وغیرہ کے داخلے او سلطان محمد کی مہر ½ انچ قطر کی اوپر وار لگی ہوئی ہی۔ اس کا خط بہت صاف اور قلم جلی ہی سارا فرمان نہایت گہری روشنائی سے لکھا ہوا ہی۔ صرف ناصیہ فرمان پر ایک طغرا خط شجرف ہی جو ۳ × ۲½ انچ کا ہی جس کے بائیں طرف بادشاہ اورنگ زیب کی مہر خاص ہی۔ فرمان طول میں دو فٹ ۱½ انچ اور عرض میں ایک فٹ ۵½ انچ ہی۔ اس کی پشت کی تحریر سے واضح ہوتا ہی کہ یہہ فرمان بذریعہ شہزادہ سلطان محمد شاہ بہادر بھیجا گیا ہی جن کی مہر پشت فرمان پر داہنی جانب ہی۔ اس فرمان کا انگریزی ترجمہ لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر ٹی سی۔ فلاٹ نے کیا ہی۔ اس فرمان کا مفصل ذکر مسٹر رجنی رنجن سین بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ کی کتاب "ہولی سٹی" بنارس میں ہی۔

میں نے یہہ دیکھ کر ہی اس کا فوٹو سعید برادرز سے منگایا جس کی نقل بجنسہ سطر بہ سطر من وعن کی گئی ہی۔ ناظرین اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ فلاٹ صاحب نے اس فرمان کی تاریخ ۱۵ رجمادی الثانیہ ۱۰۶۴ھ (مطابق ۳-۱۶۵۴ء) لکھی ہی۔ مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہی سنہ ۱۰۶۹ جو سنہ ۱۰۶۹ھ مطابق ۹-۱۶۵۸ء ہوتا ہی اور اورنگ زیب کا انتقال ۱۱۱۸ھ-م ۱۷۰۷ء میں ہوا ہی۔ خوشنویس لگ کے دو مرکز نہیں لگایا کرتے بلکہ ایک ہی مرکز لگاتے ہیں سنہ کے نیچے تین نقطے محض خوبصورتی کے واسطے دیدیئے ہیں اور (۶) کا ہندسہ زمانہ قدیم میں نصف (۶) کی شکل کا لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی بارھویں سطر میں دولت اور دوا کے بیچ میں تھوڑی جگہ چھُٹی ہوئی ہی۔ یہہ طریقہ تحریر کا تعظیماً تھا۔ "خدا" کا لفظ سب سے اوپر فرمان کی پیشانی پر ہوا کرتا ہی ہائے ہوز کا شوشہ لگانے کا دستور بھی خوشنویسوں میں نہ تھا۔ فرمان کی پانچویں سطر میں "سدنہ" اور "سدانت" دو لفظ غیر مانوس ہیں۔ اس کا ترجمہ یوں کیا ہی "اینڈ آلسو سرٹن برہمنز کیپرز آف دی ٹمپلز ان ہوز چارج دو ز اینشنٹ ٹمپلز آر" اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت کے معنے "قدیم" کے ہوتے ہیں مگر میری رائے میں ولی اور تولیت کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب اتنا قسی القلب اور متعصب نہ تھا جتنا کہ اسے دکھلانے کی کوشش کی گئی ہی اُس کو دوسرے مذاہب کا احترام بھی کما حقہ تھا۔ ۱۲

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے دہ بیگہ آراضی واقع پٹی ہیبت پور صوبہ لاہور بہ مسماۃ عایشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ ۔

یہ فرمان بحالت شہزادگی نافذ ہوا ہے کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

اللہ اکبر

درینوقت منشور لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ ×

پٹی ہیبت پور من مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عایشہ حسب الضمن مقرر شد × کہ حاصلات آن از فصل بفصل سال بسال صرف بحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال بنمودہ باشد می باید کہ × حکام وعمال و جاگیرداران وکروریاں حال واستقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیدہ اراضی مذکورہ را پیمودہ وچک بستہ بتصرف او باز گذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قنلغہ وپیشکش وجریبانہ و ضابطانہ × ومحصلانہ ومہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہیمی ومقدمی وصد دوی قانون گوئی وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک وتکرار زراعت وکل × تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند واگر درمحلی دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آن را اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ھ ہجری ست تحریر پذیرفت ۵۔

(۴۳) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جےپور جے سنگھ اول

زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمدآباد روانہ پیش شدہ باشد. باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارۂ دشت ادبار[۱] مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال بہ نواحی دارالخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان سنہ ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقل پروانہ نواب لیر خاں بمہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۰۸۰ھ آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودھ بدانند

کہ چون بموجب وقوع دو تنخواہی موضع ولیر نگر عرف کوندلی در قریات کہاری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۸۰ درو بست در وجہ ناکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور از محالات ہر سال حشو منہا بقلم داشتہ بہ تعلق مشارالیہ

---
[۱] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

واگذارند و تکلیف بھٹیہ و بیگار وغیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ در کفایت سرکار و رفاہیت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب ندارند در ینباب تاکید تمام دانستہ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان بندہ شاہ

(۴۵)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی و شنجرفی مرصع
فرمان بادشاہ غازی
عزیز الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

بخط طلائی و شنجرفی

نقلِ فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہر مدوّر

ہو الغالب

ابن میران شاہ
ابن امیر تیمور صاحبقران
ابن سلطان محمد شاہ
ابو سعید ابن سلطان
۱۰۶۲
بسم
محمد
عالمگیر بادشاہ غازی
احمد
ابو العدل عزیز الدین
ابن بابر بادشاہ

سند صاحبقران ثانی شاہجہانا
محمد اورنگ زیب غازی
در احمد ... الفاظ
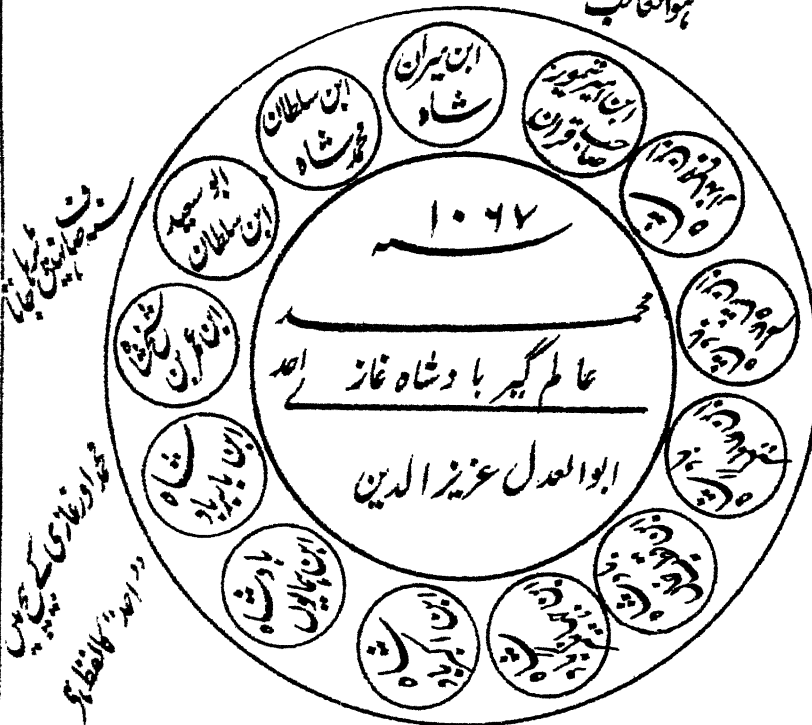
درینوقت ساعات محمود آیات مسعود لعرض ماربان محفل فردوس مشاکل رسید کہ
موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

وبموجب فرامین عہد حضرت   در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثۂ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم وبر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امید وار است کہ بفرمان والاشان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور وعز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محل قدیم در وجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آن را صرف معیشت خودہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزون مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محل قدیم + بتصرف آنہا وفرزندان باز گذارند اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قنلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی
ومقدمی وصد دوی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آن را اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایۃ والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگھ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالمگیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
جنگ
در صدر الصدور سیف
بہا
...... غلام علیخان
...... الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں آتا)

بائیں طرف

سنہ ۱۱۲۱ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی
عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

۱۰۶۷ عالمگیر
ی
بادشاہ غاز
عبد
الحمید احد خانہ زاد

مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی

۲۰ رجب المرجب سنہ جلوس معلی

۱۰۶۷ عالمگیر
ی
بادشاہ غاز احد
ی
گنگاداس فدو
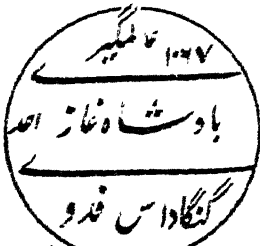
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق سنہ ۱۰۶۱ ہجری مطابق ۲۰ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر... واقعہ نویس کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ نعل سنگہ قلمے می گردد حکم صادر شد کہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائد بگیر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ نہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی... سرای مبارک جہان ستائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہے رمز شناس مزاجدانے و آگاہے جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگے و صفا ہمدم ولکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائی سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلندمکان و... عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدرالصدور میر جملہ عبیداللہ خان بہادر . . . . آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ بعرضیگزاران شرح دستخط وزارت و امارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنۃ العالیہ عضدالخلافۃ الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاءالدولہ سعداللہ خان بہادر آنکہ ببیست وچہارم شوال سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔ بموجب دو قطعہ فرامین عہد حضرت خلدمنزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع سلوندری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔

ال بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بحالی تحریر یافت وزیرالممالک عنایت اللہ خاں بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانی سنہ حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم بستم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان پروانہ بحالی بمہر وزیرالممالک مرقوم ۵ جمادی الاول سنہ حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

. . . . . در نیولا بنام مشارالیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

ال بیگہ از محلقدیم

از موضع سطور	از موضع رسنگہ پور
لما بیگہ	سا بیگہ

بشارات مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة لطف النساء

بشارت النساء سید النساء رابعہ خدیجہ محمولہ فضیلت صاحبہ بیگم

صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم

مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة

ہادی النساء زیب النساء زہرہ شریفہ حبیب النساء رجبیہ مرصع

صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم

مسماة مسماة مسماة مسماة مسماة

حمیدہ سعیدہ عابدہ ساجدہ زاہدہ

صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ بیگم

نقلِ خطِ انور

صدر الصدور سند بدہد

عرضی وکیل فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ قرین بدستخط انور تحریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار و صوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماة معصومہ وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماة عجبیہ وغیرہا ورثہ متوفیات متعلقان موکل حی و قایم و بر اراضی مسطورہ قابض و متصرف اند و فرامین وغیرہ اسنا در ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد و حکمنامجات بدست دارند امید وار فضل و کرم خسروانہ کہ بعطای فرمان والا شان ارما سرافراز شوند و بنام صدر الصدور دستخط انور قرین شوند کہ تصدیق اراضی مسطور محلقدیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ و دانستہ بدہد

حاشیہ پر
بتاریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... بتاریخ بست و دوم شہر ذی قعدہ جلوس والا
نہم ذیحجہ سنہ
داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد نقل بدفتر حیطہ مفصلے رسید
بمہر رسید لاہا
ح
مع آدم مشار الیہ
بتاریخ بیست و نہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا بواقعہ مقابلہ شد
موافق سنہ ہجری داخل دفتر کردہ شد داخل روز نامچہ واقعہ

مع آدم . . . . ۱۷ رمضان سنہ تاریخ

۱۵ رجب سنہ داخل

تاریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم سنہ جلوس والا انتخاب شدہ

نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا معہ محمد یوسف

مع آدم مشارالیہ داخل شد او وزرہ نمودہ شد

موافق . . . . است ص

بموجب یادداشت واقعہ اسلے

فرمان والاشان نوشتہ شدہ تاریخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ جلوس معلےٰ موافق سنہ ہجری

داخل سیاہہ نمودہ شد لہا

مطابق مہر درد بماہ نقل دفتر صاحب . . . . رسید

مع یک . . . .

نوٹ۔ یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول ہیں ۳' - ۹½" عرض ہیں ایک فٹ آٹھ انچ۔

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند

بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ منور وقت آن رسیدہ کہ ترک منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہرکس شمارا باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز تردد و کارطلبی شماست خود را بر کیا نیدہ گوشہ گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شمارا بنصایح دلپذیر ازین ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آید۔ اللہ اللہ گفتہ او را گفتہ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ دقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر ایشان بہ رالنہایت الغایتہ متوجہ انتظام احوال خیر مآل خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ر ابان سنہ نوشتہ شد۔

مُہر آصفخان بجانب پشت ۔۔۔ مسطور مندرجہ ذیل بر حاشیہ بقلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطالب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطائے محض است تا درین مدت اقتدار و اعتبار بکدام دشمن خود در مقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از ان فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ واہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر نرسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلائق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار سزاوار مراحم نمایان لائق العنایۃ
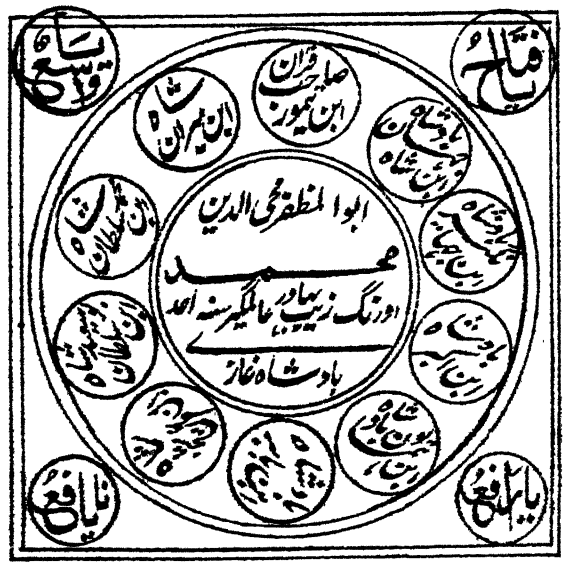
والا احسان دلیر خان التماس دارد که برجمع پالی من اعمال سرکار خیر آباد متعلق بصوبه اوده که مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیه تنخواه است شش لک دام اضافه شود که از اصل و اضافه جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پټہ شاه آباد عرف انگئی وغیره من اعمال پرگنه مرقوم بجہت وطن به بنده مرحمت شود لہذا حکم جہاں مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت که دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام برجمع پرگنه مزبور اضافه نموده موازی سی و ہفت موضع پټہ مسطوره وغیره را از ابتدای فصل ربیع پارس ئیل در وجه انعام خان موما الیه بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر داشته تمه بست و شش لک بجاگیر خان مشار الیه اعتبار نمایند و می باید که فرزندان کامگار بختیار و امرای ذی شوکت نامدار و وزرای صائب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو تاثرہ مظفری میں دیکھیے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان داؤد زائی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بریہ کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں امیر الامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی الحقی اور تہنیتی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں دارا شکوہ کو دلیر خاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

کفایت شعار و خوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان خلیج ثانی و مباشران اشغال دیوانی و جاگیرداران
و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده موضع مذبوره را بتصرف خالت
مشار الیه ظہراً بعد ظہر و نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن وا بازگذارند و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل
بقواعد و ضوابط آن راه ندہند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مرفوع القلم شمرند
و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد و نطلبند سبیل چودہریان و قانونگویان و رعایا و مزارعان
آن مواضع آنکہ دیہاے مسطورہ را انعام آنہا مقرر دانستہ مالواجبی و حقوق دیوانی را
موافق حق و حساب بخان موصی الیہ جواب گو و از الجملہ چیزی قاصر و منکسر نگردانند
و از اصلاح و صوابدید حسابی آنہا بیرون نروند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تاریخ
بستم ذی الحجہ سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷۰ متعلق فرمان نمبر ۴۷:۔ کی مہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں
نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکر کشی کر کے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ
سجع کندہ تھا۔ جلال داشت ز روز ازل چو صدق ضمیر + دلیرخاں شدہ از الطاف شاہ عالم گیر +
ماثر الامرا میں لکھا ہے کہ عالمگیر کے جلوس کا چھبیسواں ۲۶ سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے
لئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ ۱۶۸۲ء میں دلیرخاں نے انتقال کیا
دلیرخاں قوی ہیکل و بسیار زورمند بود و حکایتہائے غریب از قوت و اشتہائے او اشتہار دارد و براوس خود بسیار ضابطہ و ہمیشہ فتح
نصیب بود و از موافقت زمانہ و یاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اوج پیمائے دولت و شوکت ماند ہیچ گاہ سیلی زمانہ نخورد
و ذلت و خواری نکشید (ماخوذ از ماثر الامرا)
قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔ غبار آلودہ شد و نیاز ماتم خانِ والا شاں + مکدر شد ہمہ عالم خلل شد بسا دوراں +
نظر کردم تبار تخیش برآمد از سرِ مصرع + دلیری از جہاں بردہ شجاعت ملکِ ہندوستاں +
لفظ "غم جان" بھی دلیرخاں کی رحلت کا مادہ ہے۔
نواب دلیرخاں کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہے۔ یہ عمارت نہایت شاندار و مضبوط اور پتھروں کے نقش و نگار
کے اعتبار سے فی زمانہ لاجواب ہے۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے
ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھ کر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ کے
میں داخل ہو گیا ہے اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ
سالانہ مصارف کے لئے شاہ عالم اور اورنگ زیب نے ایک موضع سراے کنکو معاف کیا تھا وہ بھی مثل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

جانبِ پشتِ فرمان

شرحِ یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک ۵ شہ جلوس مقدس مطابق ۱۰۷۲ھ
موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نوابِ قدسی القاب نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت
ودولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان
ستودہ خصال خجستہ شیم۔ وبمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات
سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کھی و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیرخان
از درگاہ فضل وکرم التماس دارد کہ در جمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ مبلغ
بیست شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل واضافہ
سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی
وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام برجمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات
مذکور را من ابتدائے ربیع پارس ئیل بالنعام خان مومی الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب
عطا فرمودیم تتمہ بیست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند ومطابق فہرست جات
قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ کھی برسالہ
نوابِ قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم وبمعرفت کمترین بندگان درگاہ
داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط
وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات سزاوار
صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ کھی بعرض مکرر نمایند
شرح بخط سیادت پناہ رفعت ومعالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان
۵ شہ جلوس مبارک مکرر بعرض تقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ
کفایت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم وتفقدات سزاوار صنوف عواطف
تلطفات راجہ رگھناتھ کھی فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۱۰ محرم الحرام ۵ شہ جلوس مبارک
موافق ۱۰۷۳ھ ہجری مطابق ۲۶ امرداد الٰہی
نقل بدفتر صاحب توجہ رسید

بتاریخ ۱۲ شہر محرم ۵ شہ جلوس والا
نقل بدفتر استیفا ابواب المال صوبہ اکبرآباد رسید

عہ موضع

اصلی　داخلی

عـ　صہ موضع

جمع دامے　حسب الحکم

چھ لے　دام لک

ازنہ شاہ آباد عرف انکئی　　لگان　سہ

موضع　دو لاکھ تراسی ہزار دام

اصلی　داخلی

عـ　موضع

جمع دامے

تحریر التاریخ ... سنہ ... نقل

نقل

تحریر التاریخ ... شہر ... سنہ ... جلوس

نقل

موافق ... نقل

في التاریخ ۵ سنہ جلوس مطابق ۱۴ شہر محرم

— — — — — —

بھگایوان   کھیلیہ و خواجہ کلان پور   کرنامئو   نرساپور   بیجھا   روپاپور لہر

سے موضع   دو موضع   دو موضع

اصلے داخلے   اصلے داخلے   اصلے داخلے

اموضع دو موضع   اموضع   اموضع   اموضع اموضع

جمع دامے [illegible]

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامکار نامدار گرامی نسب عالی تبار نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ و جلال والا گہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (مہر: اسد خان عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمانِ اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۸ ربیع الاول ۵ جلوس م ۱۰۷۳ھ / ۱۶۶۲ء

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق بسرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از خریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت و غیرہا حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند × می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل × بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و × مہرانہ و دارو غگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی و مقدمی

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی فراحمت نرسانند ودرین باب ہر سالہ سند مجدد × نطلبند و اگر درمحلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمانہی اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عصہ از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ر شعبان ۶ جلوس م ۱۷ ر اپریل ۱۶۶۴ء

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ بلاقصور یومیہ از خزانہ دار السلطنت لاہور در وجہ مدد معاش محمد باقر نواسہ ملا عبد اللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد از صرف × مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشد می باید کہ حکام وعمال × متصدیان مہمات و متکفلان معاملات ودار وغگان و مشرفان حال و استقبال آنجا در استمرار × و استقرار انحکم اشرف اقدس اعلے کوشیدہ مبلغ مذکور را از خزانہ مزبور بشار الیہ میرسانیدہ × باشند واز انجملہ چیزی قاصر و منکسر نگردانند ودرین باب ہرسالہ حکم و سند مجدد نطلبند واگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی بعنایت امید وار بودہ بدانند موازی پنجاہ بیگہ بگز الہی زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میکو چودھری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل ۱۰۸۲ ف مقرر

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند پیمودہ وچک بستہ وہند کہ فرزوع ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ در سر براہ خدمت مذکور بہ دیانت و امانت وحسن سلوک بار عایا وسکنۂ قصبۂ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم وساعی باشد زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ وسیلۃ الظفر ۱۱۰۷ھ

عصمت اللہ — دیال ہر رائے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیر داران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ اعلام آنکہ چونکہ موازی سہ صد بیگہ گزالہی بموجب فرمان عالی شان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشار الیہ ودیعت حیات سپردہ درینولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثۂ متوفی مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود بر شہادت دادند کہ ہماں اشخاص حی وقایم وقابض ومتصرف اند بنابرآن حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگان حضرت خدیو جہان خدا وند زمان باعث امن وامان مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفرید گار حامی شریعت غرہ سند بیضا خلیفۃ الرحمانی اراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض وتصرف حسب الضمن آنہا مقرر ومسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر وکروری مستثنی دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفیٰ وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان وتجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگزالہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفیٰ وغیرہ مقرر است درینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

بندگان حضرت خدیو زمین وزمان خداوند مکین ومکان ذریعہ امن وامان وسیلہ آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داوار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار ربانی مہانی جہانبانی شید نوامین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول سالہ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بہ ستور سابق بشرط قبض وتصرف از فصل خریف ہی ئیل در وجہ مدد معاش مشار الیہم کی وفا ئم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ برطبق فرمان والاشان محل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب وطمع نمایند کہ حاصلات آن از فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آن را اعتبار نکنند درینباب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس بمیمنت قلمی شد۔

(۵۳) نقل سند نواب دلیرخان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال واستقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز والہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہرائے بیود بدہند کہ نامبرد ہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند وازرعایائے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود درینباب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۸۷ یکہزار وہشتاد وہفت ہجری

(مہر: حافظ محمد تقی) (مہر: حافظ محمد ...)

نقل صورتحال (۵۴)

نواب کمال خاں در عہد اورنگزیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکند وگواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیر خان بن دریا خان از ہر یک مسلمان
ذوی الاحترام ومشایخ کبار وعظام وعلماے دین متین از اہل اسلام وزمینداران وسکان
واحالی موالی موضع نہرولہ معمولہ حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ بر ہر یک
پوشیا یان روشن ومبرہن است کہ یکقطعہ معلومة الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است
بدین حدود اربعہ مسطورہ ومشتمل بر حویلی پختہ وخام وچاہ وخانہا محترفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آں پیوستہ است بدیوار قلعہ کہنہ	آں ملزق ست بباغ سرکار خاصہ شریفہ بابتہ اگرسین صراف	آں متصل ہست ببعضے بہ بند فیروز شاہی وبعضے بقبرستان عام	آں ملصق ہست ببعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضے بن سید قطب

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیر خان معز الیہ بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خرید بہ بندہ بحضور جماعة
شہود وعدول وبمہر شریعت پناہ قاضی حبیب اللہ قاضی شاہجہان آباد وبمہر اقضی القضاة شیخ
الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبہ نمودند وبندہ در مجلس فقد ہبہ قبول
کرد وبموجب آن بر قطعہ مذکور متصرف گشت بر ہر کس ظاہر وباہر است وبرایں معنے اطاعے
وآگاہے داشتہ باشد اشتہادے خود ذیل محضر بنویسد یا بنویسانند کہ عند اللہ ماجور وعند الناس
مشکور خواہد شد وکان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنة الف وسبع ثمانین
من الہجرة النبوت وصلعم

گواہ شد

انچہ در متن مسطور ست بیان واقعہ ہست بندہ درگاہ
ریداس لد مکنداس چودہری وقانونگو دار الخلافہ

گواہ شد

مکنداس ابن موہنداس چودھری وقانونگو
شاہجہان آباد۔

(۵۵) نقلِ سند نوابِ دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

هوالمعز

جلال اشت نمہر روز از حق صدق ضمیر
دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امید وار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و کنھر پور که در وجه نذر و وطن مغفرت پناه شیخ محمد مہدی مقرر بوده من ابتدائے فصل خریف لوی ییل سنه ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاهان نتیجة الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آن مرحوم بحال داشته شد باید که بتعلق و تصرف ایشان واگذارند که بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آن را صرف معیشت خود نموده در شاه آباد سکونت داشته باشند و خانه و زمین زرعی که از سابق دران موضع تعلق کسے باشد حقایق آگاهان ازانہا مزاحم نشوند که هر کدام عمل و دخل خود داشته باشد درین باب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنه ۱۰۸۷ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظہ نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنه ۱۰۸۷ھ داخل سیاہه حضور ہر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناه پیر خان جیوا از ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنه ۱۰۸۴ فصلی بحال داشته شد مواضعات

حافظ محمد
لطفی
منعم صدر

ملاحظہ نمایند۔ مقررہ دیہات در وجه نذر و وطن باسم محمد مراد وغیرہ پسران مغفرت پناه شیخ محمد مہدی من ابتدائے فصل خریف سنه ۱۰۸۴ف مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناه خواجہ مالچند دیوان آنکه حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناه پیر خان من ابتدائے فصل خریف لولی ییل پروانه قلمی نمایند۔

سالہ ۵

حالحاصل زرمال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پورہ تہ شاہ آباد	کنھر پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حالحاصل	افزود	حالحاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چون بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھر پورہ و جوگی پورہ عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعان مذکور در بست را قابض و متصرف التماس فرمان عالیشان دارد لہذا حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مذکور در بست در وجہ صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ باو حسب الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف بخاطر جمع در المعمورہ آباد بودہ و حاصلات آنرا صرف مایحتاج خود نمودہ بدعا ء بقاء دولت ابد مدت مواظبت نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال الحکم والا استمرار دانستہ مواضعات مسطورہ در بست را بتصرف او باز گذارند اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت بالواجبات و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در ینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر سنہ ۲ ج -

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہار شنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق ۱۱۸۸ ہجری مطابق مہر الہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلےٰ رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور علاقہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اوودہ دروجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشارالیہ مواضعات مذکور در بست را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان وارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور دربست را بدستور سابق بشرط قبض و تصرف دروجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و برائے و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۱۱ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعست شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۃ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات دربست بدستور سابق

کنھر پور موضع جوگی پور موضع

موضع موضع

ہفتگہ رقبہ ساحگہ رقبہ

عاسگہ

مابسے ہنائی والی حوض عبداللہ میان والی

باغ نور کل	حوض باغ نور کل
۲ ماسہ لایق زراعت	۲ ماسگہ لایق زراعت
مورخہ سنہ ۱۰۸۲ ہجری	مورخہ سنہ ۱۰۸۲ ہجری
موافق سنہ ۱۸	موافق سنہ ۱۸
۲ ماسہ	

(۵۷) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح محمود خان

مہر

جلال اشتہ روزازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اودہ بدانند۔

موضع خانپور خاص از تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ مرقوم در وجہ انعام برخوردار اقبال آثار فتح محمود خان من ابتدای فصل خریف توی ئیل سنہ ۱۰۸۷ ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی حسب الضمن مرحمت گشتہ شد باید کہ از موضع مسطور متعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند کہ حاصلات آنرا متصرف بودہ در ازدیاد آبادانی و تکثر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند۔

در ینباب قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۰ھ

جانب پشت

ملاحظہ نمایند

[vertical notes, partially legible:] ۱۲ ماہ رمضان ... بیست و ... / بحسب موضع ... / بتاریخ ۲۴ ماہ رمضان سنہ ۱۰۹۰ / مصحوب ... خان ...

ضمن نویسی

شرح ضمن دروجہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف قوی ئل ۱۰۸۷ف مرحمت شد تلمی شدہ

۱۲ رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ ہجری
نقل بدفتر دیوان رسید
خواجہ پایندہ اس آنکہ
حسب الامر از ابتدائے فصل خریف
قوی ئیل ۱۰۸۷ف قلمی شد۔

شرح پروانگی بخط اسلام محمد آنکہ
امر شد کہ دروجہ انعام
تنخواہ دہند از ابتدائے فصل خریف
۱۰۸۷ف

۲۰ رمضان المبارک [illegible]
[illegible]

شرح دستخط وزارت پناہ

۱۲ رمضان ۱۰۹۰ ہجری

ایک موضع اصل

[illegible]

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال اشت روز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ از الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال
وطن بدانند۔
کہ موضع خانپور عرف اودہر پور دروجہ انعام برخوردار اقبال مند
فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۱ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود
درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند
کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مرقوم مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصل خریف یحیی ئیل ۱۰۸۸ف
حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد
باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند
دریں باب قدغن دانند۔
تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۱ھ ایکہزار نود و یک ہجری

شیخ فتح اللہ بن عبد الحکیم حسینی

[illegible]

جانب پشت پروانہ ملاحظہ نمایند

ضمن نویسی تاریخ ۲ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور و باغ حضرت ولی نعمت جیوا ز محال وطن

کہ در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتح محمود خان من ابتداء سنہ ۱۰۸۶ ف مقرر گشتہ بود عامل محال

مرقوم جہت حاصل مذکور مزاحم شدہ بنا بران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتدائے فصل خریف

پیچی ئیل سنہ ۱۰۸۸ ف مرحمت گشتہ واز محصول سنہ ۱۰۸۷ ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف

برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

[illegible]

[illegible]

مہر اہلکار دفتر

حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور

باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است

[illegible]

(۵۹) نقل فرمان اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودہ را اعلام آنکہ

کہ وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود کہ موضع جھرنیا در وسعت اصلی

یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر جزو در وجہہ مدد معاش موکل با فرزندان

بلا قید اسامی و قسمت مقرر است امیدوار است پروانہ بحالی عہد معالی تصدیق و یادداشت

و فرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت کہ بہ فصل بقدر نفع بہ اللکاف حق محتاجین بہ

سلاطین است ارباب استحقاق کہ بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

دارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکور را در بست اصلی
یا داخلی حسب الضمن در وجہ مدد معاش مشارالیہ با فرزندان معافی و تصدیق و یادداشت و فرمان
والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا واگذارند و حاصلات آنرا
صرف معیشت خود یا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل دیگر
چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند۔
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان المبارک ۲۴ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شیرزخان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات
بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون درین ایام فیروزی آغاز نصرت انجام و ہمگی ہمت والا
مصروف تنبیہ رانا بود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او درآمدہ او را درمیان گرفتہ
بودند اکثرے بے خبر از راہ بغاوت و سفاہت باغوای نادولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح
خویش پوشیدہ بہ تہیۂ اسباب بغی و طغیان پرداخت و مصدر کردارہاے ناہنجار شد
آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشت و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ
فرار گردید چندین از نوکران راجہ جسونت سنگھ متوفی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیمگی دست
ناکامی و ادبار پیمودہ بولاے رانا پیوست و ازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد آن
راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا داد۔ قرین خیریت و رخت عزیمت
جانب وطن کردہ با سیر جہنمی نمک حرام خلق گشتہ و از انجا کہ فرزند برخوردار نامدار عالی تبار غرۂ
ناصیۂ عظمت قرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان ابہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت
و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عز و
اقبال والا نسبت سعادت توام بادشاہزادۂ جہان و جہانبانیان محمد اعظم مرۃً بعد اخریٰ بر
سر انارفت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسارش بملاقات فرزند اقبال مند
آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جریانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی
را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او بہاے دولت ابد مدت ازین

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار با فوج گران و توپخانۂ فراوان برائے استیصال آن خسران مآل دستوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالیات نیز بآن سمت نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون برائے استخلاص و تسخیر قلاع و بقاع متعلقۂ بیجاپور کہ بتصرف کافر حربی رفتہ وقابوے بہتر ازین دست بہم نخواہد داد خاطر خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ باتفاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدۂ دولتخواہان خاص عمدۂ پیش قدمان ہر کہ رزم و پرخاش خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دلسوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ این معنی موجب مجرائی عظیم خود شناسید و فراخور فدویت و جان فشانی میدانید مزید مراحم بادشاہانہ باشد ہفتم رجب سال بست و چہارم از جلوس والا نوشتہ شد ۱۰۹۲ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم نشان سید شرزہ خان مشمول مراحم بودہ بداند کہ شکر مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ محض تفضل شامل حال این بیکس غریب از دار و دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا بگوید یکے از ہزار نمی تواند گفت ازین وجہ خاطر آن بسالت مرتبت جمع باشد۔ درینولا کہ را نا مغلوب عساکر گردون مآثر گشتہ بقدم عجز و زاری آمدہ ملازمت بادشاہ زادہ جہان و جہانیان نور ناصیۂ دولت ابد اقتران فروغ جبہۂ ملک و ملت قرۃ العین خلافت و دولت محمد اعظم کرد و جزیہ و جرمانہ و سائر احکام قدسی قبول نمود درین طرف کارے نماند حکم جہان مطاع عز صدور یافت شد کہ بادشاہزادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شوند غیرت والا

نوٹ:۔ اورنگ زیب کی پیش قدمی:۔ سیواجی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود بڑے نامور امراء کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امراء کی تھی ورنہ کیا معنی کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک مابدولت بہ نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں۔ چنانچہ حسب بالا فرمان شرزہ خاں کے نام زیب رقم فرمایا اور اُسی کے ساتھ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بجنسہ درج کرتے ہیں۔ ۱۲

مصمم شد که مرکب جهان کشا نیز در اوائل بدالصوب نهضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفق نهاده آید باید که این وقت را که بادشاه روے زمین بنفس نفیس خود متوجه دفع کافر شده اند غنیمت دانسته و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشته مراعات نمکخوارگی خانهٔ عادل شاهیه نموده و مراسم اخلاص که از آن شهامت و عقیدت دستگاه توقع است بعمل آورده براے کار ولی نعمت زادهٔ خود به هر طریق که ممکن و مقدور باشد برفاقت سدی مسعود خان و دیگر امراء و خوانین از صمیم قلب بتقدیم رسانیده نوعے بکوشند که کرناٹک و دیگر جاها که از دست رفته باز بتصرف دودمان عادل شاه در آید که این معنی پیش خلایق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواهد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاه جمجاه که بازد فی توجه ذات مقدسش کشورها کشوده می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان بهم خواهد رسید و باجراے آن خواهد شد که التماس امداد و عنایات توانیم کرد و توجهات بر طرف خواهد شد و با لتفات خدیو صورت و معنی باز بیجاپور قرین امن و رفاه خواهد شد مجملاً تبقاضاے نعمت پروردگی آنست که درین هنگام که کافر بخود خواهد در ماند کوتاهی نورزیده جاهاے موروثی را بگیرند بتعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و افسانه باغی خسر الدنیا والآخرة و کافر فاجر نپرداخته بازی آنها را نخورند و داد مردی و مردانگی بستانند که الوقت سیف و الفوت حیف دوازدهم رجب سنه بست و چهار جلوس سنه ۲۴

(سنه ۱۰۹۳ھ)

(۶۳) نقل فرمان عالمگیر بادشاه

بنام دیوان عظمت الله خاں باقرزی

بسم الله الرحمن الرحیم

مهر
اورنگ زیب عالمگیر

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب سند
دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی
سرکار خیر آباد مضاف بصوبہ اوده از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
وباقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است ومشارالیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذبور
از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن
مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد بباید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان
حال واستقبال این حکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او باز گذارند اصلا
ومطلقاً تغیر و تبدیل بداں راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلوو پیشکش
وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیکار وشکار وده نیمی مقدمی وصدودی
وقانونگوئی وضبط ہر سالہ زنکار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند ودرین باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند واگر درمحلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	تباریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست وپنجم از جلوس والا تحریر یافت

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ہفتدہم شہر ۲۴ ج والاموافق ۹۲۰۱ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الٰہی برسالہ سعادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیچ خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب
سند دلیر خان موازی یکصد وبست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف بصوبہ
اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف النّاس فرمان والاشان دارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف وروجہ مدد معاش و باغ او مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند - واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول سنہ ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد -

شرح بخط سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیچ خان آنکہ داخل واقعہ نمایند -

شرح بخط موتمن الدولة العلیہ معتمد السلطنة البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان . عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند -

شرح بخط خانہ زاد لایق العنایة والاحسان قابل المرحمت والامتنان لطف اللہ خان آنکہ در وارد ہم شہر شعبان سنہ ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید -

شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

باعث سگ　　زمین از محل قدیم

بواقعہ مطابق داخل روزنامچہ ۲۳ شعبان سنہ الیہ
۱۱ شہر ذی الحجہ سنہ ۲۵ جلوس

[illegible]

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیرخان
بنام خلفاے شیخ محمد مہدی قادری

منجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار بتاریخ ۱۸ محرم سنہ ۹ جلوس آنکہ
متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ساندی محلہ سرکار خیرآباد بدانند
چون موازی دو صد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ
مدد معاش فقرا و خلفاے شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا ازینجانب نیز بدستور سابق
حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور
نشدہ وا گذارند کہ بخاطر جمع حاصلات فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود یا نمودہ
باشند و بدعاے دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند درینباب تاکید دانند تحریر
فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ
مقررہ شرح ضمن عـــ اساحی مقررہ اراضی بارصـــگہ موازی دو صد و پنجاہ
بیگہ اراضی بگز الہی بنجر افتادہ

تفصیل اسمار خلفاے مذکور الصدر

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو عرف حبیب قادری ابن شیخ محمد مہد عرف حبیب قادری

ہوالمعز

عالمگیر شاہی
خیراندیش خان

متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بداند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ
مواضعات مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ مواضعات در بست مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش تبصرف موی الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
بتاریخ شہر جمادی الاول ۲۷ سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سراے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض
حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھر پور و جوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ

کنھر پور۔ موضع　　　جوگی پور۔ موضع

بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۵) نقل سند اورنگ زیب

سند افتاء بلدہ اجین صوبہ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیۃ

عالمگیر بادشاہ
خان میر پادشاہ
سنہ ۱۰۹۶

آنکہ
گماشتہائے متصدیان حال و استقبال بلدہ اُجین صوبہ مالوہ را اعلام
حسب الحکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین
بشیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر و مفوض گشت باید کما ینبغی لوازم و مراسم خدمت قیام و اقدام
نمودہ × در مناقشات و مخاصمات صحیحہ مفتی بہا نوشتہ شد روایات مرجوحہ احتراز و
اجتناب نمودہ باشند باید کہ بر طبق حکم فیض شیم عمل نمودہ منشار الیہ را مفتی بلدہ مذکور دانند ×
طریقہ جمہور سکنہ و عموم متوطنین بلدہ مزبورہ آنکہ موصی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات
او × کہ ہر اینہ موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند دریں باب قدغن دانستہ × حسب المسطور
بعمل آرند تاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمی شد

(۶۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو

از شاہ عالمگیر غور
یافت
زبان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین جان سید

نوٹ - یہ سند ایک فٹ ۲½ × ۹ انچ ہی - بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہی مگر مہر میں ۱۰۹۶ھ صاف ہی
ئے میم کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہی - ۱۲

متصدیانِ مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی پنجاہ
بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ نتیجۃ الکرام
بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ تحدید نمودہ در قبض تصرف مشارالیہ وا گذارند
کہ در آن باغ احداث کنند باید کہ دریں باب تدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر
فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۸ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی دستخط منشیئت پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو این کہ موازی پنجاہ
بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الٰہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان این بجہت احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاہ
مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند کہ زمین مذکور از شرح
صدر پیمودہ و حد حدود بستہ دہند۔

تاریخ ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۰۹۹ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:- شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب
بابا صاحب تھا جو ۵ جمادی الاول سنہ ۱۰۵۴ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چنار گڑھ سے بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں
بسایا اور ایک صاحب کی لڑکی بیگم کا عقد کیا۔ سنہ ۱۰۸۱ھ میں (۳۱) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چنار گڈھ میں اپنے والد کے مزار
مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات از جناب محمد مظفر حسین خان صاحب۔

دلا وصل حق شیخ واصل نمود ✤ خدا کرد او را حقیقت پناہ ✤ مظفر پئے سال چون فکر شد ✤ ندا داد ہاتف شریعت پناہ ۱۰۸۱ھ
شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز
سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاہ عبدالرسول خان را اعزاز جیو

آنکہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بموجب سند تیزگانہ بحقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین پختہ باغ مرحمت نمودہ شدہ باید کہ آنچہ مسطور مطابق سند مذکور پیمودہ و حد حدود نمودہ در تصرف مومی الیہ واگذارند علت مزروع ہیچ وجہ مزاحم نشوند چنانچہ دیدہ و دانستہ اراضی مزروع محرم شد اگر احیاناً در صورت خلاف خواہد ورزید و حقایق آگاہ بحضور خواہند نوشت مصدر انواع عتاب خواہد افتاد درین باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ هفتم ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۶ ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
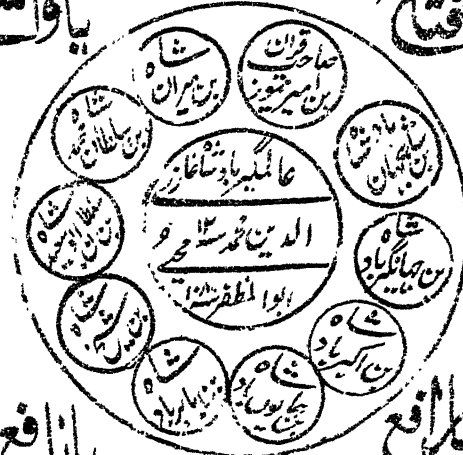
چون بعرضِ اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیرخان مرحوم التماس دارد کہ ازراہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ از موضع تہ شاہاباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال
پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیرخان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود
مطابق آن شہر موسوم بشاہاباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع
قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہاباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند
داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد
آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند در ینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات نواح آن
شہر طلب محصول بینمایدو درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد ہست از فضل وکرم دربارہ
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لہذا
حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور عز ورود یافت کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ
عملہ پرگنہ مذکور دیدہ و دانستہ حسب الضمن و متعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہاباد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساندمی باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران وکروریان حال و
استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را متعلق آبادی شاہاباد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
و در ہیچ وقت و زمان تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و از جاگیر وکرور مستثنےٰ شناسند و از جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیرخان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قایم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی ہے بادشاہی دربار میں تقرب اور حضور رسی کا درجہ تمام و کمال
حاصل کرلیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ آلہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہنڈون اور
بیانہ متصل اکبرآباد (آگرے) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے اُن میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناہ شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیرخان مرحوم۔ آپ کی وفات
سنہ ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں اُن کی گنجایش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دویم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۲۸ سنہ جلوس معلے موافق ۱۰۹۶ سنہ ہجری

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسدخان ونوبت واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلے رسید کہ مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود مطابق آن درآنجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست وشش موضع قابل الزرعہ مزرعہ دیہات تہ مذکور وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آباؤ اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تاہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا وباغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جہان مطاع واجب الاتباع صادر شد کہ موازی بست وشش موضع ملتمسہ مزرعہ تہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم دیدہ ودانستہ وتعلق آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف

مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار احسان مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ مکرر بعرض مقدس و معلے باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

۱۷ موضع از اصل بتصدیق سنہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

از تعلقہ شاہ آباد عرف انگنی				۷ موضع از اصل	
تھوک واندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظامپور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	مہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھرمکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کنھر پور	دلیر پور عرف قسمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور او دیگر	کنگر گھٹہ	ملک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
از تعلقہ دیگوان				۷ موضع از اصل	
سورا پور	جنک پورہ	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جملۃ الملک مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔

عالمگیر
بندہ شاہ
۱۰۸۲

(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمعیل خان مورخہ بست و چہارم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ
مطابق سنہ ۳۰ ج و اا

متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند۔
موازی بست و یک بیگہ پختہ اراضی افتادہ لایق آبادی در سواد قصبہ مسطور من ابتدائے فصل خریف سال و شتہ ئیل برسبیل سکونت و آبادی بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امین تری از سابق تا حال برفاقت همراهی اینجانب مهر و محل و دارد بکار بردہ لہذا مع فرزندان مقرر و معاف نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ و چک بستہ حد حدود جدا ساختہ بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت و آبادی ورزیدہ در شفاعت جعبزانہ سرگرم و ہوشیار باشند بوجہی من الوجوہ معترض و مزاحم نشوند بہر امور مرجوعہ لازمہ خیرخواہی لازم دارند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد در بست سرکار خیر آباد متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرساندہ در ینولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم در بارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تابجیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور در بست تابجیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واصلاً بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساندمی باید کہ فرزندان کامگار ووزراے صائب راے کفایت شعار وناظمان فوجداران حال و استقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیدہ پرگنہ مذکور تابجیات بجاگیر خان مشار الیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقاے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۳۱ سنہ جلوس مقدس موافق ۱۰۹۸ھ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الہی۔ برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ غلام علی قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلے رسید

که مبلغ شش لک دام پرگنه شاه آباد در بست سرکار خیر آباد متعلق بصوبه اوده که از راه خانه زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانه زاد مرحمت شده از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش و اخذ سائر و غیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه والاست مزاحمت نرسانده در ینولا نائب فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانه زاد است از فضل و کرم درباره عدم مزاحمت پیشکش و سائر و غیره ابواب ممنوعه و تنخواه پرگنه مذکور تا بحیات بجاگیر خانه زاد و بعد آن تا بقاے نسل فرزندان خانه زاد بجاگیر دیگرے تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جهان مطاع عالم مطیع صادر شد که پرگنه شاه آباد مذکور در بست تا بحیات بجاگیر خان مشار الیه و بعد آن تا بقاے نسل فرزندان و بجاگیر دیگرے تنخواه نشود و احدے بعلت پیشکش و اخذ سائر و غیره که ابواب ممنوعه معفوه بارگاه والاست بوجهے من الوجوه مزاحمت نرساند - بست و هفتم شهر رمضان المبارک ۱۳۱ ج والاموجب تصدیق یادداشت قلمی شد-

شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملة الملک مدار المهام اسد خان آنکه داخل واقعه نمایند-

شرح بخط واقعه نویس آنکه مطابق واقعه است شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملة الملک مدار المهام اسد خان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکه بتاریخ بست و هفتم شهر محرم الحرام ۱۱۳ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس و معلی باین شرح بخط مدار المهام اسد خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند-

۶ لک دام پرگنه شاه آباد محال وطن در بست -

برساله موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملة الملک مدار المهام اسد خان و نوبت واقعه نویسی غلام علی-

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

ازا قرار واقعہ تاریخ غرۂ رجب المرجب سنہ ۳۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانندکہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق ومعارف آگاہ شیخ عبدالستار بظہور پیوست بنا بر آن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف ۱۰۹۷ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری واجارہ اینجانب اند پیمودہ وچک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن از فصل بفصل وسال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد موابطت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ سہ ۴

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۰ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی وقانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیر آباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیں رام وامرائے چودھریان وبیربل ودھرماس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول وناکارہ بودند ودر سربراہی کار وامور متعلقہ رسیدن نتوانستند ورعایا وبرایا محال مذکورہ از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش وواویلا میکرد بنا بران نظر بر سرآمد کار ورفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودہرائی وقانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ اورا چودہری وقانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودہرائی وقانونگوئی مستقل دانستہ

معاملہ التشخیص وتحصیل باستصواب اوبنموده بازگشته وطریق مومی الیه اینکه خدمات متعلقهٔ خود را براستی ودرستی بتقدیم رسانیده وانچه کفایت سرکار وآبادانی محال وافزونی مال رو بمنصهٔ ظهور آید ساعی ومجتهد باشد ورعایا وبرایا را از معاش حسنه وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد ودستور عهدهٔ خود مواقف استمرار از سوائے مال سرکار از رعایا متصرف بوده در لوازم سربراه کاری ود ولتخواهی کوشد درینباب تاکید دانسته حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ ہنم ربیع الثانی ۳۳ جلوس والا۔

شرح ضمن خدمت چودهرائی وقانونگوئی پرگنه شاه آباد سرکار خیرآباد از تغیر مهیس رام ورام رائے چودهریان وبیربل ودهرمداس قانونگویان راجه درگا سهائے نام که از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شده باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبہ
للعہ موضع ۲ چک	لعہ موضع ۲ چک	لعہ	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع ۲ چک	اصلی لعہ داخلی	اگیوان لعہ اصلی ے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	پڑھوان	پلوروہ	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کندھر پور	بگیا وان	نصیر پور	چھٹو
ہرولی	بندہا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پچھلیا اصلی ے داخلی للعہ

کرنامو بھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیجھا نرسیامئو

بتاریخ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

محمد مراد
مہر

جلال الدین
مہر

کارپردازان ڈیوڑھی نواب صاحب

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ
بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

نقل طغرا

فرمان عالیشان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی
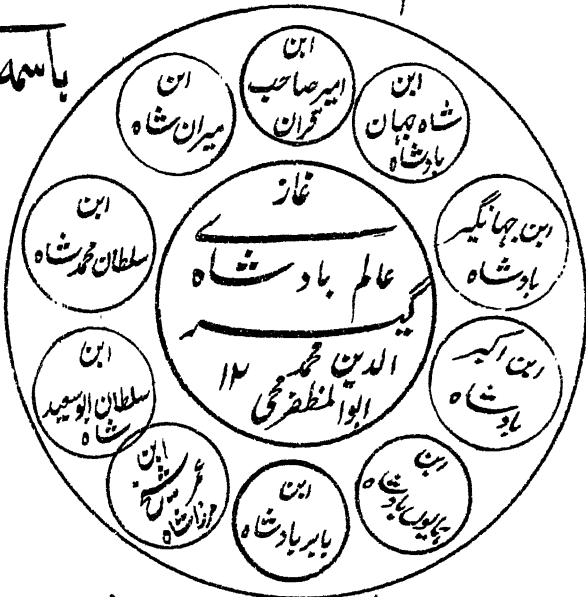
عمدہ راجہ ہائے دولتخواہ زبدہ مہوران بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام راناجے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہانبانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفع فضل وکرم پرگنہ پُر و بدحضور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دارالخیر اجمیر کند و مال ضامن یدہد بنابرین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ و دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلیٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا داده هر سال مبلغ یک لکهه روپیه جزیه به اقساط مقرره بخزانه عامره صوبه مذکوره داخل می نموده باشد۔ درین باب قدغن بلیغ داند و رسوخ ارادت و بندگے را در درگاه عظمت وجلال مرمزید احسان وافضال وسود و بهبود حال و مال خویش بشناسد۔
نهم شوال سال سی وچهار از جلوس والا نگارش یافت سنہ ۱۱۰۱ھ ہجری

عبارت پشت فرمان

به رساله سیادت و نقابت پناه شرافت و نجابت دستگاه عمده وزرا رفیع الشان زبده امرای بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال خان شجاعت نشان عمدة الملک مدار المهام اسد خان

نقل مہر وزیر

اسد خان
بنده بادشاه
عالمگیر غازی

طغرائے شنجرف

(۷۷) نقل فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمانِ ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔
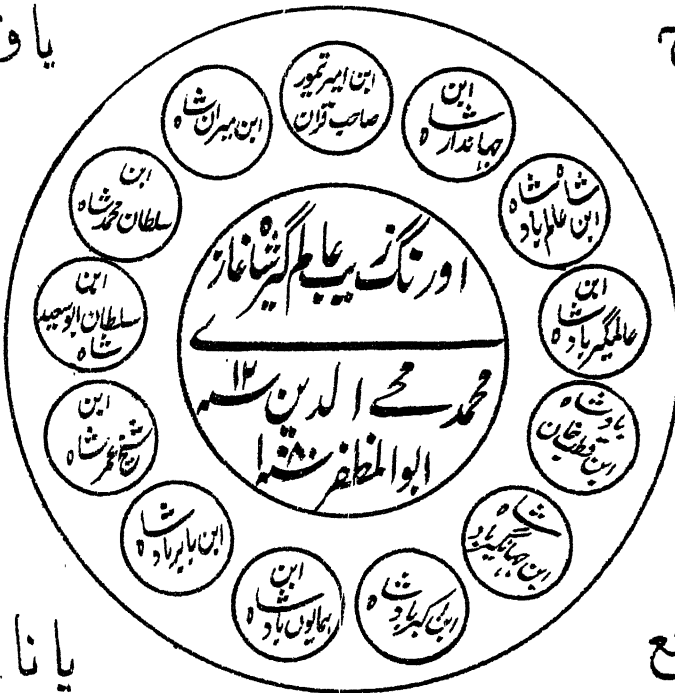
چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان یکروپیہ یومیہ ویکصد بیگہ زمین دروجہ مدد معاش رسید سوند یا با فرزندان مقرر بوده واو درگذشتہ سید جمال وغیره ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس جہان مطاع + واجب الاتباع صادر شد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبۂ دارالخلافہ شاہجہان آباد از محل قدیم در وجہ مدد معاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصل آنرا صرف معیشت نموده بدعای بقاء دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را تصرف آنہا بازگذارند واصلاً ومطلقاً تغیر + وتبدل بدان راه ندہند ولعلت مال وجہات واخراجات مثل قلقہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و + داروغگانہ وبیکار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و درین باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والا بود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدور کے مربع ہے۔ ۱۲

پشت فرمان

برسالہ سیادت ونجابت پناہ فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان درنوبت واقعہ نویسی محمد ساقی۔ شرح یادداشت واقعہ ماے روز چہار شنبہ بست وچہارم شہر جمادی الآخر سنہ ۳۳ جلوس مقدس موافق سنہ ۱۱۱۱ ہجری مطابق ۱۷ فروری ماہ برسالہ سیادت ونجابت مرتبت صدر رفیع القدر سادتخان ونوبت واقعہ نویسی کمترین سالکان درگاہ خلایق پناہ محمد ساقی قلمی میگردد کہ درباب سید جمال وغیرہ اززنان ۔۔۔ سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بعرض والا رسید کہ بموجب فرمان والاشان مبلغ پنجروپیہ بلاقصور از تحویل فوطہ دار مذکور ویکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ شکارخان حکم والا رسانیدہ کہ او فوت شدہ وسی وشش نفر وارث نزدہ اسامی ورثہ متوفی امید وارند لہذا یکصد بیگہ زمین باینہا عطاکشتہ در بیولا الصدیق + ہر سہ نشان ۔۔۔ حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از محل قدیم در وجہ مدد معاش مشارالیہ وغیرہ شش پسر وچہار دختر ۔۔۔ واشتہ مرحمت فرمودیم واگر در ۔۔۔ ویومیہ را بطرف شناسند وصدر خرچہاوکورہ نوشتہ تنخواہ دہد واقعہ ۱۴ صفر سنہ ۳۳ بموجب تصدیق قلمی شد۔ شرح دستخط سادت ونقابت پناہ شرافت ۔۔۔ عمدہ وزرار رفیع الشان زبدہ امراء بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال باین مباہی دولت اقبال خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدارالمہام اسد خان آنکہ در ۔۔۔ فضیلت وشجاعت دستگاہ قابل المرحمۃ والاحسان صدر رفیع القدر سادتخان آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است ۔۔۔ امرار بلند مکان جملۃ الملک مدارالمہام آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمۃ والاحسان مخلصان آنکہ بسبت و ۔۔۔

شرح خط سادت ونقابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدارالمہام آنکہ فرمان ۔۔۔

یومیہ آراضی بموجب فرمان والاشان مرقوم ۱۲ جمادی الآخر

بلاقصور از تحویل فوطہ اسد پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور سنہ جلوس والا در وجہ مدد معاش

۸ر . ما بیگہ سید سوندھا مقرر بود او فوت شد

ویومیہ مذکور مطرف شد

در نیولا بمشار الیہ وغیرہ مرحمت شد

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہے

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی

لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی

لعکہ

بتاریخ ۱۱ رمضان ۵۹ھ سنہ جلوس ۱۱۰۱
سوانح سنہ ۱۱۰ نقل بہ دفتر رسید
..... عبد اللطیف

بتاریخ ۱۱ رمضان ۵۹ھ
نقل بدفتر نوشتہ منصف رسید
ع عبد اللطیف

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کردی گئی - ۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا) الحمد للہ و سلم علی عبادہ الذین اصطفی

(بخط طغرا)

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کچھ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے - اس فرمان کی سطر بہ سطر موبہو نقل کی گئی ہے کہیں کہیں زائد نقطے ہیں کہیں ندارد خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے - خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں - ۱۲

شجاعت شعار لایق الرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہ×
امیدوار بودہ بداند کہ ہنگامی کہ فروباصرہ دولت ثمرہ حشمت نوبادہ×
حدیقہ خلافت گزین ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم را گرامی در شاہزادہ محمد
بیدار بخت بہادر جاتان بدسگال راسیمہ و گوشمال× نمودہ قلیچہ سینسنی را کہ مسکن و متوطن سرگروہ
جاتان است. قہر او قرا مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ نبیرہ راجہ راسنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنگروہ
تما.....را× در عرض شش ماہ بقتل و استیصال رسانیدہ سار قبضہ آنہا را بحیطہ قبض و تصرف
در آرد و از جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ بر طبق التماس و× از سرکار فلک اقتدار

ـــہ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۱۳۱ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کر کے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خاں کو اُن کی گوشمالی کے لیئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پونہچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کر کے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرست خاں نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے۔
اورنگ زیب پرتاپ بلے جن کوپ کمال دین بول ہکارو + مار پڑی ست نامن کو تھان بہت کو سبھی مارو + تھان بھٹا لو بلے سرست خانصاحب کرور گنوار کو دل مارو + دیکھ رہے امراو سبھی جہان پانو کنٹو تھان پانو نہ ٹارو۔

ـــہ ۳۵ جلوس مطابق ۱۱۰۲ھ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور مہنڈون بیانہ جو اکبر آباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جاکر قلعہ سنسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کر کے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

(نوٹ) اس مہر کے گرد نیز سلاطین ماسبق کے اسمائے گرامی ویسے ہی ہیں جیسے کہ صفحہ (۱۰۸) کی مہر میں ہیں۔ ۱۲

مرحمت شد و ہر چند مشار الیہ قلعہ سوگر را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت قرین را از نسر من بر انداختہ بجز فتور و اختلال × اضلاع پرداخت آن فریق بیباک خیرہ سری مانع منازع دست تغلب و تصرف بر پرگنہ منڈون و بیانا و روپ باس وبہسا ور وغیرہ مافیہ غبار جور و بیداد بر انگیختند و عمال پادشاہی و جاگیرداران و از رہگذر استیلا و استعلا سرکشان و متمردان مجال استقامت در محال مرقوم ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و ازانجاکہ آن شجاعت شعار × بیش منصب و خانہ زاد و سپاہی کارطلب است فضل و کرم بادشاہانہ ازراہ ذرہ پروری و عاطفت گستری اورا بعنایت خدمت فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ × اسامی آنہا زظہر اینمشور لامع النور عز نگارش پذیرفتہ نواختہ و سر افراختہ بمرحمت بحال فرمودن مشروط پیشین بشرط خدمت حال و عطار جاگیر × دران نواحی کامیاب مراحم و مواہب گردانید باید کہ شکر سپاس الطاف قدسی بجا آوردہ و بمجرد وصول انیفرمان والاشان مفترض الاذعان بسپر × خویشتن را باجمعی از سپاہیان نوازشخان کہ از تغیر او بفوجداری دہامونی وغیرہ سر بلند گشتہ در آنجا گذاشتہ خود با جمعیت شائستہ بر منہاج استعجال چستاتر بخدمت مفوضہ شتافتہ بدو در بند و بست

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱) - چنانچہ اس کو یہ پہنچائی گئی تو پنچانہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے ان کے قلع وقمع کرنے کے لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگر چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے اک سخت زبردست ہاتھ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جیب راجہ بشن سنگہ (بشن سنگہ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۲۵ ج مطابق ۱۰۹۱ھ کو اُن کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایتیں شاہانہ بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے بعد ان کا بیٹا جبسنگہ تھا جس کو خطاب راجہ جبسنگہ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بشن سنگہ کے باپ کا نام کشن سنگہ تھا جو رام سنگ کے بیٹے تھے رام سنگ راجہ جبسنگہ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگہ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے بیاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق ۲۵ جلوس میں کام آئے - یہ خاندان مہاراجہ مانسنگہ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ باس بہسا ور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے حکام اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دار الخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگزیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس مہم کے لیئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۴)

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جا تا ن فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ × اطاعت و انقیاد عدول وانحراف ورزیدہ راہ خلاف و عناد پیمایند بقتل و اسیر در آوردہ ساحت الخدود را از وجود ظلمت آلود کانہ × اہل عصیان و طغیان پاک سازد و آنچنان جد و جہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شوانند پیرامون متعلقہ او عبور و مرور نمود و محال ملک مندون کہ بخالصہ مقرر سیت و گماشتہای جاگیرداران بخاطر مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن گردیدہ و تولیہ و استمالت × رعایا و مالگذار و معموری و آبادی محال و افزایش محصول فصل بفصل و سال بسال و امداد و استداد عمال مساعی محمودہ و مستودہ بر قرار ظہور آرد ×
دریں امور تاکیدات شدید بلیغ داند و در خور حسن عمل امیدوار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل نیشان عظمت و جلال از پیشگاہ عز و جاہ × مامور شدہ کہ آنجا نہ زاد را بسبیل تعجیل بی توقف و تاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی و پنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ وزرا رفیع الشان . . . . بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بیش منصب کار طلب خانہ زاد بادشاہی ہو تم کو منڈون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہوا اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جا کر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو ہیچ کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تا کہ وہ ملک اُن شرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل و گماشتے مطمئن ہو کر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جا کر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرزبردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں منڈون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع قمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہو گیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری و خوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیئے ایام غدر تک ان جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے ۔ ۱۲

مدار المہام اسد خان بہ

غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

فرمان کی پشت پر لکھے تفصیل ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی جتنی پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

معہ سلہ

سے پیہ

بدایوں وغیرہ زر بعیر راجہ لسن سنگھ　　حصہ محال

سلے پیہ

سرلہ　　سرلہ　　سرلہ　　سرلہ

ہنڈون　　او محال　　محال　　دارکرتور محال

سرلہ　　سرلہ　　سرلہ　　سرلہ

بیاتا　　محال　　پچوارہ　　سلے پنہ　　لساور محال

سرلہ

اوب اسں زر بعر اعصاد خان　　محال

سرلہ

لود سوں　　زر یعیر اسد　　محال

(۷۹) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الله

پادشاہے

زبدۃ الامثال والاقران والاکفاء والاعیان
چکنانایک بتوجہات مستظہر ومباہی بودہ بداند

کہ بموجب نوشتۂ شجاعت وتہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شد که گردید که از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظه نموده ارادۂ تحصیل سعادت ملازمت که سرمایه دولت جاودانیست نصب العین خاطر داده و نظر بتقصیرات پی در پی که بکرات درمیان آورده نشان قول عفو جرایم میخواهد لهذا از راه فضل و کرم رقم صفح و بخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم و بعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چپیتا پور بحضور پرنور مقدس معلی نوشته التماس آن خواهیم نمود باید که بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی شتابد که انشاء الله تعالی بدرجۂ کمال خود رسیده درمیان اقران مایۂ افتخار خواهد اند وخت هشردهم شهر ربیع الاول سنه سی و شش از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ / ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الله

پادشاہی

نشان عالی متعالی
بادشاه
جہان شاه
محمد اعظم شاه

غازی
عالمگیر بادشاه
محمد
اعظم شاه بن

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگزیب عالمگیر
پادشاه غازی

زبدة الامثال والاقران عمدة الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجهات مستظهر ومباهی بوده بداند عرضداشت آن زبدة الاقران متضمن اراده آمدن حضور والتماس تعین کهیمی کانت وچنتو چمنا و ونکاسور وارسال نشان عنایت عنوان رسیده بهره اندوز مطالعه عالی گشته موی الیهم را بر وفق التماس او پیش الخلاصة الاماثل فرستادیم وازراه فضل وکرم نشان مرحمت فراوان محلی به پنجه خاص مرحمت شده و تفاصیل منصب وزمینداری وغیره که پیشگاه خلافت وجهانداری جناب دولت عالی متعالی درجهٔ اجابت وپذیرائی یافته درضمن آن ثبت گشته باید که خاطر خود رادرین کل الوجوه مطمئن داشته همراه نام برده ها روانه به رفیعه منیعه شود که بعد از رسیدن حضور بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواهد گردید وجمیع ملتمسانش که مقبول درگاه آسمان جاه گردیده بادراک آن سر افتخار باوج افلاک خواهدرسانید تاریخ غرهٔ ذی قعده سنه سی وشش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

عـــ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب باعواب رسیدہ

التماس
آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار
و جاگیر در نصرت آباد سرافراز شود و نعمان
اول معاف گردد منظور شد

التماس
آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد
و خلعت و اسپ و زین و پالک
مرحمت شود منظور شد

التماس
داغ و تصحیح و خوراک دواب
معاف شود منظور شد

التماس
آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت
شود و درین باب حکم مقدس معلی
صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس
درباب دستور ہزاری ۱۱۰۰ وغیرہ
ہشت مواضع معمولہ پرگنہ چیتا پور نمودہ بود
حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک و
زمینداری مواضع مذکور نیز بدستور نایک
منظور و آن تعلقات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس
کہ درباب زمینداری فیروز گڈہ و فیروز نگر
نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس
کہ درباره زمینداری الملا درنیولا از سرکار
نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور
گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ
بدستور پام نایک

التماس
نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا
در محال زمینداری دخیل شوند و ہر کہ از
رفقاے پیدیا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ
شریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف
گردد اینکہ رجوع نشوند مفسدان
مذکور را بندہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار
کمک شاہانہ درین باب التماس بہ پذیرائی
اقتران یافت

التماس
آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ
بہ تنبیہ پیدیا متوجہ شوند و عرض و التماسے
از و منظور نگردد و وکیل او راہ نیابد
لغز اجابت رسید۔

التماس
نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا
بحضور نوشتہ شود منظور شد

التماس
نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی
در سرانجام مطالب برادر زادہ
باسد پو نایک بسمع رسید توجہ
مبذول شود منظور شد

التماس
نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز
میشود سوار و پیادہ کہ رفیق پیدیا بودہ
با فدوی نخواہند بود اسپان و شتران
و گاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

بدزدی رفته بود نزد آن جماعه خواهد
بود هر چند لشکریان اهل خود نشناسد تا به
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نگردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نموده که برای پانصد سوار دو هزار
پیاده از قرار بست و پنج روپیه درماهه
سوار و هفت روپیه درماهه پیاده تا
ایام تنخواه جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظه
موجودات پیادها بدستور کرناٹکیان
بلاقید چهره باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد که دو هزار روپیه
بصیغهٔ مساعده برای سواران بد و
دفعه مرحمت خواهد شد و بعد تنخواه جاگیر
در سال اول وضع خواهد گشت و پیادها
در سرکار والا بضابطه کرناٹکیان نوکر
خواهند گردید

التماس

نموده که تا انجام مهم بیدیا فوجداری
نصرت آباد بشخصے که دولتخواه و
دلسوز مقرر شود امر شد که در بیناوه
بحضور لامع النور نوشته خواهد شد۔

التماس

آنکه موضع داکن کهیرا که وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج بیدیا
شقی برای اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد که بعد اخراج شقی
وگرفتن نوبها وغیره سرانجام آنجا
وانهدام قلعهٔ موضع مسطور عنایت
خواهد شد۔

درباب فرمان عالیشان و پروانه مهر
جملة الملک و دیوان صوبهٔ بیجاپور
متعلقهٔ انعام دیهات و زمین و دستور
زمینداری بر چند ده که تفصیلش در ذیل
مندرج است التماس نموده بدرجهٔ اجابت
رسیده درین باب بحضور پرنور نوشته خواهد شد۔

التماس

فیل درجناب عالی بدرجۂ اجابت مقرون گشت درین باب نیز بحضور پر نور نوشتہ خواہد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف ...	پرگنہ الملا سرو لیسموکہی
پرگنہ حویلی کندورہ سرولیسموکہی	پرگنہ تالی کوٹہ سرولیسموکہی وناڑگوڑگی
پرگنہ فیروزگڑہ عرف ... کم سرولیسموکہی	پرگنہ چیتاپور سرولیسموکہی متعلقہ انعام مواضع ... پورو ... وغیرہ ہشت و یہ علاقہ پرگنہ مذکور
فیروزآباد عرف ... سرولیسموکہی	... درملک تلنگانہ .... و .... و .... در تنخواہ حصۂ ذات

[illegible]

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان
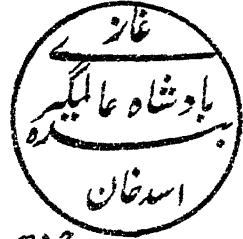
چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ
چون مبلغ ہفت لک و شصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتداے خریف بچاقوی ئیل
مطابق ضمن بجاگیر رفعت و شجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق
دیوانی را از قرار واقع دراین موافق جہان و معمول بخان مشارالیہ جواب میگفتہ باشند و از
ہیچ حسابے و صلاح و صوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۳۲ جلوس
اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث
ربیع بچاقوی ئل تا ابیاق ابتداے فصل خریف بچاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست و قلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر بتوجہات خاص الخاص
مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ مابدولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں گمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے
اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و
فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں
نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

عزیز ترمی داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود۔ اما آوارۂ بے سعادتی خود بحیلہ بازی راجپوتان ابلیس کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنم و چہ چارہ سازم۔ از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگردد بلکہ لذات جسمانی ہم تلخ شد۔

وا اسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آں فرزند سادہ لوح را بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس راجپوتان بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوے بچوگان اختیار گواران افغان و خیزان دگرزان ہر طرف چرخ میزند از انجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہر چند ازان فرزند تقصیرات عظیم سرزدہ نمیخواہم کہ در خور کردار بسزا رسد؎

گرچہ بیسر تو دُود خاکستر است　　　سرمۂ چشم پدر و مادر است

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر برہنمونی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت مشرف شود قلم برصفحۂ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگزاریدہ باشد دربارہ او جلوۂ ظہور گیرد۔ ہر چند ظہور عنایت را شرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسر شان تھا اس لیے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا دفعۃً خاتمہ ہوگیا اور چونکہ اس موقعہ پر شہنشاہ کے منشیانہ قلم نے پولیٹکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اس دلچسپ مراسلت کو بلفظہ درج کر دیا جائے۔ یہ مراسلت ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خان صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے۔ یہ اخیر جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ

براہِ راست راٹھوڑوں کے ہاتھ میں پونہچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھ کر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخرکار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہو کر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا اور وہیں مر گیا۔ مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرت ناک شعر کندہ ہے۔؎

از جفائے چرخ وازبے مہری اورنگ زیب
بُرد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور

یہ واقعہ قریب ۱۱۰۷ھ ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے۔ یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

اما چوں طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست کہ یکمرتبہ خود را بحضور رسانیدہ ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و جبونت کہ سر کردۂ انجماعت بود رفاقت و ہمراہی کہ با دارا شکوہ نمودہ از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند باعتقاد و گفتار آنہا ہر سودائے خام کہ بخپتہ باشد جز پشیمانی نتیجہ دیگر نخواہد دید یقین داند زیادہ توفیق رفیق او و راہ راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزادہ محمد اکبر

در جواب ہمیں فرمان بپادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نوشتہ

حضرت قبلۂ کونین و کعبۂ دارین۔

عرض ــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیدہ بموقف عرض فرمان والاشان کہ نامزد اصغر ترین فرزندان گردیدہ بود در خوشترین زمان و نکوترین آوان پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آوردہ سواد آن را چون سرمہ در بصر بصیرت کشیدہ و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیدہ دیدۂ دل را نورانی ساختہ آنچہ بقلم نصائح رقم رحمت شیم مہرے چند تر داشتہ یافتہ بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شدہ بود کہ باید دولت و اقبال او را از ہمہ فرزندان عزیز میداشتم و از راہ بے سعادتی خود از ین نعمت عظمیٰ بے نصیب بودہ خود را در طوفان بے تمیزی افگندہ۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچہ رضاجوئی و خدمت پژوہی پدر بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیرخواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمہ پدر ہم از پسر است المنت للہ کہ تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت منقصر نگشتہ و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از ہزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد کہ رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشہ و ہمہ جا مقدم است و حضرت کہ برخلاف آن بجانب ہمہ فرزندان بے التفاتی فرمودہ پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرمودہ ولیعہد خود گردانیدند

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔
در مال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرط و دین و آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دیگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نو اختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لا یخلو عن الحکمۃ[۱] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت گزینی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ع تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ و حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی توان گفت۔ ع

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت　　　ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد وَاَنَا عَلٰی اٰثَارِھِمْ مُّھْتَدُوْنَ[۲]۔
ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز + حضرت سلامت مر وان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند در پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد مافی الضمیر کامیاب گردیدہ اند ع براحتے نرسد آن کہ محنتے نکشد از جرائد تواریخ مبرہن است تا کہ رنج ظلمات نکشد لذت آبحیات نچشد آنکہ محنت نبرد ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد۔ ع

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست　　　کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

از آن جا کہ در پئے ہر رنج راحت است بعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ رقم پذیر شدہ بود کہ جسونت کہ سرگروہ آن جماعت بود رفاقت دہمراہی کہ با دارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ حضرت بجا می فرمایند اما مغز سخن نمی رسند کہ خود مغز ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول بانہا میساخت ہرگز کارش باین غایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی موکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط در آوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

---

[۱] پوری عبارت یوں ہے فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ۔ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲

[۲] اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں ۱۲

درحیطۂ اختیار خود درآوردہ واز شجاعت اینہا ظاہر است کہ حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش تاج وتخت بودند وراجپوتان سیصد کس کہ کار رستمانہ بہادرانہ از دست اینہا بوقوع آمدہ برہمگنان ظاہر وہویدا است وہمان جسونت بود کہ درین معرکہ نسبت بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ہا شدہ دحضرت دیدہ ودانستہ چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وہمین جسونت بود کہ حضرت بچندین فسون وفسانہ دلداری نمودہ از رفاقت داراشکوہ باز داشتند کہ فتح ونصرت نصیب اولیاے دولت شد رحمت بر غمخواری اینہا کہ از برائے صاحبزادہ خود سر خود را فدا می کنند ودر جانسپاریہا بجان دریغ نمی کنند بادشاہ ہندوستان وشاہزادہ ہائے عالی قدر وامراے والا اعتبار مدتیست کہ در تلاش سیواے مقہور اند ہنوز روز اول است وچرا چنین نباشد کہ در عہد حضرت وزراے بے اختیار وامرا۔ بے اعتبار وسپاہی خوار ونویسندہ بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پائمال ہیچو ملک دکن کہ ولایت بہشت آئین بر روئے زمین چون کوہ وبیابان خراب وویران ودار السرور برہان پور کہ خال رخسارہ عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد کہ بسبب ہمنامی حضرت ممتاز از ہمہ شہرہا ست از آسیب وصدمات لشکر غنیم چون سیماب در اضطراب عامل در خانہ غنیم بر سر رعیت۔ جائیکہ چنین ستم باشد در دعاگوئی وثناخوانی خلیفہ خود چگونہ مقصر نخواہند بود۔ مردم اصیل ونجیب از خاندان قدیم گمنام وسر رشتہ کارخانہ سلطنت ومصلحت آموز دولت درکف اختیار مردم ارازل اسافل انام جولاہہ وبافندہ وصابون فروش وجاروب کش خیرہ گردد وپیراہن فراخ وخرقۂ دغل دربغل ودام شیطان بنام تسبیح در دست گرفتہ مسائل چند برزبان می رانند وحضرت آنہا را مصاحبان ومقربان ودمسازان وہمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نمودہ اختیار خود را باعتبار آنہا میاندازند وآن گندم نمایان جو فروش باین وسیلہ قابو جستہ کبوتر را پر سرخاب وکاہ را کوہ مینمایند۔ ے

بدور شاہ عالمگیر غازی — شدہ صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاہہ ہم بافندہ را ناز — کہ در بزم ملک ہستند ہمراز
ارازل ماشدہ آن دستگاہے — کہ فاضل بر درش جوید پناہے
بدست جاہلان آن دستمایہ — کہ ہرگز عالمان را نیست پایہ
معاذ اللہ ازین دور پر آشوب — کہ تازی از خران باشد لگدکوب

حکم والا پادشاہ انصاف او تمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت وسوداگری اختیار نمودہ کہ خدمات بزرگ

میخزند وبغرض فاحش میفروشند وہر کہ نمک می خورد نمک دان را می شکنند نزدیک ہست کہ در بنُیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح مزاج مقدس را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار وخس ارباب تمرد وفساد مصفا ساختہ اہل علم وفضل را پیش آوردہ بنیانِ ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ حال وفارغ البال بودہ بجمعیت خاطر درکسب کار خود باشند ونیکنامی کہ عمر ثانی وحیات جاودانی عبارت ازانست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود وحضرت اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گزاشتہ خود بدولت متوجہ طوافِ سعادت مآب حرمین شریفین معظم ومکرم شوند وخلق عالم را ثنا خوان ودعاگوے خود سازند اینہمہ عمر را کہ حضرت درتحصیل دنیا کہ ازخواب بے اعتبار تر وازسایہ ناپائدار تر است صرف نمودہ اند اکنون وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپائدار با پدر بزرگوار وبرادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ دافع شود۔

ای کہ ہشتاد رفت ودر خوابی　　مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ ونصائح خامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَأمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ۔

رباعی

تو بجائے پدر چہ کردی خیر　　تا ہمان چشم داری از پسرت
ای کہ دانش بمردم آموزی　　انچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نہ کنی　　بارے از پندِ دیگران خاموش

وآنکہ درباب آمدن مرقوم بود ہرچند درآمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے خوردسالی وتصور اولوالعزمی ہائے حضرت کہ با پدر وبرادران چہ معاملہ ہا بعمل آوردہ اند البتہ توہمات این معتوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس واعلیٰ مع الخیر قدم رنجہ فرمایند آنہمہ توہمات باطمینان بدل واطمینان بدل خواہد شد۔

مابدان عتبہ عالی نہ توانیم رسید　　ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد بامتثال اوامر شاہنشاہی بجان منت خواہد بود تا دران حال۔

گر کشی ور جرم بخشی روئے بر آستانم — بندہ را فرمان چہ باشد ہرچہ فرمائی بر آنم

زیادہ حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بہر دستی ودو قلم عالمگیر بنام شاہزادہ محمد اکبر

فرزند دلبند لخت جگر بجان برابر با لقائے مواعید مخفیہ مستظہر بودہ بداند
آنچہ عذرات معروضات جلی در عریضہ خفی القلم سپردہ بودند چون مصلحت و اجازت با بود معاف
و برائے آیندہ اجازت الامر فوق الادب[1] افعل ما تؤمر آنچہ ترغیب منہم[2] بود بحکم مصلحت بود
در آنہم معذور داشتیم کہ برائے غافل کردن آن وحوش سیرتان عین مناسب و مصلحت بود و بار الحمد للہ
کہ آن مضمون تفہیم سینہ بسینہ کہ در تسخیر خانہ پدر کسپردہ بودم بخوبی ادا کردند آنچہ درباب ولیعہدی بجلدوی
آن وعدہ بود انشاء اللہ تعالیٰ بعد رسیدن کار بجائے بوقا خواہد رسید مگر از کم عمری و ناتجربہ کاری
آن لخت جگر ہر دم در خوف و رجا و دست بدعا ہستم نشود کہ صید بدام افتادہ وم خوردہ تا رسیدن
افواج اطراف و دیگر برادران خود در عین مغالطہ غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند
کہ انجام عزیمت خود مع برادران و والدۂ شما و اہل و عیال شما بتمنائے دیدار آن لخت جگر
مشہور کردہ شد و معنا رسیدن آنجا با تمام فوج ہمراہی برادران شما ہمان مصلحت است کہ آن
نور چشم نوشتہ بودند و آنچہ دیگر افسران معہود وہی را کہ شد یک این مشورہ بودہ اند بوعدہ ہائے
مایشار مستظہر نمودہ اند آں ہمہ وعدہ ہائے آن نور چشم عین از زبان ماست و استعفائے سوء ادبی
قلمی و زبانی و استجازت آیندہ کہ نمودہ اند چون محض مصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذری
کہ درباب وصلتِ ناجنس نوشتہ اند اگرچہ نادرست است الا بشرط رضائے والدۂ جلیلہ

---

[1] حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیئے ۱۲

[2] انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

منکوحہ شما تلافی این امر ستر گ پذیرا میتواند شد مگر این نص قطعی ہم پیش نظر باشد وَاِن کَانَ نَحِلَّتُوا
فَوَاحِدَۃً وایںہم در خاطر باشد کہ ؎

آب چون در روغن افتد نالہ خیزد از چراغ
صحبتِ ناجنس باشد ثمرۂ آزارہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت دہی آن زمرہ نذر و منزلتش مصلحت کار افزودہ اند روا داشتہ
شد بر وقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خاں صاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی

بادشاہ غازی خانہ زاد عالمگیر کمال الدین خان

ہوالغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امیدوار بودہ بدانند

چون موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ بگز الٰہی در سواد موضع جمور اعلیٰ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۰۳ھ یکہزار
یکصد و سہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد
باید کہ آراضی مرقوم را بحدود مفصلۂ ذیل تبصرف مشار الیہ واگزارند بوجہے من الوجوہ مانع و
مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چار دہم شہر رجب
المرجب ۱۱۰۹ھ ہجری مص

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آبادی بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت
غوث الثقلین تک پہونچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحٰق ابراہیم شہر حامہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے
یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع
آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب و ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۶۸ھ تک وہیں رہے
پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگ زیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر
وہیں آپ نے ۱۰۸۷ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں سید ابو اسحٰق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند
شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب میر خاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں
کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی استدعا کی بادشاہ نے
سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جا کر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

جانب پشت

موجب ضمن مواضی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بیگہ پختہ

حد شرقی — غربی — جنوبی — شمالی

حد موضع ہلیا تالاب بدہا حد موضع جمورا حد موضع لاڈپور حد موضع کمال الدین پور

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۳ھ داخل سیاہہ مقرر شد ۱۷ رجب المرجب ۱۰۸۳ ہجری نقل بدفتر رسید

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

بموجب مسطور عمل منشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بداند از آنجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانہ مذکور باید کہ آن خانہ زاد برسبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعزار شد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید گار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک و ملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار رحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ الحافظ الکلام المتمسک بمتین محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بشتابد و جمعے کہ آن قابل الاحسان بہ آوراد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷: ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ ماموربود آن فرزند اعزارشد تجویز مناصب درخور حالت ورتبت ہمہا خواہد نمود برطبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید۔ نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والاتحریر یافت

بندہ اسد خان عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱۰۲ھ

برسالہ کمترین قدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شیروانی بندۂ درگاہ رحمانی ۱۱۰۷

ہوالغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق وکثرت اخراجات فقرا ودرگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیا تہ کر کا خاص عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون من ابتدائے فصل خریف ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعا دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست ودوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی۔

نوٹ:۔ آپ کی درگاہ پرحسب ذیل کتبہ نصب ہے۔ درسال نیک میمون در روز سعد حسن + غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد +

۱۰۸۰ھ۔ خلیفہ شعیب۔ عہد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱ جلوس۔ دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے مگر مندرس ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے۔ ہمچوارم تازہ یہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۵۱۴ سے نقل کی ہے متن سند میں ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالم گیر ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو ۱۰۹۳ھ ہوتے ہیں نہ کہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱) لکھا ہے جس کے ۱۰۷۹ھ ہوتے ہیں کہ ۱۰۸۰ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو ۱۰۸۷ھ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے۔ ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

ہو الغنی

مہر: یافته از شاه عالمگیر نور / زمان از ره صدق / خود کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند- چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۰۹۶ سنہ یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بجدود مفصل ذیل بتصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوه مانع و مزاحم نشوند- دریناب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فے التاریخ یازدہم ربیع الاول ۱۱۱۰ھ ہجری مسطر

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ بیگہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد بوره موضع	حد بوره موضع ہری	حد بوره موضع حسن پور	حد بوره موضع اختیارپور

بتاریخ ۱۱ الربیع الاول ۱۱۱۰ ہجری نقل بہ نقل ثبت

(۸۹) نقل سند شیخ عبدالستار جیو

شاہزادہ رفیع القدر ۱۱۲۴ھ دلاور فدوی

چون موضع بجولا و موضع ایلیاتہ کرکا عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون دارالخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام نذر حقایق ومعارف آگاہ سابق در وجہ مقرراست برطبق آن در ینولا نیز مواضعات مذکور بدستور سابق از ابتداے ۱۱۱۱ فصلی مطابق ۵۴ جلوس والاجال داشتہ شد کہ حاصلات آن از فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

عالمگیر بادشاہ خانہ زاد محمد رستم

ہوالغنی متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امیدوار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریدا پور عملہ پرگنہ مذکور از ابتداے فصل خریف ۱۱۱۲ف یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشارالیہا واگذارند کہ محصول آن را سال بسال درقبض و تصرف خود بیاید بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند دریناب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۶ھ
نقل بدفتر رسید۔

نوٹ:۔ شیخ عبدالستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دوسو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب محمود خاں اکثر آپ سے قرض منگوالیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر
بادشاہ
اورنگ زیب

مہر میں معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جا چکے ہیں۔

دریں وقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد

کہ خدمت چودر پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودھ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از اباعن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ اورا چودری در بست پرگنہ مذبور سرگرم کار گردانند ودست تصدی مشارالیہ درامور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آں خدمت قیام و اقتدام نمودہ دولت خواہی وآباد انکاری واستمالت رعایا و افزونی زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد و محال را موافق تشخیص ایں قبولیت رعایا فصل بفصل سال بسال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران و کروریان وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید و رعایا و برایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشتہ پیرامون تغلب و تعدی نگردد و سوائے رسوم مقرری چیزے از مال سرکار متصرف نشود و از کسے طمع و توقع نکند و مثل قانونگویان و زمینداران و مقدمان و مزارعان رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی و صلاح و صواب دید او بیرون نروند۔ چہاردہم شہر رجب سال چہل و نہم از جلوس والا و اشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء
بندۂ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست و نہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس
موافق سنہ ۱۱۱۶ ہجری داخل دفتر نمایند

خطِ شاہِ ایران

(۹۲)

بادشاہ ایران کا افسوس الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ:- ستایش آفرین جہان آفرینے راکہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را بہ این ہمہ وقار وتمکین برروے آب ساکن گردانیدہ واز قطرۂ آبی صورت انسان راکہ اشرف المخلوقات است از نہان خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ وبہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام الیتام وانتظام طبقات انام بدست اختیار وقبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ مانیز قدر این عنایت حاصل دانستہ بمصداق اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ باخلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم وہرگاہ ستم رسیدگی وشکستگی احوال مغلوبان ومظلومان ظاہر شود تغافل وتغافل را بر کنار نہادہ برانیست وپرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی تقدیم رسانیم دریں ایام از تقریر صادر وواردبظہور پیوستہ کہ در ممالک ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان نا وش را ناتوان وبے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند وبعضے از ممالک را درتصرف آوردہ متوطنین ومترددین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سرکردۂ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس شناسائے نام ونشان اونبودہ الحال بے سرانجامی ساحی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد وآن خلافت مآب پدر گیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سر رشتۂ قدر دانی وجہانبانی وداد ودہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندار مشغول اند لہذا در ہر کار نبردہ نا باختہ بحیلہ وفریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکہ مردانگی پیش آمد ششدر ومضطر گشتہ تنبیہ مفسدان وضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون نست از انجا کہ بعنایت الٰہی وامداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ماست اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جدّ ما ہمایون بادشاہ باز بہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پُرانی قلمی کتاب سے ملی ہے۔ ۱۲

ہندوستان مسلط شدہ بودند و نذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب
بخت ما باز روشن ساختہ درین ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت
و غیرت سلطنت چنان اقتضای کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث
آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدیگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم و آن اشرار
غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے
خود گردانیم اللہ تعالیٰ از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈلیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ
سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی و موجودات بلند و پستی
پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست و نقش و نگار صفحۂ روزگار
امواج دریاے بے کنار صفات اوست بیت

خود از درون و برون جلوہ کرد و من بمیان + چو سایہ محو شدم گرد و سو چراغ آمد

اما از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب و روابط و اسباب بر چشم عالمیان انداختہ
خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ و برگزیدگان خود را در خلوت سرائے خود راہ دادہ
دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد و صفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار
پاک گرداند تا سخنان ردّ و قبول و آفرین و نفرین عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق
بے نصیب است مستغنی و بے پرواہی سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمد للہ کہ از
آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رُشد است در باطن حق مواطن ما غیر از
حق شناسی و رعایت ارباب اسلام و ہدم بنیان کفر و ظلام دیگر نگزشتہ و مدام از لذات نفسانی
احتراز داشتہ بادشاہی را با سبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم و بمقتضاے رعیت پروری
و عدالت گستری حصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرونست و از قدیم الایام در ممالک
محروسہ بصیغۂ زکوۃ و راہداری و نگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد و باین علت تکلیفات
کلی بحال سوداگران و معابران و اہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

آسودہ خاطر بودہ زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند واز برکت این نیت ہر ارادہ کہ
مکنون خاطر بود بوجہ حسن جلوہ ظہور نمود وہرکس جانب دولت خداداد بابد دید نقش ہستی او از
صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست کہ قدر عافیت ندانستہ
گامے چند برا فراشتہ بود کہ خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر و جوانی بے بہرہ رفت
احسانہا حضرت صاحبقرانی در بارہ بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راہ
ناشکری رفتن در راہ چاہ کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون بمطلب
گرائیدہ می شود مکتوب مرسلہ کہ نگاشتۂ دبیران تنگ حوصلہ و منشیان کم ظرف بود
ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیدہ بود کہ چندے از یردلان را برباد پایان اندیشہ
رفتار صرصر کردار کہ از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کردہ
با جمعے از تیر اندازان کہ پیوستہ پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین و پیک اجل
در خانہ کمان آنہا گوشہ نشین است بسوے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب
مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند امّا رعایت خاندان نبوی و مروت
موروثی و توجہات صاحبقرانی نگذاشت کہ بہ محض لغزش زبانی کہ نتیجۂ خوردسالی و
نادانی است یکبار سر رشتۂ روابط قدیم گسیختہ شود لہذا در جواب نامہ فہرستے از
دفاتر احوال خود نوشتہ می شود این کہ از کشتن برادران و بے دخلی اعلی حضرت مغفرت
مرتبت رقم پذیر خامہ ساختہ بود بر ہمگنان ظاہر و باہر است کہ داراشکوہ پاس دین مبین
نکردہ آوارۂ بادیہ گمراہی بود و ہمیشہ کمر عداوت با اہل اسلام و امراے عظام بتخصیص
با برادران حقیقی پسند می داشت وہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس نشینی کردہ بقصد
برادران لشکر کشی نمودہ مراد بخش از بادۂ غفلت مدہوش بودہ ہنگامۂ ظلم و بیداد گرم می
داشت ما بتوفیقات ربّانی بچندین جنگ و جدل کہ کارنامۂ اولو العزم تواند بود ہر متعدی
را بہ مقتضاے شریعت غرّا سزاے واجبی دادیم و اعلی حضرت از مہر پدری روادار کردار ناہموار
آنہا بودہ آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شدہ اورنگ سلطنت
را کہ بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافتہ بود ما را خلف الصدق دانستہ
بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا این ہمہ محض براے
رضاے خدا و ہدم بناے جفا کردیم اگر مترسمان روزگار کہ دیدۂ ظاہر و باطن آنہا از فروغ

خرد دوراست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ✤ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

و این کہ از شورش سیوا غلغلی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرہ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات تواند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است و اگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ✤ طعمہ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دوراندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ بلا قانت یکدگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمشیہ در خور نیست کامیاب باشند[1]۔

---

[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے ۔ ۱۲

(۹۴) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسیو نایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ
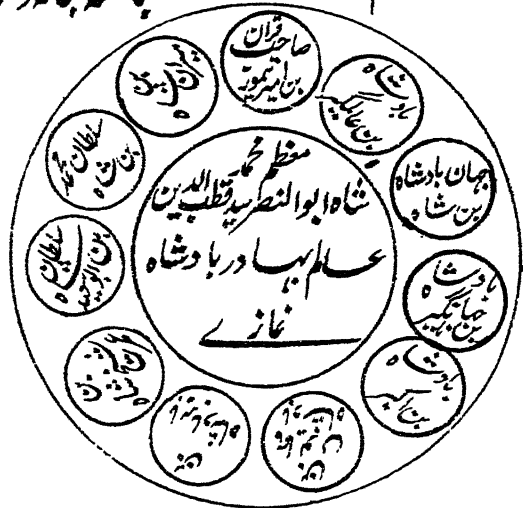
درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکہ و سردیسمکی پرگنہ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رائچور صوبہ دارالظفر بیجاپور و مظفر نگر مارند پور بارسوم و انعام دیہات در بست و لوازم حسب التضمن بنام باسدیو نایک زمیندار کہ بلوازم و مراسم آن خدمات کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد و آباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد و زیادہ بر رسوم و انعام و لوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام و متصدیان مہمات و مشرفان و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال کو سردیسمکھ و سر سردیسمکی محالات مسطور مستقل دانستہ رسوم و انعام و لوازم باز دارند و جمیع الوجوہ عوارض سلطانی و تکالیف دیوانی معاف درینباب ہر سال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(بر پشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ بر رسالہ امارت و ایالت پناہ و شہامت دستگاہ عہدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان باعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط

بموجب یادداشت واقعہ فرمان والاشان نوشتہ شد

داخل اورجہ نمودہ شد بموجب غلام محمد

واقعہ مقابلہ شد داخلہ روزنامچہ واقعہ ۲۹ رجب سنہ بتاریخ ارذیچہ داخل انتخاب شد

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد
خلافت وزرا نزدای اعتماد سلطنت وکشورکشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخہ دانش و بینائی صاحب رائے
و ستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب عالم زرائے
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ
العلیہ معتمد السلطانیہ عمارۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم مالک مال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزراجلۃ الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفرجنگ
وفادار نوبت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میرقلی میگرد
فرو از دفتر تقسیم رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیراوغیرہ با جمعیت شایستہ با فواج بادشاہی در جنگ مقاہیر
ومفسدان پرگنات سرکار فیروزنگر وغیرہ بقا در زمینداری با فوجداران
وزمیندار مذکور ہمیشہ جنگ وجدال بینما بیند و اُستاد عادل خان
بدست دار و امیدوار است سردیسکھی وسرسردیسکھی محالات دربست
سرکار فیروزنگر عرف رایچور من صوبۂ دار الظفر بیجاپور و مظفرنگر عرف
الی کیٹر صوبۂ محمد آباد بار سوم والنعام دیہات و لوازم آن مومی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہر کہ دیدہ
ودانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دیہہ والا سند دیوانی کافی
است مومی الیہ مدے تخدمات جانفشانی نمودہ از دست مقاہیر
ومفسدان آن ضلع بندوبست وآباد داشتہ ومصدر خدمات نمودہ

درباب عظام فرمان والاصادر شدہ اول حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت کہ دیدہ ودانستہ باو
فرمان والاعطا نماید کہ باو ممنون برالطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر ۳۱ جلوس۔
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق
واقعی است

شرح حظ امارت وایالت پناہ بسالت وشہامت دستگاہ
عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان بااعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران
خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک
امیرالامراء بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت
وفرمانروائے اعتقاد سلطنت وکشور کشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین دولت
سپہ آرائے معارک فتح ونصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب منتخب دانش وبینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب العز والشرف والاحترام قدوۂ خوانین بلند مکان
عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک
آصف الدولہ آنکہ صادشرح خط سیادت ونقابت پناہ
شرافت ونجابت دستگاہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان رفیع الشان
ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال اسوۂ
اعاظم وزراجملۃ الملک مدارالمہام معظم خان خانخانان بہادر
ظفر جنگ وفادار آنکہ بعرض کہ رسانید شرح خط رفعت و

واقعہ بست وششم جمادی الاول سنہ ۲ جلوس ۱۱۶۱
مطابق ۱۱۶۲ ... نقل مطابق اصل است
[illegible]

عوالی پناہ لایق العنایۃ والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ ار
جمادی الاول سنہ ۱۲۱۱ھ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سپہ سردار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی۔

بتاریخ ۲۶ ر جمادی الاول سنہ
تقلید فرمودہ مفصلی رسید
غلام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسد یو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ با جمعیت شایستہ
بافوج بادشاہی شامل شدہ در جنگ مقاہیر و مفسدان
واکنکرا۔

محال دربست

محالات فیروزنگر عرف رایچور　　　　محالات ۹

برسے – برسے – برسے – برسے – برسے
حویلی فیروزنگر　بیناؤگے　کشٹگی　بھنو　کوتال
محال – محال – محال – محال

برسے – برسے – برسے – برسے – برسے – برسے
جالی ہال　انکوٹ　درور　ھرور　۲ رسوم
محال – محال – محال – بدستور

۲

دیکھان

بانعام ــــــــ انعام　دنار گوندا محالات مذکور
کہاتاپور کوتال وہی سرناپور ماڈگری مورٹ نول کول میگرفتہ باد۔
موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ موضع دربست۔ این خط بدست زیر پیاشد
باعث کاغذ بنیک نوشتہ شد

بادشاہ غازی
شاہ عالم
بندہ
اخلاص خان

بواقعہ امارت و ایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ بافدویان عقیدت

پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف

نا متناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان

صمصام الدولہ با قربیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر

نصیر جنگ سر سر دار نایب اعتقاد خلافت و فرمان روای

اعتقاد سلطنت وکشورکشائی مہند قواعد معدلت منتظم

امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین ودولت گنجور

بادشاہی میگردد

شاہ عالم بادشاہ غازی
مظفر جنگ وفادار فدوی
منظفر خان خانخانان بہادر

۲۶ر جمادی الاول

نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) مفسدان واکنگرہ (دیہہ رشوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان
۲

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ پالی سرکار

خیرآباد مضاف بصوبہ اودھ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ

امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سربلند داد اربیمال مظہر اتم پروردگار

رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

بست ونہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جمالپور تپہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف
پارس... دروجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر ووارد ومرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردۂ
دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ" باید کہ مطابق فرمان
عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا باز گذارند و از جمیع وجوہ وعوارض معاف
مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت مینمودہ باشند
واگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند درینباب قدغن دانستہ حسب السطور
بعمل آرند نہم شعبان سنہ قلمی شد زند

کیفیت برپشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام وموذن وصادر ووارد ومرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد
بناکردۂ دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جمالپور کوبیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ نقل بدفتر
رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں
(۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

(مہر: محمد فرخ سیر پادشاہ غازی ۱۱۲۵ خانہ زاد سردار سنہ احد)

شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند
بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین
ولد حسین خان صحنیل درسواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب
پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابران قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد
ملاحظہ سنہ بمہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول بتصرف اہلیہ مرقوم واگذارند
ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر کشتکار نمودہ بدعاے ترقی ودولت اینجانب مواظبت
دارد درینباب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب سنہ ۲
جلوس والا مطابق سنہ ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت۔

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
سید عبید خان بہادر ظفر جنگ
سنہ احد
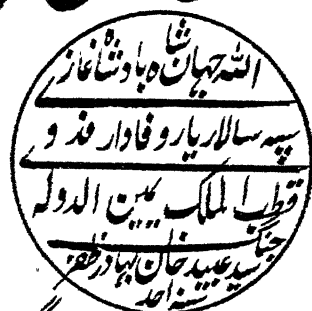
باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد درسبت من اعمال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم بدستور سابق بحال وبرقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور درسبت بجمعدام مذکور حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دانستہ بزمینداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را بعامل مشار الیہ جواب میگفتہ باشند بتاریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ کہ بدستور سابق بحال وبرقرار است معہ لک دام درسبت۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہے سنہ احد جلوس لکھا ہے نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہے۔ مگر مہر سید عبید اللہ خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہے اور بادشاہ کا نام شاہ جہاں ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ھ ہجری لکھا ہے۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا ومہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی بر عہدہ قضارت پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد بنام[1] شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطر میں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پہ لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل
بموجب پروانۂ عہد　　　مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای
پرگنہ مذکورہ وغیرہ سرفرازی وار و امید وار است کہ پروانہ مطابق عہد
مرحمت شود حسب الحکم اعلے تعلقی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن
دانستہ دست تصدی موی الیہ درامور متعلقہ انخدمت مستقل دانند × و دیگر را
سہیم و شریک او ندانند درینباب قدغن دانستہ حسب المسطور العمل آید پنجم شہر
ربیع الثانی لصہ

ہ بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے - ۱۲
ہ فرامین پر بجاے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بعض کر دیتے تھے - ۱۲

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ھ

الا　　اللّٰہی

بتاریخ روز یکشنبہ بست و سیوم ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۳ ہجری .... برسالہ
امارت وایالت مرتبت بسالت وشہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان
درگاہ عضادہ محرمان ہواخواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل ....
× سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ
ونوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینہ رام تعلقی میگردد حکم
صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے - کاغذ بہت بوسیدہ ہوگیا ہے اور جابجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا
فرمان کا طول وعرض $\frac{3}{4}$ ۱ × $\frac{1}{2}$ ۸ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے - ۱۲

از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز باشد واقعہ بست و سویم ذیحجہ سنہ ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

[illegible]

شرح و تنخط × امالت و ایالت مرتبت ایالت ×
ذیشکوہ مسند منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات × نقاوہ
مقربان درگاہ عضدالدولہ محرمان بعواطف مطرح عنایات بادشاہے × مورد
الطاف نامتناہی اسپہسالار یار وفادار قطب الملک یمین الدولہ × سید عبداللہ خان
بہادر ظفر جنگ آنکہ داخل واقعہ نمایند

مشار الیہ از فضل و کرم امیدوار است کہ از اصل و اضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز شود شرح و تنخط بخشی الممالک حکم شد منظور لاہا
یکہزاری ذات
ہفصد سوار

بیست و سیوم ذیحجہ

اصل		اضافہ	
ہفصد ذات	پانصد سوار	سیصد ذات	دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر حصد رسالیہ جلوس والا مص

پشت فرمان

مہر نمبر (۱)

بواقعہ مقابلہ نمایند

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ

محمد شاہ
بادشاہ غازی
لکھپت رام فدوی

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار با وفا فدوی
قطب الملک امین الدولہ
جنگ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

محمد شاہ
شاہ
مرید باد فلک قدرانہ
بہادر
نظام الملک ۱۱۳۳
سالار
فتح جنگ سپہ
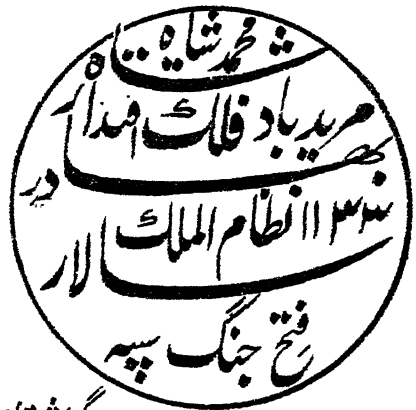
معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب دادار بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار مسقن قوانین جہانداری ممہد مہاد کرم گستری خلافت پناہ ظل مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ در بست من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا و خانقاہ در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان والاشان بعمل آوردہ مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیہما بازگذارند واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبوجہ من الوجوہ طلب وطمع ننمایند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعای بقای دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند دریںباب قدغن دانند بست وششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی شد ســـ۔

جانب پشت

مقررہ ضمن در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

فرد ے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر
صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران
بہادر منصور جنگ بدفتر رسید
کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ
العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و
کثیر العیال و وابستگان و خرج خانقاہ
و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و
ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و
کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم
پور عرف آمد باد وغیرہ ۳ موضع
در بست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ
الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوے
مرحمت شود بعرض اقدس رسید شرح صدر
حکم شد

الـــ ر
ہفتدہ
ـــــے موضع دربست

مذکور دربست عرف امدا کمورہ
صما صما

خرج خانقاہ فقرا جست الله خرج خانقاہ فقرا جست الله
امامہ مار امامہ ماہ

بحری دربست
صماہ

خرج خانقاہ و فقرا جست الله
امار ماہ

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطاے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ء

محمد شاہ بادشاہ غازی
جنگ ترخان خانہ زاد
الملک بہادر مظفر احمد
معتمد میر محمد معظم خان خانخانان

طغراے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگاکر رکھا ہے۔ طول و عرض میں ا ۔ ۲ × ۱ ہے خط شکستہ مگر واضح اور با توقیری ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ متفرق ہیں۔ ۱۲

گماشتہا جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ مرکنہ وغیرہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ

دارالخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ بحسب الحکم جہانمطاع آفتاب

شعاع گردون ارتفاع منصب داروغگی عدالت پرگنہ مذکور

وغیرہ از تغیر امان اللہ بسید محمد مراد و سید یار محمد ضمیمہ خدمات

سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب

مسطور قیام نمودہ در تحقیق معاملات و خصومات موافق شرع

شریف جہد ابلغ بکار بردہ دقیقہ از دقایق حزم و احتیاط نامرعی

نگذارد باید کہ بر طبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارالیہ را داروغہ

عدالت آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت

مستقل دانند و دیگر را سہیم وشریک ندانند و طریق جمہور

سکنہ وعموم متوطنین پرگنہ مسطور وغیرہ آنکہ مومی الیہ را داروغہ

عدالت آنجا شناختہ از سخن صلاح وصوابدید او بیرون نروند

دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم

شہر رمضان سنہ ۵ قلمی شد مصہ

پشت فرمان

مرور اضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب داروغگی

عدالت پرگنہ حویلی وغیرہ سرکار سنبھل مضاف

صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد از تغیر امان اللہ ضمیمہ

خدمات سابق

سے محال

... مذکور ما ــــــــــــــــ ما ــــــــــــــــ

محال امروہہ محال

ما ــــــــــــــــ مصہ

محال نگینہ

بتاریخ بست ویکم رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس ... داخل

بتاریخ بست و سیوم رمضان سنہ ۵ جلوس

عملہ ... الصدارت العالیہ ... ثبت شد

داخل ... ثبت شد

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی بخط شکستہ

۱۱۳۳ محمد شاہ
بادشاہ غازی
سید معز خان فدوی
سنہ ۵۳

طغراعن الدیوانِ صدارۃ العلیۃ العالیہ

خسروانی
بموہبت محمد شاہ

شجاعت و حمیت شعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریمداد خان لوہانی

بودہ بداند کہ معروض بارگاہ عظمت و جلال گردید کہ درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو و ریا مع غازیان دین و مجاہدانِ اسلام × بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفۂ برحق برقدم دلیری و دلاوری برآمدہ لوائے غلبہ و استیلار و علم و استیلار و علم تسلط و استعلا برافراختہ × جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفار سیہ روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی × خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفۂ رحمان ظل سبحان از راہِ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ × شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے با سازِ طلائی بہدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرمودہ اند و حکم اقدس کرامت × صدر گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را ببارگاہ معلے حاضر آوردہ از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شدہ × براہل اقرانِ خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفہ رحمانے بداند و لا یزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند
بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۳ جلوس والا قلمے شد۔

نص

(غالباً یہ مطلع شدہ ہے)

مطلع

داخل دفتر رسالۂ حضور است بمہر عالم
بتاریخ چہارم شہر شعبان المعظم سنہ ۱۳ جلوس والا

نقل مقر و دیوان الصدارت سنہ ۱۳
بتاریخ بست و پنجم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۳ جلوس والا

داخل سیاہہ ... شد
... داخل سیاہہ ...

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھدسی منجانب نواب مرداخان

بنام محمد جعفر نبیرہ دیوان محمد مبارک

(مہر: محمد فرخ سیر بادشاہ غازی خانہ زاد مردار سنہ احد ۱۱۲۵)

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند

چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودہ زر خرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض و ارتکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و مایضاف و ینسب الیھا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے ترقی عمر و دولت مشغول باشد درینباب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
دھورہ موضع پیرہائی	حد دھورہ موضع بجھا	حد دھورہ موضع رامان پور رنہائی	حد دھورہ منگلاپور بیباری

بتاریخ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوی سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ سنہ ۱۷ جلوس

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطانہ
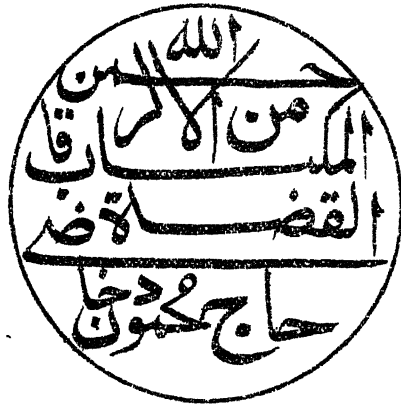
مظہر کرم اعم منبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام
محی السنۃ ماحی البدعۃ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × انور اظہر ارفع اعلیٰ۔۔
فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید یار محمد بن × سید عبد الرسول را برای دعوی و
جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار
سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل
من لیشاء فرمودہ و کان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸
جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

نوٹ :۔ یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ۱۔ فٹ ۱ ½ انچ × ۷ ½ انچ ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

(مہر: ۱۱۱۷ ہجری — محمد شاہ بادشاہ غازی — عباد خان فدوی)

متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور وجہ زمینداری ڈھیوڑی سرداران تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف است از ۱۱۴۴ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۹
جلوس والا نوشتہ شد۔

(۱۰۶) نقل پروانہ

محمد شاہ ۱۱۴۳ بادشاہ غازی صفدر جنگ فدوی ۱۱۴۱ ابو المنصور خان بہادر
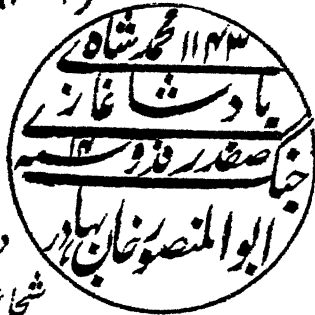
رفعت و شجاعت دستگاہ یعقوب علیخان محفوظ باشند
رفعت پناہ محمد روشن خان ولد فخمعمور خان مرحوم التماس نمود کہ
درباب معافی باغات و بازار و کترہ مشار الیہ واقع شاہ آباد
شجاعت دستگاہ نوشتہ شود لہذا نگارش میرود کہ بدستور
قدیم الحال ہم معاف دانند و متعرض نشوند بست و چہارم شہر شعبان سنہ ۲۲ جلوس
والا مطابق سنہ ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضارت محمد شاہ بادشاہ مہری خان زمان خان

اللہ محمد شاہ خانہ زاد بادشاہ غازی نعمت خان زمان خان ۱۱۴۸

عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ دیوبند سرکار سہارنپور
حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور مع سواد قصبہ
و دہات متعلقہ است × از مغز سید ابرار اللہ نجابت اللہ ولد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ
فرمانو الاشان درست میشود باید کہ برطبق حکم فیض شیم ..... مشار الیہ را قاضی آنجا
دانستہ دست تصدی موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و
شریک او ندانند و ..... کہ بمہر او ..... بشمارند کہ کما ینبغی بلوازم منصب مزبور قیام
نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجرائے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و ..... تجاویز

نوٹ :۔ یہ سند بہت بوسیدہ ہو اس کے کاغذ پر سنہری پھول بنے ہوئے ہیں طول و عرض ۱ فٹ ۱/۲ انچ × ۹ انچ-۱۲-

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی لہ + وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام
تعین اوصاد نصب قوام مساعی موفورہ .... دریں باب مرعی داشتہ حسب المسطور
بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ سنہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد سہ ۱

پشت

بتاریخ ... ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
داخل سیاہہ شد۔

تاریخ غرہ شہر ذیحجہ سنہ ۲۳ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید
معہ خرچہ دلیل

نوٹ:۔ (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی
سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھرپور وجوگی پور معمولہ تعلقات
بدپور منجملہ بست وشش دھیہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف
شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہ ہای از قدیم الایام مقرر است واز کاغذ حشو نمہا لہذا
بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دو ہزار
روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل آرند زیادہ
دریں باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس وسہ ۱ ملاحظہ شد۔

نوٹ:۔ سند معافی میں سنہ (۲۴) جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ
کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔
سنہ (۲۴) جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتهای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنہ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات وزجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان وذراع وکیال ومایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط غیر مرعی نگذارد وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی موصی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند ودیگری را سہیم وشریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضاءت محمد شاہ بادشاہ مہری خاتر خان

اللہ محمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
صدر الصدور فدوی
عبید خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

فردوس آرامگاہ
طغرائے سبحانہ اسمہ

ح

عن الدیوان طغرا
عن الصدارۃ العالیۃ العلیۃ ۱۱۶۱ سنہ
سنہ احد ح

کماشتہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان آباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ + سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجاکہ از روے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ منصب مزبور بمشار الیہ مقرر است + لہذا حسب الحکم الاعلےٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق موما الیہ + در امور متعلقہ خدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند + دریں باب قدغن داشتہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔

پشت

ضمن نویسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

مال	مال
مذکور	کرنال

حاشیہ پر: پنجم شوال سنہ احد جلوس والا بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا
نقلبند فتر حضور رسید داخلسیاہہ حضور لہا نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید
داخل سیاہہ نمودہ شد داخل فہرست الخدمات نمودہ شد معہ آدم مشار الیہ
موافق فہرست است

نوٹ:- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ اپنچ لمبا اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و
صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ
وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب
قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دارد امید وار ہست
پروانہ مطابق بیشود ازانجاکہ ازروے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت
مرقوم ششم شہر ذی الحجہ ۲۳ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا
حسب الحکم الاعلی قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی موی الیہ
در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند ودیگری را سہیم وشریک او ندانند درین باب قدغن
دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت
سرکار وصوبہ دار الخلافۃ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ
حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع
منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد وقریات متعلقہ آن
از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذبور قیام
نمودہ در فصل قضایا وخصومات واجراے حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب
مردم بطاعات والنکاح من الی ولہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعین اوصیاء
ونصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا
دانستہ دست اندازی موی الیہ در امور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند ودیگرے را سہیم وشریک
او ندانند ومحلوک ومتخلاف بہمراو بہمر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

بتاریخ بست ونہم شہر شوال سنہ ۲ والاقلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابوالنصر بادشاہ

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہ

ابوالنصر مجاہد الدین احمد شاہ بہادر

فرمان بادشاہ غازی
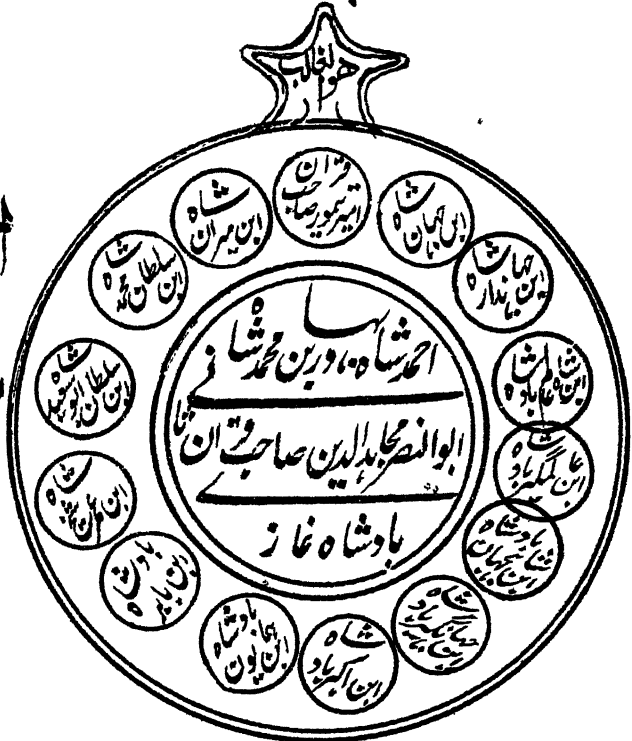
درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواہ
سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آن ہست و بنا بر
وطن بجاگیر پنڈت راے عرف بین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق
التمغا بلاقید اسامی و قسمت بمعافی توفیر و انچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید از ابتداے فصل ربیع تخاقوئے
ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار و وزراے ذوی
الاقتدار و امراے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی
و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و مؤبداً
در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلے کوشیدہ و اہالی مذکور را بطناً بعد بطن و

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گذارند و از صواد دم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و بالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار ودہ نیمی مقدمی و صدودی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی وانچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از بیرلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند ۔ چہاردہم محرم الحرام سال ششم از جلوس والا تحریر یافت ۔

پشت فرمان
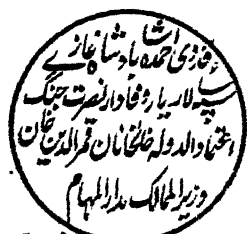
احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

سنہ ۶ جلوس والا
چہاردہم ربیع الثانی

برسالہ ابو المنصور خان

احمد شاہ بادشاہ غازی
بھیم سنگھ سنہ ۱۱۶۱
فدوی

فدوی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخانان قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ ۶ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ناظم مناظم ملک و منال ناہج مناہج دولت و اقبال جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم عمدہ وزرائے بلند الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز تخلص باوفا یگانہ وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملاّ نوہ سرکار لکھنؤ

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف زین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا
و فرزندان و متعلقان مشارالیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تیر دود
بر جمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ و نہم ربیع الاول ۵ سنہ بموجب تفصیل یادداشت
قلمی شد۔ شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار
کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط
جلال الدین حیدر خان آنکہ بست ۲۱ و یکم جمادی الاول ۶ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی
رسید شرح دستخط ابو المنصور خان فرمان والاشان قلمی نماید۔

سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھرم دمودر پور وغیرہ

(۱۱۴) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

هو
الغالب

احمد شاہ بہادر ابن محمد شاہ
ابو النصر مجاہد الدین صاحب قران
بادشاہ غازی

صاحب قران ابن امیر تیمور
شاہ ابن میران
محمد شاہ ابن سلطان
شاہ ابن سلطان سعید
شاہ ابن عمر شیخ
شاہ ابن بابر
ہمایوں شاہ ابن بابر
اکبر بادشاہ ابن ہمایوں
جہانگیر بادشاہ ابن اکبر
شاہ جہاں بادشاہ ابن جہانگیر
عالمگیر بادشاہ ابن شاہ جہاں
شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر
جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ

احمد
ابو النصر مجاہد
شاہ
الدین بہادر
ے
فرمان باشا غازی

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۲۸۵ جلد دوم
مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ سنہ ۱۹۱۴ء ۱۲ ۶

درین وقت میمنت اقترانِ فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس وکار آمدنی پرگنہ تھراؤ سرکار پٹن مضاف صوبۂ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہر تان جمیع شہر و مسافرین را لخت و تاراج مینمایند امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراؤ بنام خان مزبور مرحمت نمود بنابران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل وکرم بادشاہانہ زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال و استقبال وکروریان وجاگیرداران وچودھریان وقانونگویان ومقدمان ورعایا و ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم لواحق آن بکوشند کہ مفسدان وکولیان وقطاع الطریقان وراہزنان را اخراج نمایند کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند ۔ تحریر پانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس والا قلمی شد ۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء

نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے ۔ کاغذ دہ موا ہے خط شکستہ بہایت پختہ ہے ۔ نقطے ندارد طول وعرض ۱-۱/۲ ۵ × ۶-۱/۲ انچ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے ۔ ۱۲

نوزدہم ذلحجہ ۲ سنہ بمہر سبد رہا | جمال الدین پور مشارکت سہ ... نام | عدلپور مزرعہ مشارکت الـ ... دام | ماربدلور مشارکت سہ ... نام | حوصادہ مشارکت ... نام

بہادرپور راجپوت ... نام | ... مشارکت ... نام | اللہ داد پور خورد مشارکت سہ ... نام | مص

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مہر: صدر خان بکرم خان ولد ۱۱

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔ چون موضع جوگی پور وکھرپور وچند قطعات زمین دیگر از آبادی باغات ازقدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی ونائبان خصوصاً از اعمال نواب وزیرالممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ و برادرزادگان شیخ محمد علی و غلام علی و شیخ عبدالرؤف و شیخ عبدالغفور و بیوہ ہای شیخ عبد ہادی با شیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرراست لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشارالیہا واگذارند و بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بست ونہم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ:۔ اس پروانے میں جو نامہ مظفری جلد دوم صفحہ ۴ سے نقل کیا جاتا ہے تاریخ ہجری سنہ (۳) جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیزالدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ھ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمراں رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے۔ ۱۲

واللہ اعلم بالصواب۔ ۱۲

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہوالعزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۵ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ راے رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت وحشمت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد وفدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نمایند۔ مشار الیہ از فضل وکرم امیدوار است بمنصب ہزار مدات دو صد سوار وخطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار مدات وخطاب با ۱۱ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:۔ سنہ ۱۷۵۹ء سے سنہ ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے با دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے۔ شاہ عالم سنہ ۱۷۶۵ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ سنہ ۱۸۰۳ء تک سیندھیوں کے زیر اثر رہے لیکن سنہ ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کروا دیا ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

کل است ہشت و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلے والا مکرر بعرض مقدس رسیدہ

مظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	رائے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۲	مہر	احمد علیخان بہادر سوفدوی شاہ عالم بادشا غازی

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ

بتاریخ بیست و پنجم شہر محرم سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس و معلی رسید

برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت وایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے × اعتماد سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی عیش آرای محافل کامرانی ناہج مناہج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب سرائر سلطانی رمز شناس × عالم مزاجدانی جوہر مرات حقیقت و دوا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم × قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان با فرہنگ استظہار مجاہدان

[illegible]

[illegible]

یا عظم افتخار دلیران معرکۂ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار شیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ پادشاہ سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ سپہ
سردار نوبت واقعہ نگاری کمترین طانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت التیام
اندراج قلمی میگردد و حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ غازی الدین
حیدر بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و خطاب خانی و بہادری × سرفراز
باشد واقعہ بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

نقل خط انور صاد
فرو فرین صاد خاص بدفتر رسید کہ غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجہان بانی امیدوار تفضلات خاقانیت
کہ بمنصب سہ ہزار ذات و دو ہزار خطاب خانی وبہادری
سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکہ مطابق صاد خاص بعمل آرند

سہ ہزار ذات
ا سوار

تحریر فی تاریخ شہر صد رہ سنہ الیہ

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطائے جاگیر مالیتی یک لک دام جس کی آمدنی نو سورو پیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک وہفتاد وپنج ہزار ہشتصد وشصت وپنجدام موضع کولیہ وغیرہ عملہ پرگنہ شکر پور وغیرہ سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد کہ مبلغ نہصد روپیہ حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف ہیچو خواص دروجہ × انعام التمغای حسین بخش وغیرہ متعلقان خان مشار الیہ بافرزندان تصدیق ویادداشت وتوفیر آنچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع اوونیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار ووزرائے ذوی الاقتدار والعرای

عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات × سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً ومویداً دراستقرار واستمرار این حکم مقدسِ معلیٰ کوشیده واماهای مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنها واگزارند وازصوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانسته بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات وسائر اخراجات مثل قتلغه ومحصلانه وداروغانه × وضابطانه وشکار وبیگار ووه نیمی مقدمه وحدودی وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × وقدغن مزید دانسته ہرسال سند مجدد نطلبند وازیرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نتوازند بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست ودوم ازجلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن وددولتخواہی سرکار دولتمدار قطعاتِ باغات واراضیات وگنج ومکانات واقع قصبہ شاہ آباد درسرکار ابد قرار مملوکہ ومقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نموده بودند بان سیادت پناه بلاشرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ عطا ومعاف فرمودیم باید کہ املاک مذکورہ را در تصرف خود داشتہ خود در امور دالطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر
وزیر الممالک مدار المہام عمدۃ الملک اعتماد الدولہ
آصفجاہ برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ
یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار
سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی ۱۲ – ۱۲ھ

نوٹ:- سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبدالرحمن خان قندھاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تجدید سال کے بصلہ حسن خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات وباغات وچکات وگنج وغیرہ جو ضبط ہو گئے تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے –۱۲–

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × و التقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر میدارد سوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت وعوالی مرتبت × آبہت و معالے منزلت متکلف صاحب بہادر بدر بار آنمشفق × بعمل آمدہ کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ در اثنای این گفتگو ہا × بروئے ظہور آورد موجب تحیر و تاسف خاطر اتحاد مآثر شد × مقتضے برین گشت کہ مخلص بذریعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر و مکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد × مشتمل مقصود از لیجنانی صاحب موصوف بدربار آنمشفق × ہمین بود کہ معزی الیہ از کماہی خاطر اینکہ عاید شدن آن × بدرور ایام نسبت بممالک آنمشفق متصور است بخدمت اطلاع دادہ × جہت اندفاع آن طرح انداز مصلحت و موافقت ہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را تصریحانہ × در خدمت آن شفیق بمعرض اظہار در آوردہ اند و اگر چہ در حقیقت تقرر اینچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیرا کہ گروہ خادلان نیز وہیکہ تتبع زبان رسانے نسبت بممالک سرکار آنمشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن در صورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ و مصئون بودن ملک آنمشفق از آسیب و تعدی آنہا × بلا اعانت و امداد اہالی سرکار کہ بفضل الٰہی نظر بر مراتب قدرت و فرط استعداد و اقتدار خود ہا × اسباب حفاظت و حراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال است از انجا کہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن و روشن مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آنمشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آنمشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

منفعت × بل قیام سرکار آنمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشتہ بودند × کہ سرداران سکہان اینطرف رود ستلج کہ از منتوسلان و زیر سایہ × بحفاظت این سرکار ہستند اہالی این سرکار روادار دست درازی آنمشفق زیر تعلقات انہا نشود موجب استجاب خاطر اتحاد و مآثر گردیدہ معہذا ہرگاہ اینہم بظہور پیوست × کہ آنمشفق با وجود معقول و مسطور داشتن اینمعنے کہ درمقدمہ × سرداران مزبور از مخلص استصواب و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساختہ در ممالک آنہا × درآمدہ بتسخیر قلعہ جات اقدام نمودہ بودند مکان استجاب × زیادہ از سابق لاحق خاطر مودت ذخائر گردید مشفقا مارج وفا پرستے و اعتدال پژوہے اہالے سرکار × انگریز بہادر بر آنمشفق و جمیع رؤسا و سرداران ایندیار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچہ قوم مرہٹہ درایام تسلط خود × بممالک سمت شمال ہندوستان از سرداران سکہان × پیشکش و خراج میگرفتند و دست اختیار از سر انہا × دراز و آنہا را زیر اطاعت خود با مید داشتند × بعد ازان وقتیکہ اہالی این سرکار محض جہت صیانت × ممالک محروسہ از دست پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور آ ارتکاب محاربہ پرداختہ بر ممالک ہندوستان × مسلط شدند × ائتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکہان بذریعہ تمشیت سررشتہ فلاح و بہبود آنہا پیش نہاد خاطر خواطر داشتہ از اخذ پیشکش و خراج مال از ہرگونہ مطالبہ و × مزاحمت اجتناب ورزیدہ سرداران مذکورین را بلا قید × وحصر درمیان تعلقات انہا مختار گردانیدہ پس ہرگاہ × اہالی موصوف محض نظر بر رفاہ احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضہ انہا × از اجرای حکومت واجبی نسبت بانہا دست بردار شدند × چہ جائے امکان باشد کہ اہالی موصوف روا دار تحکم × سرکاری و گریز سرداران سکہان مذکورین توانند گردید ازانجا کہ ہمینمعنی برای زرین آنمشفق نیکو ظاہر خواہد بود × درینصورت مخلص را یقین حاصل کہ آنمشفق از تقدیم ارادۂ خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان خواہند گشت مشفقا زودی بعضے مراتب[1]

(منٹو) Minto

---

[1] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو - ۱۲

نقل لفافہ بطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار
مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ موصول باد۔
لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی ویکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸؁ء عیسوی مطابق
دہم رمضان ۱۲۲۳؁ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطلا اکبرشاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر سنہ جلوس (۲۰)

جس پر دو طغرے طلائی اور شاہی مہر بھی اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔
تو لقرار استمرار پٹہ باسم ناصر الدولہ کرنل جیمس اسکنر بہادر غالبجنگ

آنعقیدت نہاد خانہ زاد قدیم الخاندان والاعرضی بایمضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پٹہ ربو پورہ ×
از ابتدای ۱۲۲۳؁ فصلی لغایتہ ۱۲۵۰؁ واجب شانزدہ سالہ بنام فدوی زادہ از حضور مقرر است
درالمیان ہفت سال منقضی گردیدہ ونہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا سقیم × وادہ آباد
نمود از قلت پیداواری تیجہ از تقاوی بوصول نیامدہ وزر مشخصہ حضور والا سال بسال
وفصل بفصل بلا توقف وبلا عذر از قرضوام ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام درآیندہ
تصرف × سی چہلہزار روپیہ در آبادی وتعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید ومحاصل وگذارہ
اینفدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پٹہ مذکور بجمیع زر مشخصہ شانزدہ
ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن بنام اینفدوی مقرر
گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرضوام پرداختہ این فدوی وفرزندان اینفدوی
جمیع زر مشخصہ حضور انور سال بسال و × فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا بملاحظہ نظر
اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است ودر ادای زر مشخصہ وصرف
نمودن زر خطیر وجہ تقاوی وخانہ آبادی مقروض × وزیر بار گردیدہ بمورد تفضلات و
پرورش قدیمانہ پٹہ ربو پورہ تیولخاص از ابتدائی ۱۲۴۳؁ بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ
کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن بنام × ایشان مقرر
کردہ شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پٹہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن
بتحکیم محکم ومستقل برای علی الدوام بذمہ خود داشتہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پٹہ مذکور

را آباد ساختہ بجمع استمرار سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشند کمی و بیشی پیدا دارد ذمہ خود شناسند و اگر خدانخواستہ تصرف و پامالی زبردست رود بموجب تحقیقات این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والا تبار و وزرای ذوالاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان و مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند و بوجہی من الوجوہ سوای از زر مشخصہ طلب نسازند و لوازمہ عہدہ داران و زمینداران و مقدمان چنانچہ مذکور آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت و فرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیداوار سال بسال و فصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف و انحراف نورزند بتاریخ بست و ہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۳ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت ×

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۴ اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffer Surajooddeen Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the demise of His Majesty on this melancholy occasion

with sentiments of sincere and respectful con-dolence. I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Almighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed recollections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your Majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

(ترجمہ) بحضور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا ہیں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (والم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی ان صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لیئے ان لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آباو اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالی آپ کو عمر درازی تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۷ اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط[1] مطلّا العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ ڈالن برا

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزاے اورنگ خلافت و جہانداری

[1] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی ہیں اور بس۔ ۱۲۰

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند خبر معین و ماموری شدن ارادتمند × درعہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہہ بذریعہ × وو سطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع بخامہ اخلاص نگارہ می درآرد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء مطابق ہشت نوزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ہجرے بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ برخود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیرہ باشد کہ مدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ بخلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان × سلطنت بنیان و تمنائے ابراز آن ہموارہ بپاس لوازم آسایش و × آرایش منسبان آن دودمان شیمکہ از طرف گورنر جنرل بہادر سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام × ماہ و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب الغیب موید و مشید داراد۔

(البنرا) Ellenborough

نقلِ خط (۱۲۵)

یہ خط[۱] جو ایک بہت بڑے مطلّا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال ۱۳ جلوس (دسمبر ۱۸۴۹ء) کو ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

[۱] یہ مطول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے چونکہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کر کے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم میں ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چندروزہ جدائی کے تصور ہی سے پیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیے کہ ان کے تینوں صاحبزادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش و ثنا نثار پایۂ عرش عظمت و اجلال ، قدیمی کہ اوراق متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار و خواقین نصفت شعار مجلد و مجموع ساختہ و مظلومان کائنات و ملہوفان موجودات را بداد رسی و حق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور و خسروان معدلت گستر از نعمای کامیابی حقوق واجب نواختہ ، و آلی متلالی فراوان نیایش و اغتنا ایثار جناب تقدس نصاب قادر قدیر یکہ از اتحاد و ائتلاف سلاطین داد گر و بادشاہان والا گہر بہ تشیید و ترصیص اساس آسایش × و آرامش خلایق پرداختہ و بار تباط و روابط محبت و انضباط ضوابط مودت سروران عظام و حکام عالیمقام طرح انفتاح امن و امان زمان و زمانیان انداختہ پاسداری عہود و معہود مواثیق موثق بمقتضائے ایۂ کریمہ اوفو بالعہود و خمیر مایۂ ذوات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تا گروہ تابعین و لاحقین بمجوائے الناس علی دین ملوکہم این طریقہ انیقہ را پیش گیرند و اتنفاع نقض عہد و ارتکاب مخالفت بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تشریف لائے اور نہ صرف بیٹے بلکہ بہویں اور پوتے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت مع ملکہ معظمہ کے ر... اور بہو بیٹے اور اپ بھیر ... آف ... ہمارا ور کی تشریف آوری کا خیر مسرت اثر گرم ہے۔ یہ فرق ہے عزم و استقلال ارادے میں ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی ہے کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ دراصل بادشاہ کو ایسا خیال کبھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص و عقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت و جرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر و باہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھٹراگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خط وضع الشئی فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔ ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

صغر سن آثار[۵] بزرگی از ناصیه‌اش پیداست و آثار امارات بختیاری از چهره‌اش × هویدا
در نیمه بلکه شعور کامل نمیباشد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضا جوی خلق
وخدمت والدین و رحم بر اهل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل ارازل بدرجهٔ کمال مصروف اند و × و بدین همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر با دولت را در گرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سراپا معدلت مکنون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه بر حالش شود و نسبت فرزندی که سبب برادرزادگی
هست و عمه را برادرزاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادری باشد. افزایش یابد
و در زمرهٔ فرزندان دست گرفته که شاهان با شکوه را پاسداری این بیشتر می‌شود
منسلک گردد — حصهٔ سوم - و همین حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمد
درینحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
و ارسال × نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آنشاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت متحتم و واجب
خواهد گردید و شاهد مقصود از جلباب خفا سر بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از ان
سرگروه سلاطین والاشکوه انیست که بصد در نامهٔ نامی حاوی منظوری و قبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دستبرد این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر و ممنون هزاران هزار شادکامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافهٔ روزگار فواید دادپروری و نتائج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینهٔ دشمنان پر غم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم و شاداب داشته همواره با بیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روزافزون سرسبز و ریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته و خندان داراد الی یوم التناد - **لفافه** - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری و دُرّی سماء خلافت و شهریاری

۵ هر کس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال - ۱۲

محسود اکاسرہ رشک افزائے قیاصرہ شاہ جہاں جاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ محی مراسم مسیحیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا شرفِ باد۔ تعالیٰ

(۱۲۶) ترجمہ خطِ انگریزی لارڈ کالون صاحب[ع]

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤ کشی

(ترجمہ) بہ حضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست حضور کا وثیقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤ کشی کے عمل در آمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پہونچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی ولیکن جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر

۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء　　　　اس۔ آر۔ کالون۔

[ف] دراصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہے۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا۔ ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی ہے۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُتروا کر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑھا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے ہے۔ شعر

آن کہ شیراں را کند روبہ مزاج　　　احتیاج است احتیاج است احتیاج۔ ۱۲

[ع] اصل خط انگریزی سہواً رہ گیا جو اواخر کتاب میں درج ہے۔ ۱۲

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مرقومہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بفضلِ خدا وارث سلطنت متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات و متعلقات جو یورپ ایشیا افریقہ امریکہ اور آسٹریلیشیا میں واقع ہیں حامی دین - ہرگاہ کہ ہم بباعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابران مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں - ممالک ہندوستان کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے بامانت ، پہلے آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بھی اپنے قبضہ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ کی عنانِ حکومت ہم نے اپنے دستِ قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور وارثان کی بنی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی قوت اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موصوف الیہ کو ممالک متذکرہ پر عموماً ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر اطاعت اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جواب تک دی آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں کہ تمام عہد ناجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی پابندی کی جائے گی - اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

امید ہو۔ ہم کو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہو اور درحالیکہ ہم کو
اپنے حقوق اور ملک پر کسی طرح کی دست درازی ناگوار اور بد انتظامی مرکوز نہیں
ہو تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کی تجاوز نہ کرینگے۔ رئیسان ہند کے حقوق
دولت اور توقیر و عزت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی
خواہش ہو کہ وہ اور نیز ہماری رعایا بھی اس خوشحالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو
صرف اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے میسر آسکتی ہو۔ ممالک ہندوستان
کے باشندوں کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی
دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور ان فرائض کو بہ یمن خداوند تعالی ہم ایمانداری
اور نیک نیتی سے پورا کریں گے۔ ہم کو بذات خود دین عیسوی کا یقین واثق ہو اور
ہم اس تسلی کے شکرگزار ہیں جو اس کے ساتھ متعلق ہیں۔ لیکن نہ ہمارا حق اور نہ ہمارا منشا یہ ہے کہ ہم اپنے
یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ
خواہش و مرضی یہ ہے کہ کوئی شخص بوجہ مذہبی رسوم اور دینی عقائد کے بلکہ تمام اشخاص مساوی
قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت اور صاحب اختیار
ہوں گے ان کو یہ ہمارا سخت حکم ہے کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش
میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ نہایت ناخوشنودی کا مستوجب
اور مورد عتاب ہوں گے۔ علاوہ براں ہماری مرضی ہو کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری
رعایا بلا لحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض
وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے بحسن و خوبی ادا کرسکیں۔ جو محبت باشندگان ہند
کو اپنے ملک سے ہو جو آبا و اجداد سے متوارث ہو اس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے
ہیں۔ پس ان کے تمام حقوق بہ پابندی سرکار کے مطالبات جائز کے جو اس کے متعلق
ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشاء ہو کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم
حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔
ہم ان خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت
آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت
پیدا کی بکمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

ہماری طاقت کا اظہار ہو چکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راست پر آنے کے متمنی ہیں معاف کر کے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدّباب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورنمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو و رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی) بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو نظر استحسان سے ملاحظہ فرماتے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اُتار پھینکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سریع الاعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی نہ تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور با امن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

کہ رحم وکرم اور جاں بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آئیندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہو جائیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قایم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لیئے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہے اُن کی مرفۃ الحالی میں ہماری قوت ہے۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہے۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذوی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

(۱۲۸) نقلِ اعلان[۱] حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب مرحمت مآب ملکۂ معظمہ اُس خطاب و القاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ ازروئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں و آیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء ہے مابدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامیٔ دین عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورمنٹ ہند جو اس وقت تک مابدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

---

[۱] دربار قیصری کا اعلان یکم جنوری ۱۸۷۷ء ۱۲

امانت تھی ما بدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آیندہ کے لیئے اور قرین مصلحت
یہ ہے کہ نقل و تحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر
کی جائے کہ ما بدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور
اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ ما بدولت کو جائز ہوگا کہ نقل
و تحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب والقاب میں
جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ
اشتہار مشتہرہ ما بدولت قریب یہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو ما بدولت
کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا ما بدولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب
سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس
اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ) آیندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے
تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں ما بدولت کے خطاب والقاب مستعمل
ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور
لٹرز پیٹینٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب و عطیات) اور ریٹ (پروانجات)
اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے
باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں
کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈے امپراٹرکس
اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔
اس کے سوا ما بدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرز پیٹینٹ۔ گرانٹ
ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنٰی کی گئی
ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے ما بدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے
چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج
ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد ما بدولت کے حکم
سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو ما بدولت کے
خطاب اور القاب میں کیا گیا ہو سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت
اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں سکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی روسے اُن تابع ملکوں کے سکّہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزاء منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلا لحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکّہ جات جائز الرواج اور رائج الوقت رہا کریں تاوقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ راپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا"

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعۂ ونڈزر۔ تاریخ ۴ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پوہنچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے بااقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت یاشند اُن کو پوہنچایا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کروڑ ہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت اور ممتد العہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے بااقتدار نے

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجا آوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے ماید ولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا ماید ولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لئے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا ماید ولت بھی اپنے تئیں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح و تخطیط ایڈورڈ آر۔ آئی“ ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرما دی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی رہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط و ضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں ”شاہی خطابات کے بل“ کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۱۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن والیسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

ہندوستانی روسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہے یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹننٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالا دست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور ارکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانہ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں' اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان و شوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان و شوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا "تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ علامت دلالت کرتا ہے کہ اس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق "تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف و صریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہو سکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کر دیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جزء سلطنت قرار پا گیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کر دی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقتور اور خوش دل اعوان و انصار قرار پا گئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ آپ کی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب والقاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چونکہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کر دینا بھی ضرور ہے۔ ۱۷ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب و خطاب حسب ذیل ہوں گے:-

"ایڈورڈ ہفتم بفضلِ خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمیٰ و آیرلینڈ و دیگر سلطنت ہائے آں سوئے بحار و حامی دین و قیصر ہندوستان"

(۱۴۰) درباری اسپیچ ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار ور ؤسار عالی وقار ومتوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان وشہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصار حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا وامرا وسرداران جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم ورواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑاوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ ہیں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لیئے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رایل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہوگئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ مشفق ہیں

یہ شہنشاہ جس کے اظہارِ اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہلِ ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سرِ نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عملداری کی حدود طول بلد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لیئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کی جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سرِ تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

ہے تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد
اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے
دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو
حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے۔ سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور
سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں
انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی
ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور
سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر
کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض
ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت
نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہو ہذا۔ "مابدولت کو اس بات سے نہایت
مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی
ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی روسائ
اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے
وائسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا
جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا
موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے
ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و
تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ
چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت
کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے
ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں
کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادہ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنس
آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت
پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

خود اُن کو بھی اس کی بہر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر ماہد ولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہوسکی اس لیئے ماہدولت اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کاناٹ جن کو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں رجب سے کہ ماہدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکۂ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصرِ ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کرکے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کرلی تھی ماہدولت اپنے تمام باج گذاروں اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض ماہدولت کے مدنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل وکرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش وخرم رہے گی" ای شہزادگان والا تبار واے اہل ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا حرف حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گذار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص وعام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے سرکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالات ہیں درستی اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسا نے مملکت کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بلاتردید کہی جاسکتی ہے کہ جو امن وعافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو خوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جس وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں اُن رعائتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امراء عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد ہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہو گی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی یہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ:۔ انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ مابدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال اعلیٰ حضرت اقدس قیصرہ ہند اور مابدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی بامسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہو گئی تھی لہٰذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں مابدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسٹ منسٹر ایبی بائیس جون

ملے بدربار تاج پوشی منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء ۱۲

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سرِ مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہو کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہو اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہو۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہو کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہوسکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت واولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہو۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہو گئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم یمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہو کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہو کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُس کا اعلان کریں۔ آخرالامر مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہو کہ فضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیرِ حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں"

(۱۳۲) اعلان مراعات شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسیلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں:- تعلیم- گورنمنٹ ہند نے جو مودبانہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے با اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کرکے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کردے۔ اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ **فوج** ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کرکے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران و رزرو فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۲۱ جدید تقرر اور درجۂ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورہ بالا آرڈر میں داخل

(اعلان شاہی ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء)

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسرانِ فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف میرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہی۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تاعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کرلیں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہی کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر، رائے بہادر، خان صاحب، رائے صاحب، یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو تمغے عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا یا شمس العلمار کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہی کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھومیان و والیانِ ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرایط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے ہر میجسٹیز نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ ہر میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان تھا:۔ "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزراء کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانۂ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور واڑیسہ کے لیے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی ازسرنو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بہ پسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی

سلہ اس فرمان کی رو سے (۲۶۷۳) قیدی رہا ہوئے اور نیک رویہ قیدیوں کی میعاد فی سال ایک ماہ کی تخفیف کی گئی اور سو روپیے سے کم قرضہ کے

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۱۳۳) ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ور رعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے مابدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ سوم سلطنت کے ہوں یا وراء البحر کے یک دل اور یک جہت ہو کر اس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہو گئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزرا نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرنچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔

ماوراء البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکۂ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی مابدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بجانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہونچانے کے لیئے ہی تلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیے تیار کیے جا رہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبک دوش کر کے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی ریزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماورا البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولۂ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش سے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء
میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش
کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ
ایفاء اس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ
ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمٰی و آیرلینڈ و مقبوضات
برطانوی ماورائے بحر، شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے
والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے
ہند بلا امتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے
ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو ان عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا
جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اس کے
باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں۔ ۱۷۷۳ء کے
ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف
کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے
لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ
کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کر دی
گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے
ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بو یا اور اس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے
نشو و نما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اس کے
زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

ہی- اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ دارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہی- اگرجیسا کہ مابدولت کو کامل امید ہی- وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہی- اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی تو اُس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے اور اس وقت مناسب اور برمحل ہی کہ مابدولت تمھیں آج اس امر کی دعوت دیں کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آیندہ کی امیدوں میں شریک ہو-

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہی- ہمارے شہنشاہی گھرانے اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہی- ۱۸۵۹ء میں ملکۂ معظمہ وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ اُنہیں فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا- جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین دلایا اُس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں کے نام ارسال فرمایا تھا- اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہی کہ اپنی ہمدردانہ اور منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے- پھر ۱۹۰۸ء کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی- اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی- جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی-

۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود مابدولت نے ہندوستان کے والیان ریاست اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں مابدولت نے ان کی وفاداری اور مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیئے ہمیشہ انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہو گی- ایک سال مابدولت نے علیا حضرت شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا- اور اپنی اس ہمدردی کا جو مابدولت کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہی اور اپنی اس آرزو کا جو مابدولت کے دل میں ان کی بہتری کے لیئے ہو- ثبوت دیا-

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں- جن سے مابدولت اور ہمارے پیشرو متاثر ہوتے رہے ہیں- ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار ہندوستان میں ہیں- ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لیئے یکساں سرگرمی

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہوسکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کرسکتا ہے یہ بار اگر ان تمام و کمال حیثیت سے اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جاسکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اُٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہوجائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) ہا بدولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روز افزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کرلی گئی ہے۔ تحریک نے آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کرلی گئی ہے اور اس نا برنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویّہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لیئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالبے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کردیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کردیا گیا تھا۔ ان کے ہمالۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کیا گیا۔ تا اینکہ اب ہمیں نظر آ رہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔
(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ بادولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزل مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں بادولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ بادولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جاسکتے بادولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزراء پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار ہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے بادولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار ہوں گے اس کے ساتھ ہی بادولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُرامن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح بادولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کرسکیں جن کا اُنھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں کو انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے تحفظ کے منافی نہ ہو۔ ہماری آرزو ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں یا خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کرے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی ما بدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ ما بدولت کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بہیئت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ ما بدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) ما بدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں۔ تاکہ وہ ما بدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ ما بدولت کی دعا ہے کہ ان لوگوں میں یکجہتی اور اعتماد نظر آئے۔ جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہے۔ تاکہ اُن کی محنتیں بارآور ہوں اور اُن کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ ما بدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۵) نقل فرمان بمہر سلطان علی عادل شاہ کلان بادشاہ بیجاپور

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب خان اعظم حیدرخان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار آن کہ
وکارکنان حال واستقبال معاملۂ بیجاپور ہن کہ درینولا شیخ حسن بن شیخ مخدوم بن شیخ میان
قریشی سلحدار گماشتۂ سیادت و نقابت پناہ نجابت وہدایت انتباہ شاہ محمد حسینی ابن سید
السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سون ہلی سمت مولوار معاملۂ مذکور وتمرس کلکرنی
بدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ بوقت آمدنی سلطان محمد تغلق وخواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ
بود جہتہ آبادی موضع مذکور موازی چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بموجب پیر خورد
خط خواجہ سیاہ حق و انعام و دیگر ابواب تعلقۂ موضع مزبور بہ تفصیل ذیل بنام آبا واجد شاہ
محمد حسینی دہندہ میراث کرسی درکرسی مرحمت فرمودہ اند اول برگ و تشریف وہمہ ابواب
پان ونا گر نشان انعام زمین نیم چاور دوازدہ ٹانک پیٹی وکھونگنی درچاور پنج کیل درکشت
یک پشتہ باخوشہ موازنہ دو کیل بہا قبا درچاور پر تاب چون و دیگر ابواب تعلقہ وبہ نسبت
چنانچہ پرو گاذر ودو ہون سالیانہ عوض رابطہ پایہ وار دوسوہ پھینکی نقل بھرتی وحاصل روانی
راہداری شارع عام بنکاپور از سنک مونکری موضع جمن ہال سمت حویلی معاملۂ مذکور داآب
سیل موضع ہورکنہلی وبچاوہ کلال وکلتی سنک تا حد کنارہ دو سمت مذکور کہ درمابین ہردو
موضع واقع است و تلدام و ہندرکہ وگرام دیوتی وہنمنت ویود کارتک وسیری وجری
دہولی وکوری وکوکل وکاروتی ومشعل ابراماس وجوڑہ پاپوش ودکان بقال وتیلی و
تمبولی وچاپ وجولائی ودھنگران و بعہدہ بزرگان نبد بامقرراست بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار کشت نمودہ چہارم حصۂ انعام درسرکار دادہ حق وانعام ودیگر ابواب
دہہ نسبت ودوازدہ بلوتہ گیرد چون بزرگان فدوی در جمع رکاب حضور پرنور بودہ اند
بجہت لائونی ووصول مبلغ کہندنی سدپاین ملپاین راپاقوم پنجم را بازوے چپا ساختہ
پٹیل تغلی مقرر کردہ بدین تفصیل حق وانعام وغیرہ ابواب مذکور با اولاد و احفاد او میراث
کردہ وہانیدہ اند چنانچہ بعد بندہ برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وانعام زمین
نیم چاور نہ ٹانک پیٹی وکھونگنی درچاور ۳ کیل درکشت یک پشتہ باتوشہ دو کیل

بہا و قبا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیر و بعد اوتمرس کلکرنی
برگ و تشریف وہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹانک میٹی و کھونگی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاور سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و وکیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطورہ بموجب حصۂ پٹیل کلان باشد و لعبدا و سونا قوم تیلی چھپوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ و تشریف وہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی و بیگار و اورامعاف
و حق دوازدہ بلودہ تھہ کن در آن پولہ و پشتہ با خوشہ و پندول سٹرک و سال سور و مولہ
تلداس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنا بر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است ہمان دستور در سنہ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد۔ و ہر کہ از ہندوان خلل نماید در دہرم و کاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۸ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ:۔ یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و دیسایان سمت سرگوپہ معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولامفد منہ الامثال لکشما ناگینج کنگ گیری از روئے صدق نیت وصفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ و بعتبہ بوسی سرفراز و ممتاز گشتہ درباب ورتنہ و انعام خود التماس نمودہ بنابران از راہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ ورتنہ و انعام مشارٌ الیہا انچہ در سمت مذکور سالاباد چلیدہ است باو وہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ و انعام بموجب سالاباد دنبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۴ شہر ذی الحجہ ۱۰۵۱ھ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

۱۰۵۶ھ

۴۶ ۱۶ ۶

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم

شاہنشہ دین محمد ابراہیم
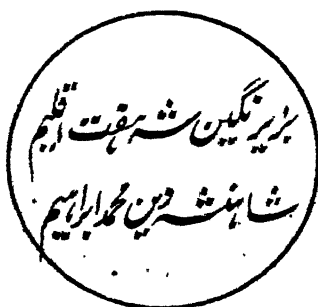
فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وسمکھان
پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وہانیگو پال پرگنہ مذکور
در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤالدین
اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان
اشرف از سال بادبھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محالدار
جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محالدار مذکور وا نمودہ بموجب سنہ
قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ وروشنائی روضۂ موصوف
مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ وہانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع کل
باب وگل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد
وبعد او وباولاد واحفاد او جاری دارند واز تھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ
حرکت شود مناع الخیر مقید اثیم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نمودہ سال بسال
بر ہمین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرستان وعاملان
ودیسایان ومعاملۂ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگا وتی وسمت توٗلی وپرگنہ منگلور وپرگنہ

گوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ بلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و
گونوار و میادن راؤکوٹ و سمت سرگپہ و سمت پلکندہ و پرگنہ تانور گیرہ و ولایت اناگنڈی
تا حد بنڈی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع مشتور حبت گانون آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف در حول احوال دولتخواہی و نیکو بندگی مقام الامثال امری و چپا نایک لنگ
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاہ فرامجان کار آگاہ عمدہ وزرای عظام زبدۂ
امرائے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت
و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کندہ اعلی فضائل
فضلا و فضل افضل از بہر علمے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افضل خاصہ نیکو خواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی بدرگاہ معلی روشن گردید بنا بران بمراحم بیدریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک موی الیہ را سرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان موی الیہ فرمودہ میراث
دیسکٹ و ناڑ تلوارگی پرگنہ گنگاوتی مذکور و ناڑ گوندگی و ناڑ تلوارگی پرگنہ نولی مذکور و
ناڑ تلوارگی ولایت انیگندی تا حد ندی تنگبھدرا مزبور و قلعۂ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
گوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ بلبرگہ و معاملہ مدگل و پرگنہ روڑکند و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل
کوٹ و پرگنہ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت کندکل و پرگنہ تانور گیرہ مع الغامات
انبلی دیسائی گنگاوتی و دیسوہ ورتنہ و کاولی ددیہہ تلوارگی و انبلی سمت کینر مرد و موضع
پلگور بیہال موضع ارسیہلی موضع ساتاپور و موضع لکشار پور معاملہ سونڈور مذبور و موضع مستور
بھونگاون مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و جھوگوٹہ سابق بنایک مشارٌ الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال برحکم بہچ گوٹہ سالاً
باد ونبالہ نایک موی الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد روان
دارند عذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال بسبب فرمان جاری سازند و ہرکہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدۂ دولت خواہان و نا کیش قاعدۂ ہواخواہانِ خیر اندیش زبدۃ الصایل
و الاخوان خاصہ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ مہاراج فرزند شاہجی بہونسلہ
و کسان کہ بنایک موی الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک موی الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک موی الیہ سرانجام مے نمودہ باشند کہ نایک موی الیہ بدیہم کرسی زادہ دولت خواہ

درگاہ است بہر وادی محمد و معاون او بودہ باشند نقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا داتند
برحکم فرمان اشرف روند تحریر فے التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول ۱۰۶۵ھ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۳۹) نقل فرمان سلطان عادل شاہ

الملک للہ

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بہ جانب عزت و رفعت دستگاہ عمدۃ الاعیان زبدۃ الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دارالسلطنۃ معاملۂ پرنور محمد پور آنکہ از شہور سنہ ستہ خمسین والف از راہ مراحم پادشاہانہ
و فرط عواطف خسروانہ یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منکلی معاملۂ مذکور بابت
روز نارائن در وجہ انعام جہت روشنائی وصف بوریائی و آب سبیل و وظیفہ پیش نماز و
فراش مسجد کہ در خانہ شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ حقایق اینیا قاضی القضات قاضی نفیشہ
سید صیف اللہ مجلس حاکم الشرع معاملۂ مذکور واقع است عاطفت فرمودہ دایندہ شدہ
است می باید کہ یکچاور زمین سلطانی مذکور داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و سبٹ
و بیگار و فرمایش و زر پٹیلنکی و پاپوش میر مالی و پولیس پٹیل و جنگی و سی سکہ ہمیوں و کار عمارت
و بعضی ثبت مبارک مبتر کہ معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غلہ نو کہنہ و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہمک و پاچک و انگشت و وجہ یکاہ دو بسوہ و زکوات تھلمور و نقل بھرت
و نیکالو و بہار دو ستک و سنکوتی و الباں ارک و یہی علق و کیلجرح و کوتہا چھور والی و اوسکی
و کھونکنی و کیلانہ و شب خانہ و پیرانہ و فقرانہ و پامالانہ و مسکوری و بال ورکی و ہندورکی
و روغن و تیل و بہت حوالدار مجبو عدار و سر ہمت و لوازمۂ سر ولیائی و دیس کلکرنی و نارکوندہ
و صدر بہت و عیدین و موہتی مرزمان از ہر دو حصہ بوقت کیل و برج حصہ بعد از کیل
و تو فرو کسر وادت ما باری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمہ پٹیل و کلکرنی و دوازدہ
بلوتیان و عین ہندی و پال بہارہ و صادر و وارد موتہی ہتمت و غیر محصول و بید اکری

---

۱ یہہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہے جس نے ۱۰۶۹ھ میں وفات پائی ۱۲

وصادمک وشرفی وبھتہ بیگاری وبعض کلباب وکل وجوہات وسایر قانونات آمی ورسمی نقدی وجنبی آنچہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است وبیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ قاضی شریف مشار الیہ نمایند وچاور ندکور خارج ضمانہ ومقاصاصاے وقصبہ ودیہہ شنا سند بعد ایشان جاری سازند عذر فرمان نکردہ سال بسال بہ ہمین فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر ابراہیم عادل شاہ
جگت گرو

فرمان ہمایون شرف صدور یافت آنکہ زبدۃ الاشباہ والاقران اورچناپک کنگ گیری کار بعنایات بے غایات بادشاہانہ ونوازش والتفات خسروانہ سرفراز وممتاز بودہ بداند کہ دولت خواہی ونیکو بندگی وحلال نمکی وبوساطت عزت وشجاعت دستگاہ مزاج دان کار آگاہ عمدہ وزراے عظام زبدۂ امراے کرام نہنگ دریاے مردی ومردانگی گوہر کان فیروزمندی وفرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت وتحسین سزاوار مرحمت وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گرعرض کند سپہر اعلیٰ فضل فضلا وفضل افضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز برآید افضل افضل خلاصہ نیک خواہان ملک گیری وکشورستان افضل خان محمد شاہی ولنشین خاطر مقدس شدہ بہ نیابت مجراے او درخدمت سراسر سعادت اقدس گردید باید کہ ہیچ وجہ اندیشہ ننمودہ وقول نواب ہمیون را

شامل حال خود دانسته بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند که انشاءالله بعد از آمدن او بحضور پرنور وزارت مرحمت فرموده نوعے سرفراز و سربلند خواهم فرمود که محسود اقران و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانسته برحکم فرمان اشرف اقدس رود و عجالت الوقت بجهته مزید سرفرازی او خلعت فاخره و خرچ مرحمت فرستاده شده باید که با خذو لبس آن برافراز گردیده بزودی خود بحضور پرنور برساند و لمحه توقف نکند تا داند تحریر فی التاریخ ۸ شهر ربیع الاول ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الملک لله

فرمان همایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنلگیری آنکه از شهور سنه ستة و خمسین و الف حصار مذکور در وجه مقدم الامثال والاقران اوترچ نایک بدستور قدیم مقرر و مرحمت فرموده شده است باید که حصار مذکور بدستور قدیم معه کاوله و لوازمه و تباله نایک مشارٌالیه نمایند و در قبض و تصرف موی الیه باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف اقدس همیون روند تحریر فی چهارم شهر جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس همیون اعلیٰ

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سنہ ۱۰۶۶ھ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب حاملان حال واستقبال
ودیسایان پرگنۂ گنجوٹی آنکہ از شہور سنین والف چون موضع ہریال وماہنگوپال
پرگنۂ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وروشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقام موضع برہان پور کہ
درین وقت بموجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع سرسہ نوشت روان
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور در وجہ انعام
ابدی واکرام سرمدی بدل وقف خیرات ولنگر وگل وعود روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤالدین اولاد موحی الیہ بدستور سابق مع کل باب خارج ٹھانہ دیوہ وبا مارگ زکوۃ
وانعامات مقرر ومرحمت فرمودہ وہایندہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق
دنبالہ نمودہ بدان موجب مع کل باب وکل وجوہات وسایر قانونات رسمی واسمی
انچہ در دفتر عالی ثبت است وبیشتر احداث شود دنبالہ نمایند وبعداو بہ اولاد و
احفادِ او جاری سازند عذر فرمانِ ہر سال مجدد نہ نمودہ سال بہ سال بہ ہمین فرمان
روان دارند وتعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان ہمیون روند

تحریر فی التاریخ ہیجدہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ ایں قولنامہ در افضل پور پائین قبر چو کھنڈی چنگی شاہ موجود است۔

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُوْدِ الْمَلِکِ الْمُھَیْمِنِ الْوُجُوْدِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ الْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یَا کَبِیْرًا اَنْتَ الَّذِیْ لَا تَھْتَدِیْ الْعُقُوْلُ لِوَصْفِ عَظْمَتِہٖ وَمِنْ بَعْدِہٖ نَعْتُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَشَفِیْعِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِمَامٌ ھَاشِمِیٌّ وَرَسُوْلٌ قُرَیْشِیٌّ نَبِیٌّ حَرَمِیٌّ وَمَکِّیٌّ مَدَنِیٌّ وَاَبْطَحِیٌّ تِہَامِیٌّ اصلہ دُوْمِیٌّ وَفَرْعُہٗ دَارَزِیٌّ وَحَسَبُہٗ اِبْرَاھِیْمِیٌّ وَنَسَبُہٗ اِسْمَاعِیْلِیٌّ وَلِسَانُہٗ عَرَبِیٌّ وَشَخْصُہٗ عَلَوِیٌّ وَبُقْعَتُہٗ حِجَازِیٌّ وَلَوْذُہٗ قَمَرِیٌّ وَقَلْبُہٗ نُوْرَانِیٌّ وَنُطْقُہٗ مَرْضِیٌّ رَسُوْلُ الثَّقَلَیْنِ مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

معروض بر ضمائر انوار انبیا اقبال ارباب افضال و اکمال و اجلال واضع نمودہ کہ در زمان شاہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شیر و شمر زہ بندہ ایں درگاہ عالم پناہ منظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالی ملکہ و سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ۔ از کرم بناب نظر الٰہی بندہ محمد شاہی پدیٹ بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ محمدہ وزرائے عظام زبدۂ امرائے کرام نہنگ دریاے مردمی و مردانگی و گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت و مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض گنبد سپہر اعلی فضل فضلا و فضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز بر آید افضل افضل۔ خلاصۂ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل متمردان و کافران شکنندۂ بتان و کشایندہ یلغار و کرنا ٹکیان مدبر رامی کنندہ شرپس گیرندہ قلعہ و حصاران فاضل افضل زمان فضیلت و شجاعت دستگاہی و افضل خان محمد شاہی در حفظ الٰہی

بعد خدا ؎

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل   شود افضل عصر در ہر عمل

برحکم فرمان عالم پناہ خان معزالیہ برالتماس رسید عنایت کرد قولنامہ سعادت نشانہ عنبرین شمامہ وعہد جاودان نمود وقول وقرارے محکم فرمود کہ درپیٹھ مذکور ساکن شود زرگران وکلروان وجوہریان وگوہران وفراوان وحاٹیان وبقالان وکومٹیان وبعضے اقوام خواص وعوام ومقیم ومسافر ومفلس ونجار اگر کرین جاکسے راکہ لاولد میت شود خانہ واسباب ویاقوت والماس واملاک واقبال وشتران جمال وودواب وانبار واشجار واثمار دادند اجناس واغنام ودوام وغلام وکنیزک ایشان رامعاف کردہ مرفوع القلم رانندہ باید کہ غلامان دیوان باتفاق قاضی ولبس بیستان وسلیتان وبحضور سائر اکابران وانند ایشان مقسوم کردہ ومادر وپدر وبرادر وخواہر وزوجان وبنات وعمات وخالات واولاد واحفاد پیرزالے باد والعاقبہ بدہند کسے کہ درین حرکت کند اورا برکت نشود اگر کسی وارث نباشد بفقران درماندگان خیرات کنند این قولنامہ صحیح است بتاریخ اول ذیحجہ سنہ ۱۰۶۶ھ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لِنَاظِرِهَا وَسَامِعِهَا مِنْ بَلِيَّاتِكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْن

کاتب افضل خاں حاجی سید اسحاق حقانی ابن علی الحسینی القادری مہرکل غفر اللّٰہ ذُنُوبَہٗ وستر اللّٰہ عُیُوبَہٗ مال لاولد وصد عالم پناہ کند افضل خاں کار بنیاد محمد بندروگی گونڈارا فرمود میراث مقدم ودو بکست باولاد احفاد ذاتی شالے داد وحسن طور رسوبھوجل بادرا میراث ملکرنی واد بیشتر کسے تغیر کند اورا لعنت شود۔

(۱۴۴) قولنامہ سنہ ۱۰۶۶ھ

این قولنامہ روبرو صدر دروازۂ درگاہ حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ سرِّ خدا قدس اللہ سرہ العزیز سنگے کندہ ایستادہ است۔

سلطان محمد بادشاہ غازی
تحریر بعہد سلطنت صاحبقران ثانی

درعہد نصفت ومعدلت نواب ہمایون بنا برالتماس خان اقبال توامان سپہ سالار دوران سرآمد نوئیان ملک دکھن دین دار کفرشکن مہبط انوار الطاف الٰہی افضل خان محمد شاہی۔ گرعرض کند سپہر اعلیٰ۔ فضل فضلا وفضل افضل از ہر ملکے

بجائے تسبیح آوازبرآید افضل فضل حکم فرمودہ کہ لعلت لاولدی اموال وامتعہ جوہریان
جمیع اقوام ہنودان سکنۂ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمودہ
بروارث وارثان میت بدہند اگروارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار برصفحۂ روزگار مثبت باشند این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معزالیہ واموال قید معاف کردہ بتاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۶۷ھ
اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وافاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص
بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرور باشند بعدہٰذا
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریراسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بسبب عنایت
تمامتر فرزند و لشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلندمکان مسعود خان را بحضور
انور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تاحال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا بلسنت

نوٹ:- یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آتاہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری گلی دار
کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر ہشتی ہیں صرف مدد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر
ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات اواخر زمانۂ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (۱۰۶۷ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل
سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود
تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ
کتابت کا لگایا جا سکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمر بند لگ کر آتے تھے اور کمر بند پر ایک طرف القاب
اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ سیانی پر نام مکتوب الیہ اور پشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا میرے دیکھنے تک نواب مختار
الملک بہادر سالار جنگ اول کی مدار المہامی تک جاری تھا۔ اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا۔ ۱۲ منہ المصنف

بسم الله الرحمن الرحيم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ... شاد و ... شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابقا حقیقت رسیدن مغل بموضع کیرا سنکی و تیکوته بکار ...

فرموده بمسارعت تمامتر فرزند دولت شکوه احتشام نشان عالیشان رفیع القدر بلندمکان مسعود خان را بصوب ...

آوردن نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه جگنذی و ... غیره ملک معموره شده و خان رفیع المکان شرزه خان را که حکم

نموده بودیم معز الیه راست بدار الخلافه امروز که تاریخ ششم است بمجرد اطلاع [illegible] ...

رسیدند و مغل در پی مشار الیه میرسد یقین تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه در آید

مع فرزند دولت شکوه احتشام خان معز الیه را بدار السلطنه پیش [illegible] بیایند و الا رسیدن ... آن

سیادت پناه ممکن و میسر نخواهد [illegible] معلوم است کار امروز بفردا متعلق ... نها ...

چون شود روز دگر نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده ... آن سیادت پناه دانا اند

کہ لشکر مغل در پے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان شہزدہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معز الیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بحجر اطلاع اخبار حادثات رسید نار و کمک در پی مشار الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالیکہ حقیقت مرقومہ بمطالعہ درآید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معز الیہ راہ دار السلطنۃ پیش گرفتہ بیایند و الارسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و یسیر نخواہد شد مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر نوبت کاری دگراست الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

باب الدین چھے
پ مدد پ

نقل فرمان (۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہان تاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بالفیض ایزدی بہرہ ور باشند بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت فرور کردانیدن نوکری عبد المجید بیرون حصار مدکل و کرانی خاطر خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند نور و نوشتہ معز الیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتہ و مقدمات دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برای چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تا حال ہیچ یکے حکم نشدہ .... خاطر خدا شناس جمعدار ند و معز الیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند معز الیہ را با سواران و احتشام حضور لامع النور بیارند و بوقت ردو بدل شتافتہ در بارہ سند النور بآن سیادت پناہ انچہ فرمودہ ایم دیگر را بعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ معلوم رای حقیقت شناس خواہد بود معز الیہ بحکم اشرف درام مصدر قیام و اقدام ....

باب الدین چھے
پ مدد پ

فدویت و حلال نمکی و خیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت و نکو بندگی معزالیہ تیقن تمام است
کہ چون حکم فرمائیم سندور ... باشد زیادہ ازین نثار حکم و الا خواہند گردد ماکہ بر سر مہربانی بایم
عدسند نور را عطا و مرحمت توانیم کرد اما معزالیہ را ضرور و لازم است کہ بر بنوقت حوادث
و آشوب اظہار فدویت کردہ در دفع و رفع حادثات سلطنت سعی نمایند و در پی امور سہل
لشکر و احتشام را مشغول نگردانند و یقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال نکر
آوردن معزالیہ ... مات را مرتفع گردانند و عجیب از نوشتہ جات و اقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد و تفکر روانگی فرزند نداند و چہار ماہ درنگ و تسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا و استمالت
و مہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان ازما بانجام رسانیدن می توانند و ہرگونہ
خیالات و اندیشہا کہ کنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات و توجہات
عالیات مصفا ساختہ و غبار آلودگی را بمہر بابینہای گوناگون و مراحم روزافزون رفت
روب دادہ سرگرم جادۂ اطاعت و فرمان برداری دارند و انواع تفضلات و نوازشات
کہ دربارۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
و احتشام بمنصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاہ

الملک للہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان و استقبال و ناڑگوڑان و دلسپایان
پرگنۂ ریور کندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف۔ ذریتہ الافضیلت مآب عبدالغنی

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنۂ مذکور بارگاه معلی التماس نمود. از اسناد سابق عہدۂ قضائت و خطابت پرگنۂ مذکور انعام اراضی شش کروہ زمین و یومیہ چہار آنہ و معمول عیدین وغیره و سال آیا و بھگوٹہ جاری دارند و نظر عنایت فرموده قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران التماس او بخاطر مبارک اعلیٰ آورده غلام حسین بن عبد النبی را عہدۂ قضاءۃ و خطابت پرگنۂ مذکور انعام شش کروہ زمین وغیره حقوق به مطابق قروسابق به موجب تفصیل ذیل مرحمت فرموده دبانید شده است و در سواد پرگنۂ مذکور زمین چہار کروہ و دیگر به موضع سدیلا پور و ایک کروه به موضع ملکاپور و یک کروه به معمول عیدین ده روپیہ یومیہ چہار آنہ و تیل چراغ مسجد روزینہ پاو پیلے و ہلکے وغیره می باید که مشار الیہ را قاضی و خطیب آنجا مستقل دانستہ آنچه و قصه و معاملہ شرعیہ بوده باشد باو رجوع کرده انعام زمین مذکور و یومیہ معمول عیدین و پھکی و ہلکے و تیل و کل باب کل وجوہات دنبالہ نمایند و بعضی صلاۃ اورا نموده باشند و میراث قضائت بحسب قاعده از روان دارند به ہیچ وجه مزاحم معارض نشوند و میراث بعد مشار الیہ باولاد و باحفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد هر ساله تکرده سال البال ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشتہ فرمان باز دہند تا دانشد و برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ غرۂ ذی الحجہ ۱۰۶۹ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی
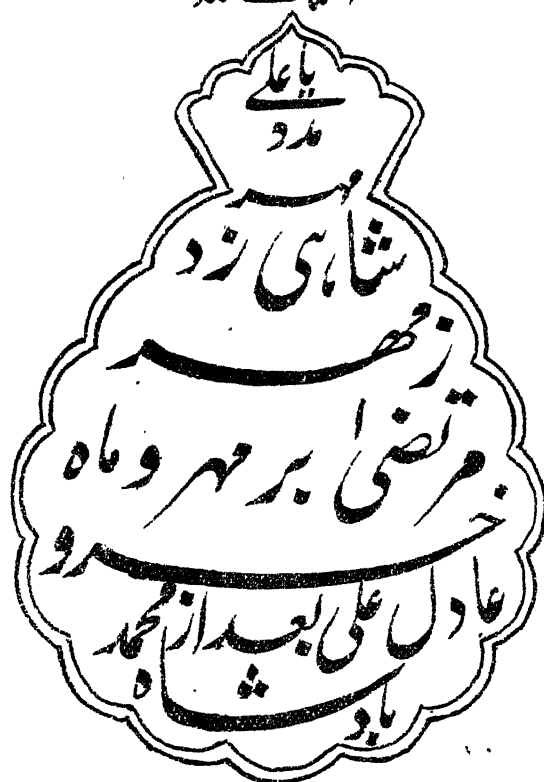
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت و شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کر عرض کند سپہر اعلی

لہ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (سنہ ۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

افضل فضلا و فضل فضل اعلیٰ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز آید کہ افضل افضل خلاصۂ نیکخواہان ملک کیر و کشورستان
افضل خان محمد شاہی سرحوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد
حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف درینولا
شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملۂ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ
قضائے خود بر وجوہ زکوۃ معاملۂ مذکور بر محل چہپہ سادیسی و پردیسی ماہنہ مال و بتسک و پیسکے
بموجب فرمان مایحتاج و بہوکوتہ سالآباد سہ صد ہون روا لست اما چیزے نمیرسد مطلق عیرو دست
دار و از نیم بغایت سرگردان و پریشان خاطر عنایت فرمودہ سہ صد ہون تنخواہ قضا کہ روا لست
ازانجملہ دو صد و پنجاہ ہون مقرر داشتہ باقی یکصد ہون بر وجوہ زر الواب دیوانے دہی سکہ ہمیون و کار
عمارت و بعض بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن مبلغ ہشتصد و ہفتاد و پنج ہون و غیر محصول و بیدا کری
و ساونک و شرنے و باقیات باہابست و پنج ہون مرحمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت
شود بنابران بخاطر مبارک تعلق آوردہ تنخواہ قاضی مشارالیہ بدل قضا بر وجوہ زکوۃ سہ صد ہون
کہ روا است ازانجملہ دو صد و پنجاہ ہون وجوہ باہابے زکوۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد ہون خود
گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر الواب دیوانی دہر دو پٹی ہفتاد و پنج ہون و غیر محصول
و بیدا کرے و ساونک و شرنے و باقیات باہابست و پنج ہون جملہ یکصد ہون دہانیدہ شدہ
است می باید کہ حسب المسطور مقرر داشتہ مبلغ مذکور بلاقصور تمام و کمال مؤدی سازند بعلت پیچ پیچ
و غیر ادا ماندن ندہند و عذر فرمان ہر سالہ نطلبند و بر قاضی مشارالیہ معتاد و جدید بنہابے
قبابست و چہار ہون بر زود فی پٹی روا لست اما تمامی ادا نمی کنند چہ معنی وارد باید کہ بست و
چہار ہون بر داد فی پٹی تمام و کمال مؤدی سازند و برسانند و پنج چاور زمین و گدہ شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین صاحب نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں - ۱۲

۵۱ چہپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - بتسک - پیسکی دھپسکی - غلہ کی دُکانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج لے لینا) بیدا اگری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے چھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا - ۱۲

۵۲ بھگوٹہ یا دہواٹ بمعنی عمل درآمد ۵۳ سالاباد = سالیانہ ۵۴ بضم اول کسر واؤ ویائے معروف بمعنی دو صد
از غیاث ۵۵ چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ ۵۶ گدہ - و ھنگڑی = زراعت شالیزار - ۱۲

کڑوانرا سہ چاور در سواد سہ موضع سمت کرڈی[1] آنرا در موضع بودیہال یکچاور و در موضع کسر بادی
یکچاور و در موضع ترمری یک چاور و در قصبۂ کرڈکل معاملہ مذکور دو چاور زمین و کدہ شالی چہار
کرو مع کلباب بانعام بالاولادی واحفادی بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان
موجب بقاضی مشارٌ الیہ بھوگوتہ میشود مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکور از روے
حرکت زمین انعام مذکور کرد کردن نمید ہند در ہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش
وآزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی
الیہ مقرر داشتہ مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے
کرد کردانیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلا قصور ولا فتور عاید گردد و بہ رعایاے چاورات
مذکور بہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم ومعارض شدن ندہند واگر مقاصایان وپٹیلان ودیہاے
مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش وآزار دہند وخلل کنند
چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند وپنج چاور وکدہ مذکور داخل محصول ونقدیات
وجمیع لوازمات وبیت بیکار وفرمایش وزیر ابواب دیوانی وہر دو پتی وبعض بابہا وکلباب
وکلو جوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی ونقدی وجنسی وکلو جزوی انچہ کہ در دفاتر
اعلیٰ ثبت است وبیشتر احداث خواہد شد تمام دبنالہ نمایند وادہ نفر کماندار تہانہ معاملہ مذکور
حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہر کہ از امر شرع محمدی تجاوز
واہمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند وامور شرع محمدی مطیع ومنقاد باشند ومسلمانان متوطنان
قصبہ ومضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز در مساجد حاضر شدہ بدعاے
دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند وعقدانہ اہل اسلام از قصبہ ومضافات بقاضی
مومی الیہ بموجب بھوگوتہ سالا باد بدہانند وبے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند
تنبیہ بواجبی نمایند وعذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال برہمین منتمشی دارند وبعد او باولاد
احفاد او جاری سازند ومعتاد گوسفند بعید اضحی ومیوہ بعید شب برات بموجب سالا باد
بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند وتعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دہند تادانند وبر حکم فرمان
اشرف روند۔

---

[1] بودیہال۔ کسر بادی ترمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڈکل (کرڈکل)
لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت ونقابت وستگاہ مزاجدان کارآگاہ سید نوراللہ سرخیل مخالک پروانگی حضور پُر نور اشرف اقدس ہمیون تعلّق ۔
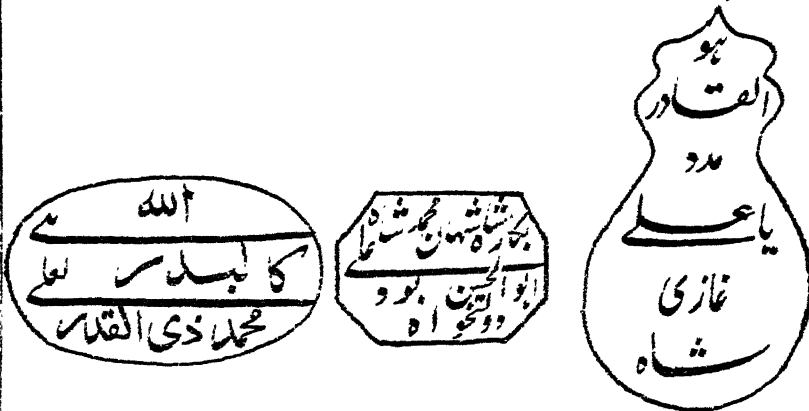
(۱۴۹) فرمان موسومہ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ در میوزیم دعجائب خانہ بیجاپور نگاہ داشتہ اند ۔

أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وتھانہ دار وکارکنان معاملہ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملۂ مذکور از حجامان کلمیوہ[۱] وپراد وغیرہ قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند ۔ در خراسان وشہر بیدر از کاریگران ہیچ نمیگیرند برحمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین ازراہ مرحمت پادشاہانہ کلمیوہ وپراد وغیرہ قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کاریگران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[۲] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہر کس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا ورسول براو باد ۔

---

[۱] این رای گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند وپراد بعضے صدقہ ۱۲۔ [۲] مقطعہ را گویند ۱۲۔

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[۱] ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی سبعین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے تمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت وجاہت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت و فرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ و فساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موحی الیہ را مدد و کمک نمودہ باہنا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر درین باب عذر و اہمال ورزند آنہا را مستاصل نمودہ خواہد شد درینباب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست و ہشتم صفر ۱۰۷۱ہ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد بتائید
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت و رفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث سبعین والف چون در خانقاہ

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت وسیادت شمع انجمن نقابت وہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث بیشۂ وحدت دردریائے حقیقت شمع شبستان فیض وبہ اگل گلبن ہدایت ولقی بارسیما ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر اشواق الٰہی محل التفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلائق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت ونیک اختری مظہر انوار ہدایت وفیض گستری شاہ ذیجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اند و حضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت وامامت محرم خلوتیان قرب وکرامت نوباوۂ چمن صدق وصفا وعرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دوجہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ میشود لہٰذا ازراہ مراحم پادشاہانہ فرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور سہ وبہائے معاملۂ نذ پور در وجہ انعام ابدی واکرام سرمدی شاہ مشارٌالیہ موکل باب حرمت فرمودہ وبابندہ شدہ است بباید کہ سمت سہ وبہائے مذکور داخل محصول نقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیگار وفرمایش وزر ابواب دیوانی ویچ سکۂ ہمایون وکار عمارت وبعضے

نوٹ:- یہہ سند عطای جاگیر اناہسور کی ہے۔ یہہ جاگیر مع مواضع ننڈی حال بیبونڈونہ۔ مرگھنتال۔ چنہال بطور مدد معاش جاری ہے۔ اناہسو میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ الم وعم نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں۔ جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیرہ تعلقہ انڈی ضلع بیجاپور میں ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقہ انگریزی جاری وبحال ہے نیز تلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نور اللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبد اللطیف دونوں تلنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ اون کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے اناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش تلنگہ لے جاکر دفن ہوئی۔ اس کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔ حیدر شہید صاحب بھی تلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔ شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر یہہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا ہوچکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر شریف (۷۵) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان وگمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن بنبع السرور وزٹیلگی و پیپھٹلے وذریعہ دیسائی ودلیس کل کرنی و
ماوگنڈہ پٹیل وکل کرنی ودوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات وسائر قانونات اسمی ورسمی
قلمی وقدمی نقدی وجنسی کلی وجزوی انچہ در دفتر اعلی ثبوت است وپیشتر احداث شود تمامی
وبتاله نمایند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجددنہ نمود
سال بسال بہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند تا دانند تحریر
فی التاریخ بستم ماہ رجب ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

مہر نادعلی

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان ونارکران پرگنۂ گورگنتہ وکوتوار مشہور
سیدار وتکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات گکرہ و
بچال وسر دیسائی پرگنۂ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اوراپکہ تازہ میدان سرآمد
مردلان منتخب و ولتخواہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کرداویت
عدہ الکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ پرگنۂ مذکور در وجہ انعام ابدی
مالیم سہر مدی جڑی سو کمپا نایک فرزند لنگ نایک شنزرہ دیسائی سمت بچال وقریات

نوٹ :- سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہندسمتان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی
کے زمانے کی ہے سمستان میں (۳۴) مواضع محاصل ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا
کرتے ہیں سنا نی گورما شنزرہ بہادر والیہ سمستان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنی لڑکا جو نواسہ بھی ہے
جڑی سو مپا نایک شنزرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے ۱۲

نکرہ وسر دلیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ و پائندہ شدہ است بباید کہ پرگنہ مذکور داخل محصول
و نقدیات و جمیع لوازمات و بیت و بیکار و فرمایش وزرا ابواب و دیوانی دی حسکہ ہمیون و کار
عمارت و بعضے ثبت مہتر کہ سعدن الامن منبع السرور کلیات و کلوجہات و نبالہ نمایند در قبض
و تصرف موی الیہ باز گذارند و عذر فرمان ہر سالہ نہ کنند نقل نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز
دہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

سکندر غازی
سلطان ابن علی
عادل شاہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال و ناڑ گیران و دلیسایان
و دلیس کلکرنان پرگنہ سندہور آن کہ از شہور سنہ ثمانین و الف دریتولا شریعت و مشیخت
پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنہ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت
قضائی پرگنہ مسطور قدیم الایام از وقت آبا و اجداد مقرر است و بجہتہ خدمت قضاءت
وجہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک و نیم چاور در سواد قصبہ و پرگنہ مذکور و نیم چاور
در سواد موضع کناری و نیم چاور در سواد موضع سداپور و نیم چاور در سواد موضع گومرسی و ربع
چاور در سواد موضع لوتل و ربع چاور در سواد موضع ہرٹ نور و ربع چاور در سواد موضع
ناڑ سردار و ربع چاور در سواد موضع کنگن ہٹی و مبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان
جملہ مبلغ سی و ہفت نیم ہون در قصبہ پرگنہ مذبور و مبلغ شصت و دو و نیم ہون در دیہات

پرگنۂ مسطور از ان جمله مبلغ هشت و سه هون در سمت علم نور و هشت و دو و نیم هون در سمت
حویلی و ده هون در سمت کونگی و هفت هون در سمت دهرے سگور بطریق انعام ابدی و اکرام
سرمدی مقرر است بدین موجب خود را زمین و نقدیات جاری و روانست اما حکم اشرف
منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرموده فرمان مرحمت فرمایند تا تقیید احکام شرع
متین و دین مبین نموده بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت
پناه به خاطر مبارک آورده خدمت قضاے پرگنۂ مذکور مع سمتها شریعت و مشیخت پناه شیخ
محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نموده وجه معاش چهار چاور زمین و مبلغ
یک صد هون نقدیات به موجب تفصیل مسطور از سواد قصبه و دیهات پرگنۂ مذکور مطابق
سابق و بانیده شده است می باید که زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات
و فرمایش در زنه دیسائی و دیس کلکرنی و زر ابواب دیوانی و بعضی کلباب و کل وجوهات
و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و آنچه در دفاتر اعلی ثبت یافته است و بیشتر احداث
خواهد شد دنباله شریعت پناه نمایند و امور شریعت عز العهده اش ساخته ممد و معاون قاضی
مشار الیه همه ابواب بوده باشند و چهار پیاده تهانه حواله محکمه شرع شریف نمایند و هر سال
عذر فرمان مجدد نکرده سال بسال برهمین فرمان مع اولاد و احفاد او جاری دارند تعلیق
نوشته گرفته اصل فرمان باز دهند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند - تحریر فی التاریخ دهم
رمضان سنه ۱۰۱۸ه

بیمع راستی حضور نویسند ... رقیمه ... خانون ... عیسی بیگی

(۱۵۴) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسمِ اللہِ الرحمٰنِ الرحیم

الملک للہ

الدین
یل ـــــ محی
مد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الاماثل اوڑچ نایک کنک گیری آنکہ از شہور سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب شوکت و مہابت پناہ نصفت وعظمت دستگاہ سلالہ آل طٰہٰ و یٰسٓ خلاصہ اولاد سید المرسلین تمکین خاتم جاہ وتمکین مدبر اقالیم الارضین .... حاتم شجاعت و نجتیاری آب گوہر شہامت وجانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری وجہانستانی .... آہنگ مہارب فیروزمندی وکامرانی طراز آئین ابہت و اجلال وگوہر دولت اقبال شیردل رزمگاہ تہور وجلالت شرزہ خصال میدان تیغ زنی وشجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی وبہروزی قوت سنان نصرت وکامگاری زور دست فتحیابی وتامداری سرکار وزراے نامدار سردار وامراے عالی مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ..... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ وزراے رفیع الشان زبدۂ خوانین زمین وزمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والانمودہ بود ازانجملہ مبلغ پنج ہزار ہن باست باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور والا فرا لسرور بمعرفت عزت وشوکت دستگاہ رفعت ومعالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستد و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ والاجاہ کتبہ کہ پیش خانمعزالیہ است واپس بادو دادہ شود واین حکم علیۃ العالیہ را ہرگز بر ہیچ احدے اظہار نمائید وپس از وصول زر مذکور صاحب خانمعزالیہ کہ درانخالت بحضور فائض

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودہ عالی
بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر ۱۰۹۵ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

(۱۵۵) نمونہ کتابت شکستہ

سلطان البرین وخاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی
نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ والکوا× والنعمۃ ولابہتہ والعظمۃ والخلافۃ والعدالۃ والرافۃ
والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان× لازالت عنہ العلیہ ملجا لقاطبہ ما دام التنتہ
سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال ومطرح آمال حجرا ہا×مخلص صادق الولا ساطع
کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سلیمان ...... میر
سحاق الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ...... وبہ ...... رائے علیہ ......
ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت× ویگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول کست
و ..... مراسم تعظیم و لوازم تکریم متقابل ومقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ× مخلصان نیکخواہ و
محبان را ..... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان مونس موقع ہذا
کتا ہذا ینطیق الحق× موسح ولطائف سلیمان اعتقاد آرش فصول طرازان دعا للمخلص
مجاب شد مصوب وافل صباح و فرواصل صدق عقیدت وولا تحفہ مجلس
اعلیٰ ومحفل اسنیٰ کہ مصداق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد وہموارہ از حضرت
۱۹ رجب

نوٹ:- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق رو شکستہ ہی کچھ بھی خطاطی
کا ایک بہت پرانا نمونہ ہو جو ایسا کچ لپیٹ لکھا ہوا ہی کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہی مشکل سمجھا جاتا
جتنا اور جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہی اس کی نقل کر دی ہی اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہی سلطان سلیم
۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۲۵ھ میں انتقال کیا۔ اُس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ
سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ/۱۵۲۰ء ہی اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کرکے انتقال کیا اس کے
بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہی۔ بہر حال ہم تحقیقی طور پر نہیں کہہ سکتے
کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہی اس سے کون سا بادشاہ مراد ہی۔ ۱۲۰

(۱۵۶) پشت

صفاتش درآمدمن ازکمال × محاسن ما برارہ بیش ازخیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... ازفیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×
.... چون سلیمان لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب اقطار آفاق
و فلک جہانبینے است آفتاب وار ازفیض اورائش عرصہ ہا چو عکس
وان احسان بیکرانش برسم انصاف اقطار عالطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردون
اساس ازپایہ لطف حق قشانے
بہ این جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظلم
... ازعدل وکرم معاوضہ عدلش حو است اورا برعاجہ احتیاج
وفود العصاد رافع انوار اسلام منکش روس الکفرہ و مناکل الاصنام قامع اثار
والکفرۃ و للجیش الحقائق
المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من حوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان بوکالت سید محمد صلح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام و متصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا التفاحش والاثام والتمائل
دائماً الی الانام الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام علی آلہ واصحابہ الدرو الکرام ارسلہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی دین کلہ ولوکرہ المشرکون قال النبی صلعم النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔ اما بعد این
وثیقہ محبت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ بہتی بمساریت برآنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ۲
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و درعقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب بخیرت خان لنفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج
المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج
وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ برصدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین
بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل
سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ برصدق وکالت او اختیار
نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی
بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذبور بنفس موکلہ خود را بنا کح مذکور نبرنی و حلال داد ایجاب
و قبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول را می شنیدند و
می فہمیدند کا تبین مبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت
و دو و نیم لک روپیہ میشوند ازانجا ثلث موجل واجب الاداست و ثلثان موجل الی انتہا
نکاح یا من سنت کان نکاحا ان اللہ یفعل یو تیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان
چغتا شیخ محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ دار دامید شفاعت
التفات خان فدوی محمد شاہ رجب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

سلہ نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہان پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم
بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا
وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور
عملہ پرگنہ کانت کولہ سرکار بدیوان مضافات بصوبہ دار الخلافت شاہ جہان آباد بحال جواز اقرار شرعی

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہان پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپ کے مکانات
تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے
سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا۔ سید صاحب
نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

برین نہج کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید در حال صحت و ثبات عقل بمسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان مرحوم و برخوردار رشید رحمت الله از آنچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان این تملیک شرعی خالیاً عن حق الغیر و عما یمنع جواز التملیک و نفاذہ بجملگی و تمامی یک منزل حویلی کہ مشتمل بر منسوبات متعدد و متفقہ مرتبہ مبنی بخشتیت پختہ و غیر ذلک کہ واقع است در قصبہ شاہ آباد محلہ پرگنہ پالی سرکار خیر آباد تابع صوبہ اودہ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی آں ملاذق است بحویلی حاجی الہ بخش صاحب و حد احمد خان و بنے و غربی آن ملحق است بحویلی لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آن پیوست بحویلی کلو انیلی و بھورجی و حد حویلی مددخان و نقیب خان با جمیع حدود و حقوق و مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً و قبض شرعی کرد مملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی وجہی من الوجوہ و سبب من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ بست و دویم [۲۳] جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر خلد الله ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد مہر (سید احمد گیلانی) گواہ شد

سید عبد الوہاب (مہر) سید سلیمان (مہر) سید داود (مہر) حافظ جعفر شائستہ خان مہمند شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل سید محمد صالح

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

(مہر) (سید احمد گیلانی محمد صالح ابن ...)

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالی

اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی در حالت صحت نفس و ثبات عقل و جواز تصرفات بر انجملہ یک قطعہ زمین بابت خرید خود کہ محدود است بدین حدود اربعہ معروفہ موصوفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
خانہ باکو تیلی	خانہ سلطان منہار		شارع عام

عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی بشمیر تنبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بنت کمال الدین خان مرحوم است و محدود است بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی بسماۃ
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عقب خانہ کومدن بقال

مرقومہ واویم و برزمین معوض عنہ قابض شدیم و نماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خرید او بود دعوی و حقی و خصومتے و کان ذلک بمحضر من العدول والثقات نوشتہ شد این خط بست ۲۴ چہارم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۹ ہجری -

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ الہٰ خانہ اللہ دیے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواہیر خانزادہ سعادت خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتحمور خان و خرد مند خان بن فتحمور خان مرحوم و اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم خان و ہادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمہر خواجہ جواہر و بمہر سید امید و بمہر سید فتح محمد و دیگر متمندان شاہ آباد و از قرار بتاریخ بست و ششم شہر جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ھ

آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مسماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ :- یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ مین انکی ڈیوڑھی تھی اسیرانہ اوصاف ہیں اپنے باپ بھائیوں کے ہمدوش تھے نور وزپور کا علاقہ انکے قبضہ مین تھا مسماۃ فاضلہ خانم نعمت خان بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کر دی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیا اوس مین شامل کر دیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تاریں ہین جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا ہے ۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزاده الله دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاه آباد
سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اوده فی الحال بصحت اقرار با شرعاً برین جمله که چون
سابق موازی بست بسوه زمینداری دروبست موضع جیٹ پوره ساحت عمله پرگنه پالی سرکار
وصوبۂ مسطوره دو قطعه باغ نودہا و باغ متصل محیندہ تالاب سواد قصبه شاه آباد مذکور
که موسوم به باغ چوبے پران ناتھ است و یک منزل حویلی تعمیر پخته واقع قصبه شاه آباد
مذکور که مشهور بکوٹھہ بران چوبے است بمسمے محمد عیسیٰ خان ولد قطب خان ترین که ابن الاخت
اعیانه است تملیک بلاعیوض کرده ام حالا موازی چهل بسوه دروبست موضع نوروز پور
و موضع سهاگ پور عمله پرگنه پالی مذکوره و یک محله روشن بازار عرف بروا بازار و یک منزل
حویلی تعمیر پخته داخل اندرون قلعه واقع شاه آباد و یک قطعه باغ کلان معه تالاب واقعه سواد
قصبه شاه آباد مرقوم که منجمله عیوض زر مهر خود از ترکه خانزاده الله دیئے خان مرحوم که زوج
من بود در قبض و تصرف مالکانه خود تا زمان این تملیک بلاعیوض میداشتم بدین حدود
اربعه معروفه مذکور کما فصلت۔

بسوه ہا موضع نوروز پور ۴۰ بسوه

نوروز پور مسطور المتن بست بسوه دربست۔ سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوه دربست
محله روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعه حدود معروضه و مطابق مقبوضه قدیم معه اراضی
آن و یک محله باغ کلان معه تالاب و زمین و اشجار واقع شاه آباد مذکور۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
پٹی محمد حیات حویلی تعمیر داخل اندرون قلعه واقع شاه آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازه	حد باغچه علاؤل خاخیل و محاذی یکقطعه مذکور بدین حدود اربعه یک منزل حویلی محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محله خضر خان دلازاک و مسماة زلیخه نزاخیل حد شرقی دروازه محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	تالاب عیره و باغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آب بار و خاص وارتکان و خاکدان
و عملہ حویلی مذکور معہ عملہ داخل و لکل قلیل و کثیر و بھا و فیھا وایضاف و بسبب الیھا
خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر
از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلا عیوض
درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکور و مملک را در قبض و تصرف
مملکہ برآوردہ در قبض و تصرف خود آورد و تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً پس نماند بعد از
عقد تملیک بلا عیوض مملکہ مذکورہ را و من مقدم مقامها در ملک مرقوم حقے و دعوے و
دستخط تملیک بلا عیوض باقرار مسماۃ مذکور بتصدیق گواہی اشرف خان و قطب خان
برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادان
برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد و کان ذلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہر یک شیخ غلام معین الدین خان
عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ
کریم الدین و مسماۃ نجیب النسا و مسماۃ جان بی بی ابنان و ابنات دانشور خان عرف
شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی
محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ
محمد داؤد زوجہ ہاے دانشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعاً بدینوجہ کہ منمقرین مذکورین
مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ لنصف آن دوصد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند
از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک و حصہ
چاہ معہ اشجار ہار مثمرہ و غیر مثمرہ محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغچہ مرزا فاضل بیگ و بعض بزمین باغ مذکور	آن ملحق است بباغ بھورنجان	آن ملحق است بباغ میراں امان اللہ	آن پیوستہ است بشارع عام

بر ذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ درتحت وتصرف خود آوردیم من بعد آن ہیچ حقے و دعوے وخصومتے بوجہے من الوجوہ وبسبب من الاسباب نیست ونماندہ بنابران آن انچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانیدہ دادیم کہ تا ثانیًا حال سند باشد کہ عند الحاجت بکار آید وکان ذٰلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست وششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد العبد العبد العبد

بی بی حبیب فی بندہ درگاہ ظفرالدین بندہ درگاہ قمرالدین بندہ درگاہ قطب الدین ولد انشاء خان غلام محی الدین ولد داشو خان مرحوم

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد

شیخ محمد طاہر خیر اللہ درویش محمد عبد الباقی عصمت اللہ فدائی جیلانی

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مجز باسم ونسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبۂ خیر آباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودھ فی الحال بصحیح اقرارہ شرعًا بر اینمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم وجدید وحویلیات درونی وبیرونی توشکخانہ وموذیخانہ ودیوانخانہ تعمیر پختہ وکٹرہ مولا گنج معہ اراضی بست وپنج بیگہ پختہ مدخلہ ومشمولہ منازل وگنج مذکور وموازی نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور وہشت بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع درجنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود اربعہ مفصلۃ الذیل وموازی چہاردہ ونیم قطعہ باغ ابنیہ کہ ازانجملہ ہفت نیم قطعہ مشتریہ وپنج قطعہ

لونٹ :- سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولا گنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں ۱۱۲۱ھ کندہ ہیں۔ ۱۲

مرہونہ وو قطعہ نشانده وتعمیرش کرده خود واقعہ قصبہ شاه آباد مذکور کہ تفصیل اراضی
وحدودات آن در قبالہ جاتش مشرحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا ورہن
وتعمیر خود ساختہ تحت وتصرف خود میدارم والی یومنا بلا اشتباه سابق الذکر در
قبض وتصرف مالکانہ سمقر بلا شرکت وسہامت غیرے مقرر اند در نیولا بحین حیات
وصحت ذات وثبات عقل د لقاء جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز ونافذ است
آن ہمہ عمارات وباغات مشتریہ ونشاندہ خود واز رہن باغات مرہونہ مسطور
با جمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل والکثیر مدا خلہا فیہا والخارجیہ عنہا و
ماتیعلق بہا وفیہا من الاثمار والاشجار مثمرہ وغیرہ مثمرہ عقلاً وارادتاً برضا ورغبت
خود بلا اکراه واجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماة **خوشحال بائی** منکوحہ خود بوجہ
دین مہر ہبہ وتملیک صحیح شرعی کرده دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً مفرغاً
صالحاً عن الشروط الفاسده وعاریاً عن المعالی المطلبہ وحق الفروعین الفاحش
وعنہما یمنع جواز التملیک وموہوبہ بہ ہبہ وثیقہ ہبہ نامہ نہ التسلیم وتفویض ساختہ
مملک لہ را قابض ودخیل گردانیده دادم ونیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول
تملیک نموده قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نسبت
ونماند مرا احدے من المعاقدین حق قسم تملیک واسترداد ن احیاناً من بعد ازین اگر کسے
سہیم یا شریک پیدا شود ودعوے نماید باطل ونامسموع است شرعاً وعدالتاً
کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک
وہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع وبرہان ساطع گردد فقط۔

گواه شد اسد علی

گواه شد عبدالواحد

(مہر) ابن سید محمد زمان گیلانی

(مہر) سید امین ابن سید محمد داود گیلانی

تفصیل قطعات باغ مذکور الصّدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ　　باغ مرہونہ ۵ قطعہ　　باغ خود نشانده

باغ نکری بیگم پنجاه باغ بروا　باغ ملکاپور　باغ کرم اللہ پور　باغ بنگالہ　باغ سرفراز خان　باغ چپکلہ　باغ سمند خان　گلاب باغ　باغ سلیم پور
ایک　یک　یک　یک　یک　یک　یک　یک　یک

باغ چپکلہ　باغ عباس　باغ محلہ تکیہ سلیمانی　باغ محمود خان　لعل باغ　باغ دونده قریب باغ اعزاز خان
نصف　یک　یک　یک　ایک　نصف

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
پیوستہ محلہ شیخ دلدار	ملحق بمسجد سید عبد الباسط صاحب	ملاصق آراضی زرخرید من است و شاہراہ	پیوست باراضی زرخرید منمقر

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
پیوستہ باراضی شیخ دلدار تا حد احاطہ مولاگنج	ملحق باغ حضرت سید عبد الباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولاگنج مذکور	متصل مزار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار و تالاب	پیوستہ بجانب ہلے سکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولاگنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۶۹ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرماکر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے قورخانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شونیگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہ فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم

ازانجاکہ بمقتضائے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والاتبار عالی وقار علماء اتقوی
وصداقت التیام ومهذب امور اسلام و فقراء ہدایت وصفات شعار کرامت × وضیا وثارو
رؤسا شوکت وحشمت مآب وامراء امارت وابهت نصاب این خاکسار ذرهٔ بے مقدار
المخاطب به فراز خان × سوال میکند واستشهاد حق خود میخواهد برانمعنی که حضرت عرش
آرامگاه این سائل را از عمر شیرخوارگی لظل عاطفت وسایهٔ ملاطفت مثل
فرزندان پرورش فرموده تبقرر معلم وادیب به تعلیم وتادیب × مشرف نموده بسن تمیز تعین
خدمت شایسته وعهدهٔ بائسته اعلی خدمت قورخانه وجیب خاص وبخطاب حبیب الدوله
محب الملک افضل الامراء محمد سرفراز خان بهادر شمشیر جنگ در اقران وامثال معزز و
ممتاز فرموده سند فرمان × والاشان مزین ومسجل بمهر تزک وطغراء اشعر بمضمون مرقوم
الصدور مصدره ششم رمضان المبارک سنه سی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر
وعطا فرمودند چنانچه سائل فرمان کرامت ترجمان را فخراً وسنداً بدست × میدارد ونیز تا
زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مفخر وسرفراز
ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت ایجال × وصدق هذا لمقال اطلاعی وآگاهی
باشد حسبتہً للہ مهر گواهی خود برین قرطاس ثبت فرمایند که عنداللہ ماجور وعندالناس
مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شهر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشه وغیره که بیروزگاره هستند آنها را گرفته در پیاده‌های
علاقهٔ ایشان نوشته نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرموده شده است

نوٹ :- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا
دستخط اکثر نبی مالک اس طرح [illegible] کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند
طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا - ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں
ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا - صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا
۰۱۲۱ سنہ - ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ "حیدر علیخان بہادر" (سنہ ۱۱۸۲ھ) ہے -
۱۱۹۵ھ

ایشاں نیز تقید و خبرگیری این معنی داشتہ از انہا غلامان آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش ہرکس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختارند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و دو صد و ہشت و چہار مولود محمد تحریر یافت

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

سورنہ شب ۷ رشوال ۱۲۷۱ھ ہجری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے یہ نکاح نامہ ۲۰ رستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضہ انگریزی ملا اور مسٹر امری شویگر نے (Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام وفصلا قاطعاً تمیزاً بین الحلال والحرام حصناً حصیناً عن الفواحش والاثام وتمتعاً فی اللیام والایام والصلوٰۃ والسلام علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء وقال تزوجوا وتناسلوا وتکاثروا فانی متکاثر بکم الامم یوم العرض واللقاء وعلی آلہ المعصومین واصحابہ اجمعین اما بعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ مشعر و مبنی است براینکہ بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۷۱ھ ہجریہ مقدسہ نبویہ علیہ التحیۃ والثنا درمحفل عقد حاضر آمد حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبل تتق نشین عصمت سماۃ مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا جمعہ وثانیہما مرزا عظیم الدین بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ بعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰:۔ ٹیپو سلطان کی وفات کے مادے یہ ہیں ع

نور اسلام و دین زدنیا رفت ع شمشیر گم شد ع نسل حیدر شہید اکبر شد

۱۲ ۵ ۱۳ (۱۷۹۹ء) ۱۲ ۵ ۱۳ ۱۲ ۵ ۱۳

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگا پٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی فیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث ازاں معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بر ذمی و زوجیت دوجہ ودودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا مکھو داد و ناکح مذکور نقش نفیسہ مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین × خواست وقبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد و بینہما ایجاب وقبول شرعی واقع شد × وعقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علیٰ طریق الخفیتہ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ شہر صدر وسنہ الیہ بیصر

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:-

مرزا شہاب الدین (ناکح)، مرزا مکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سربلند بخت مرزا خداداد۔ مرزا بہو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار وخواقین معدلت شعار حرمات محترمات ومخدرات محصنات فدویان خاص وجان نثاران با اختصاص را ننگ وناموس خود تصور می فرمایند وذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الٰہی را بزیر سایۂ حفاظت و امینت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی ودائرہ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طی نمایند حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید وخضر طریقۂ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید وراعی را گرگ بودن نباید واگر نیت حق طویت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوے واین میدان ؎

بیا و نوش کن پیمانۂ چند فدائے مقاومت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ درعالم غیرت وناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند ومور با سلیمان مقابل میشود اینک زخش ہمت ومردانگی ما در صف وسر شجاعت وشیر دلی برکف۔

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ (۱۶۷)

بجواب خطِ شاہجہاں بادشاہ

منت ایزد راست کہ در جہان تکبر و منی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مرا ورا رسد کبریا و منی کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلہ کہ از دبیران خام طبع گاغفتہ تزئین دادہ بودند ظاہر و باہر گردید و اظہر من الشمس است کہ ہُد ہُد را تاج شاہی و افسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند و اساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد۔ خرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہر چند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگذارند انچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد و اَلصُّلحُ خَیرٌ واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۱۶۸) نقلِ فرمانِ[1] سلطان غیاث الدین بلبن

اسمہ اعلیٰ وحمدہ اولیٰ

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین	عبارت
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم	مندرجہ
ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سنہ احد	طغرا و مہر

[1] یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اسی نہج کا طغرا نما ہے جیسا کہ قطب مینار کا ہے فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا میں بادشاہ کا نام "ضیا الدنیا والدین ابوظفر

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ رشعبان ۶۷۱ھ جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو
۱۲۷۳ ۲۷ر فروری ۱۲۷۳ء
خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی
اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت
دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دار الخلافت
دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش در انجا آباد است
در نیولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہاں مطاع
آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محل قدیم بدستور
سابق در قبض و تصرف مشار الیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ موما الیہ با فرزندان
موطن مستقل داشتہ پشت بپشت و بطن بطن و ظہر بظہر بطن بطن بمحل آباد باشد و احدی
بعلت انتقال محال و تجبیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کار پردازان یا ستحقا
ہند از عہدۂ آنہا معاف دارند الزم است کہ متصدیان حال و استقبال در
استمرار این حکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ
الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

پشتِ فرمان:۔ مقرر آنشرح ضمن بموجب التماس سیادت
و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی
در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است در نیولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں" ابو ظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی ہے حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت** - **دیوان اعلیٰ** - **دیوان وزارت** - **دیوان صدارت** - کی تصدیقی شرحیں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صاد صحیح کا حرف اول کا ہے بقلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی شرحیں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور سواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۷ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لون اگزیبشن آف انٹی کویٹیز ص (۴۶)) ۱۲ - اسلہ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت

حکم جہانمطاع شرف یکاریافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ بافرزندان اوبحال دارند ودرین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایون بادشاہ ۹۴۸ھ / ۱۵۴۱ء

بادشاہ بہادر
ہمایون غازی
نصیرالدین محمد

ماهمایولدباشاغازی
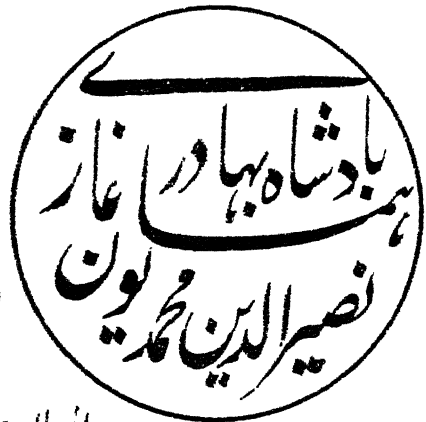
بفرمان والاشان شہنشاہ نصیرالدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پرآشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود واز گردش لیل ونہار بصعوبت ریگستان نار وار اتفاق افتاد وبہ منازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد در یکمنزل گروہی قوم بواہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف مالک فارغ گشتہ بخانۂ خود میرفتند از نزول لشکر قلیل شہریاری آگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری بجان ودل بستہ بہمہ تن بمہمانی نزی مصروف شدند وخدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثال آن منزل خوشگوار آسایش وآرام نیافت وچند نفوس معزز ومعتبر برائی رہبری وتسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد سرحدی ہندوستان سایۂ امید از عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ باورنگ مملکت ہند قرار گیرند بلا تعصب مذہبی وپناہ از ایذا رسانی مخلوق وبآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کار دیگر نمی دانند روزیکہ افضال خدا شامل حال ظل الٰہی شود بعونہ تعالٰی نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد

بتاریخ بست ویکم ربیع الاوّل ۹۴۸ھ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ:- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط نہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرور زمانے سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقل فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۱۰۰۴ھ / ۱۵۹۵ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان راحسب التماس او از روئے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم اونشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از محرز کات و سائر تکالیف خلاف حکم و بربست تعرض بحال او و اتباع او نرسانند و خانہائے آنہارا کہ مہر کردہ اند کشادہ تبصرف آنہارا گزارند و جمعیکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع نیایند و مراعات حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند و اگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا بہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ ہا بسلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمامن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ ذی الحجہ ۱۰۰۴ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر درِ نسیم سحر، جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ / ۱۶۱۰ء

درین وقت فرمانِ واجب الاطاعة والاذعان از مسکن عنایت والاحسان
شرفِ صدور وعز ورود یافت که بوضوح پیوست
کہ چون فضیلت مآب نزاہت ایاب شریعت شعاری طریقت و دثاری حقیقت آگاہی شیخ داؤد گجراتی سمہ اصحاب خود
از مردم فضلاء و بلغاء کہ بجمیع علوم آراستہ وبہمہ ابواب پیراستہ شد چنانچہ دانشمند زاہد و عابد متقی پرہیزگار اند مناسب و لائق
آنکہ کروریان و جاگیرداران متصدیان مہمات حال و استقبال صوبہ گجرات احمدآباد امیدوار بعنایت خسروانہ و نوازش
پادشاہانہ بودہ بدانند کہ فضیلت مآب مشارٌ الیہ او توابعان متعلقان او را بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحمت نرسانند بمراسم
اعزاز و احترام بلاکلام نموده قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سند سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام و علماء انام
و ساکنان و متوطنان و جمہور سکنہ و عموم متوطنہ سرکار احمدآباد صوبہ گجرات حسب الحکم جہانمطاع آفتاب
شعاع عمل نموده از سخن صواب کہ ہر آئینہ موافق شریعت غرا خواہد بیرون نرود و بہیچ مذہب پرسش و
مشوش احوال او نکنند و گذارند کہ بحال بوجہ بدعا گوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند و ہر کہ
ازین امر اقدام عدول کند بغضب بادشاہی کہ نمونۂ قہر الٰہی است گرفتار خواہد شد درین باب قدغن لازم دانستہ
تخلف نورزند تحریر فی التاریخ ۱۹ شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۱۹ ہجری مصطفیٰ
برسالہ فضیلت مآب فصاحت آیات اقبال آثار مولانا علی احمد حوکی متبر الحضرت السلطانی بمہتابخان و نوبت واقعہ نویسی خواجہ تقی محمد سے حسن

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں
(۱۳) سطریں ہیں۔ خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمان[1] اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۱ھ ۱۶۶۰ء) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ سرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

فرمان ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی	مہر شاہی

یافتاح — یارافع

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یاواسع — یانافع

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لائق زراعت خارج جمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف ستحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ وغیرہ صاحب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعای بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام وعمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

۱؎ فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہو گیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔۱۲

وضابطانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار وده نیمی ومقدمی وصدو دوئی و قانونگوئی وضبط ہر سالہ
بعد تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
ودرین باب ہر سالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واگر درمحلے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا
اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ
سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۰۰ ہجری......
ماہ الٰہی برسالہ سیادت ونقابت ونجابت وصفوت دستگاہ
موردمراحم پادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر
جلیل القدر میبرک شیخ ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان
درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ.........
مسماۃ عائشہ وغیرہا مستحقہ وصالحہ اند وازہیچ ممر وجہ
معیشت مقرر ندارند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع
واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد
بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع......
...... مدد معاش بنام مسمات مرحمت فرمودیم واگر درمحلے
دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب
پروانگی بہ عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق
قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا موجب
تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونقابت پناہ صفوت ونجابت دستگاہ
صدر جلیل القدر میبرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نمایند
شرح بخط وزارت پناہ وکفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ آنکہ

۱؎ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مشترک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ – ۱۲
۲؎ بوقت دور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا – ۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است۔ شرح بخط وزارت پناہ کتابت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ھ ہجری مقدسہ .... بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف ستحقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ سص

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند ص

مشار الیہ مسماۃ
ـــ سگہ حفیظہ
ـــ سگہ

مسماۃ مسماۃ
زینب جلنے
ـــ مگہ ـــ سگہ

بموجب یادداشت واقعہ

فرمان عالیشان قلمی

نموده شد

.... بتاریخ .... از .... شد

بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور

شاہ عالمگیر ضمیر مریدان شد محمد تقی سدق سنہ احد

عالمگیر بادشاہ سید مدن غلام سنہ احد

عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ

بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد

فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۷ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۳) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب[۱]

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسی بیگہ اراضی واقعہ موضع ... صوبہ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بفرمان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی	بخطِ طغرا

نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم	بخطِ طغرا
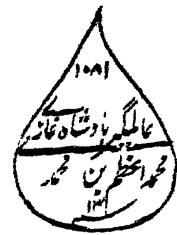
عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت ....
من مضافات صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوری ئیل در وجہ مدد
معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال
صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشد می باید کہ حکام
(و عمّال) کروریان حال و استقبال این امر والا را مستقر و مستمر دانستہ الاضی مذکورہ را پیمودہ
و چک بستہ بتصرف او .... (واگذارند) واصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند
و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار دہ یکی و مقدمی و صدد ولی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از
تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
و اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و درین باب ہر سال سند مجدد
نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر و الظفر سنہ چہار دہم جلوس والا تحریر یافت۔

---

[۱] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ سطریں باقی ہیں۔ ۱۲

پشتِ فرمان .... دستگاہ مخدوم

.... ل بصوبہ دار الخلافہ ....

.... کہ رقبہ الہی پانصد بیگہ است ....

... امر جلیل القدر منیع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی حجہ سنہ ۱۲ جلوس والا بموجب تصدیق ... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ فضایل و کمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ چہار دہم محرم الحرام سنہ ۱۲ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدار فصل خریف تیکوریل نشان واجب الاذعان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ شہر صفر سنہ ۱۲ ...... جلوس

نقل بدفتر صاحب توجیہ نویس رسید

ما عــــ سالیانہ بموجب اسناد احکام و

موضع در بست

مواد در منوال مرحمت شد لب بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ۹ شہر صفر سنہ ۱۲

نقل بدفتر رسید

محمد اعظم بادشاہ بندہ کلیاندہ اس

منوہر رنگیلے ۱۰۷۴

مخدوم غثمان بن مخدوم عبد اللہ ۱۱۸۱

عالمگیر غلام محمد خان سد دات

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس ۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۲ ... شد

برسالہ فضیلت و صدارت پناہ شیخ مخدوم و نوبت واقعہ رام رائے۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارکی بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴ ر جمادی الاولی ۳۰ سنہ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

نایق العنایت وقار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بودہ بداند که درین زمان × میمنت اقتران فضل و کرم خسروانہ ازراہ بندہ پروری اورا بمرحمت خدمت × حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت و عطاے خطاب بیگلر خان از انتقال بگلر خان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت و مباہات بخشید × باید شکر و سپاس عنایات مقدس و معلی بجا آوردہ در محافظت قلعہ و توزوک و احتشام و موجود داشتن ذخیرہ مطابق ظابطۂ مستمرہ × جد و جہد فراوان بکمال ہوشیاری و خبرداری بتقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور داند چہاردہم جمادی الاولی سال سیم از جلوس والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

عبید خان خان صدر الصدور
فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ
بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ کنور سکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد اعلام آنکہ۔
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای و خطابت پرگنہ مسطور معہ سواد و قصبہ و قریات متعلقۂ آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر و مفوض گشت کہ کماینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نمودہ شد و در فصل قضایا و خصومت و اجراء حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و جماعات و ترغیب مردم بطاعات و النکاح من لا ولی لہ و قسمت ترکات و حفظ اموال غنیب و ایتام و تعیین اوصیار و نصب قوام مساجد موفورہ

ل اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل یہ ضابطہ ہے۔ ۱۲
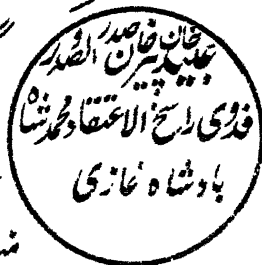
تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارٌ الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی موحی الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک او ندانند ومحکوک ومتخالف رابیہراو شمارند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۳۰ جلوس والا قلمی شد

(۱۷۶) نقل فرمانِ عالمگیر ثانی[۵] ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

اللہ

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الٰہی استظہار

۵ مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خان ولد داؤد خان قوم افغان برکازئی (شاخ یوسف زئی) باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیئر سے بزمانہ احمد شاہ یا اس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار مرشد آباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربار سلطنت انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشد آباد وانحطاط دہلی انہوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دار الحکومت تھا اور روہیلہ سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رام پور (ریاست) میں جا بسے مولوی غلام جیلانی خان بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور ان کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے یہ تذکرے گلستان رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خان کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویانِ ہواخواہ عمدہ نوآئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے عقیدت آہنگ رتن سنگہ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ر شعبان سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:- بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جابجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج برائے چندے بمقام دارانگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جوکہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی وانگریزی میں نزاع ہوگیا اور نوبت جنگ وجدال تک پونہچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جامِ جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بنا کر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۷ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا گھیر کہلاتا ہے اور محلہ حرو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور واناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہے۔ ریاست کچھورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مرادآباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں ہیں اور انہیں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

ـــــــــــــــــــہزاری ذات و خطاب

الف ـــــــــــ سوار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک ۵

مقابلہ نماینده

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پونہچا تھا مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔
مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔ بسالت۔ عفت۔ راستی و راستبازی میں مشہور تھے۔
ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم و فضل شرافت و وجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہے اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ اور مدفن اُنہیں کے گھر کے اندر کا قبرستان ہے۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین سے یہ ہے :- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابوالرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند و خطاب یافتہ دہلی سلطنت میں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکر گذاری سے

موافق سیاہہ حضور والا است
عالمگیر ۱۱۷۰
بادشاہ غاز
زتن سنگہ فدوی
فدوی بادشاہ غاز
عالمگیر ۱۱۷۱
جلوس والا

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ / ۱۷۵۸ء

والا

فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

چودھریان قانونگویان مقدمان رعایا و مزارعان پرگنہ چرکانون وغیرہ مضاف صوبہ بہار بدانند کہ

چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ من ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند و از سجی حسابی و صلاح و صوابدید خان موحی الیہ بیرون نروند تاریخ ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ضمن دوام

مصدر بضمن غلام جیلانی خان از پرگنہ چرکانون وغیرہ مضاف صوبہ بہار از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدای سدس ربیع توشقان ئیل مرحمت شدہ

للعہ لک

لعہ ؍

مذکور ارابعہ محمد صالح خان بہادر حویلی بہار لو محمد عابد

للعہ لک لعہ ؍

(دستخط جو پڑھے نہ گئے)

(نوٹ:۔ یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کر دیئے گئے ہیں۔)

(۱۷۸) نقل فرمان[۱] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ع) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہر سہائے۔

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

فرمان ابوالعدل عزیز الدین
محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(اوپر) ہو الغالب - بیچ میں - ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد ۱۱۶۷ھ

(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک و دو صد و پنجاه دام موضع دھیر کھیڑه در بست مع مزرعه عمله پرگنه ہاپور سرکار و صوبه دار الخلافه شاہجہان آباد که سیصد و پنجاه و پنج روپیه کسری حاصل آنست از جاگیر ہر سہائے وغیره در وجه انعام التمغا و متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعافی تو فیر از ابتدای فصل ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد بایدکه فرزندان نامدار کامکار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

[۱] اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں - ۱۲

وموبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را در بست
معہ مزرعہ نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً متصرف آنہا با فرزندان
بازگزارند و از عوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش
صوبہ داری و فوجداری و مال وجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ
وداروغکانہ بیکار و شکار دہیمی مقدمی وصدد وئی و قانونگوئی مزاحم
ومتعرض نشوند و تو فیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن
تردد در جمع آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید و قد غن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت
تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند بیست و ہفتم شہر شوال المکرم سال
ششم از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبہ ۲۳
شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری
مطابق غرہ اسفندار بر سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت
فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و
عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی علیش آرائے
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مراحل دانی و آگاہی جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ
شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمائی سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلندمکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ
سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ

بموجب یادداشت واقعہ
فرمان والا شان نوشتہ شد

[illegible]

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہاے درگاہ خلائق پناہ بعمل سنگ قلمی میگردد حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد تنخواہ دام موضع دھیر کھیرہ درست
مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر بیرسنگھ ہاے وغیرہ در وجہ انعام و التمغا منتلقان
مشار الیہا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ
و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بہ تبع آن بیفزاید فراہم
نشوند بمعافق توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ۵ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح و تخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانائی مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی و تقیہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مزاجدانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع
یکرنگی و صفا ہمدم و لکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح و تخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق
بروافعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام

تاریخ ۲۵ ماہ شوال سنہ ۵ داخل ارباب شد ۱۷
موافق ضابطہ نظر شدہ داخل روزنامچہ واقعہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۵
مہر

تاریخ ۲ ماہ ذی قعدہ سنہ ۵ جلوس والا
نقل بہ خیر... عالم... سنہ ۵ ... مطابق
مہر

داخل سیاہہ ... ۵ ... ۱۷

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رساند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ بتاریخ بیست ونہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔
ا... اسماعیل بیگہ پختہ
... اسماللہ... سو روغیرہ
ا... ضمہ بیگہ لایق زراعت
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از بخدس
ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔
مقرر شرح سیاہہ
... بیگہ موضع دھیر کھیڑہ
المصرہ (۹) تنخواہ از پرگنہ ہاپورسہ کار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان
مشار الیہا با فرزندان بلا قید واسامی وقسمت بمعافی
تو فیر مرحمت شد۔

... بیگہ موضع دھیر کھیڑہ در بست مزروعہ

بتاریخ بست ... شہر ذی قعدہ سنہ ... جلوس
والا نقل بموجب ... مفصل ... رسید ... مشار الیہ

واخل ... دار ... بوده ... شد

بتاریخ ... شہر ذی قعدہ ... سنہ ... جلوس والا
... جواب ... الامال رسید
... مشار الیہ

بنام متعلقان مشار الیہا	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
۱۰ بیگہ	۵ بیگہ	تمام ۱۱ر

۱۰ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ دربست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
۵ بیگہ	۵ بیگہ	تمام ۱۱ر

نقل خط انور آنکہ

سند انعام التمغا بدمہند رہا

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہر سہاہی وغیرہ مزین بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید کہ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ دربست مع مزرعہ عملہ پرگنہ پالم سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوارند کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وا گیہ از حسن تردد و جمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ بدمہند رہا

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۶ ظہر رسید رہا

[بتاریخ بست و نہم ذی قعدہ سنہ ۲۷ ... — حاشیہ، جزوی طور پر ناخوانا]

برسالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام و الامتیاز رکن السلطنہ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد..... سنہ احد

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس   فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م   م

بیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر
عالمگیر ثانی

مورخہ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء سنہ جلوس ششم مشعر عطائے جاگیر موضع دھیر کھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون بر طبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور بہ بیست و ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست مع مزرعہ علہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنج روپیہ کسری حاصل آنست از جاگیر ہرسہائے وغیرہ من ابتدائے پنجرس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعافی لو تغیر مقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع در بست مع مزرعہ بر وفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر دانستہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

فوجداری و مال وجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغگانہ بیگار وشکار و دہ نیمی مقدمی
صدد وئی قانونگوئی مزاحم و معترض نشوند و آنچہ از حسن تردد و از جمع آن بیفزاید معاف و
مرفوع القلم شمارند درینباب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ
کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند تاریخ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس قلمی شد سطر

سند کی پشت پر:- مقرر آنکہ حسب موجب فرمان والاشان مرقومہ بست و ہفتم
شوال المکرم سالِ ششم از جلوس والا در نیوقت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر
شد کہ مبلغ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیرہ تیرہ در بست معہ مزرعہ عمہ پرگنہ بابورسرہ؟
و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد و پنجاہ و پنجرو بیہ کیثرت حاصل آن نسبت از جاگیر بہرجاے
وغیرہ در وجہ انعام النمغا متعلقان مشار الیہا با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت معاف توفیر
از پنجدس ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاشان
و وزراے ذو الاقتدار و امراے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان
مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و
مویداً در استقرار و استمرار الحکم مقدس معلی کوشیدہ موضع مذکور را دربست نسلاً بعد
نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف اینہا با فرزندان بازگذارند و از مواد تغیر
و تبدیل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مال و جہات
و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدد وئی قانونگوئی
مزاحم و معترض نشوند و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد بہ جمع
آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند
مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند شرح یادداشت واقعہ بتاریخ
روز پنجشنبہ بست و سیوم شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۲ ہجری مطابق
غرہ اسفندیار برسالہ سعادت نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت
شناسای مراتب ملک و ملت فرازندۂ اوج شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت عضد
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیراے معارک جہانستانی عیش آرای
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاج دانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ رسم یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سراے صدق و اخلاص

کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاتباع
رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہائے
درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام
موضع دھیر کھیرہ دربست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ پاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
وار جاگیر بہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان
بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد بر جمع آن
بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق
یادداشت قلمی شد شرح دستخط سعادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دارائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرائے
مبارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مراحل
آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکجہتی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت
سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرائے
عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والاتباع رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح و دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند شرح دستخط مدار الملک
اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بتاریخ نہم شعبان سنہ ۶
جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک
مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ فرمان والا شان قلمی نمایند۔
اسامی بیگہ رقبہ

(حاشیہ:) نقل مطابق اصل است ... بتاریخ ۱۹ ماہ جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس ...

(حاشیہ:) ... بتاریخ نہم شعبان سنہ ۶ جلوس ... نقل مطابق اصل است ...

ابـــ ـــ

اســـا للعــ ـــ شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی و افضلی شدہ......

سـالہ ســـہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

ماصـــ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ اموزہ تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد از جاگیر ہر سہاے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما بافرزندان بلا قید اسامی وقسمت معافی توفیر مرحمت شد۔

بنام متعلقان بھگوانداس	خاص	بنام متعلقان مشار الیہ
صـــ بیگہ	صـاصـ	ماصـــ بیگہ

نقل خط انور آنکہ

سند انعام التمغا بہ ہند

شرح عرضی فرو گذرانیدہ ہر سہاے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسد اللہ خان بہادر

رسید کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ وا بہاے مذکور در وجہ انعام التمغا متعلقان با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن وانچہ از سن ترود و برجمع آن بیفزایند مزاحم نشوند معافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

نیم ... نیم ... (حاشیہ)

بنام متعلقان مشار الیہ	ماصـــ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ
ماصـــ بیگہ ۱ للعـ	بنام متعلقان بھگوانداس بافرزندان
	صـــ بیگہ

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ[۱] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سال جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء جس کی رو سے مرزا محمد جہان دار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالے شانہ (طغرا)

مہر — طغرا

ہوالغالب — فرمان ابوالمظفر جلال الدین

(بیچ میں) ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ جلوس — محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن

عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت باغی بہانی معدلت ثمرہ دوحہ عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رفع لوای نصرت ہژبر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیردی درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را بعنایت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ

---

[۱] یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شاہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں درباری نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے۔ ۱۲

اکبر آباد معہ فوجداری بحسب الضمن سرمایہ اندوز مباہات ساخت باید کہ شکر و سپاس
این عطیہ بیقیاس جناب دولتمآب والا بجا آوردہ در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف
و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قمع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان
و اخراج و ازعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان
بعمل آرد و در حسن معاشرت با بندہ ہای درگاہ سپہر رفعت و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع
منہیات و مسکرات و رفع مفتورات و قطع و فصل دعاوی بموافقت ہر اقتضای شریعت غرا سعی
ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشہ خود اشتغال نمودہ
شکرانہ درگاہ احدیت و تقل عمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و میل تمرد نارم کہ مالگذاران
و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از صلاح
و صواب دید او کہ ہر آئینہ موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب
تاکید اکید بنداشتہ حسب الحکم اقدس اعلی بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال پانزدہم
از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت۔

نقلخط النور آنکہ

برپشت فرمان

مرزا جہاندار شاہ بہادر

مقررہ شرح ضمن بموجب سیاہہ شاہ لصد شریفہ عرض گذر انیدہ وکلای مرشد زادہ
آفاق مزین بصاد بدفتر رسید کہ موکل غلام امیدوار فضل و کرم اند کہ خدمت
صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبر آباد معہ فوجداری سرفراز شود و فرمان
والاشان مرحمت گردد واقعہ ۱۵ شوال سنہ ۱۵ مبارک

سیاہہ و فرمان والاشان حکم شد
نوشتہ بسیاہہ ذریعہ خالصہ

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدارالمہام آنکہ
موافق صاد خاص عمل آرند۔

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فرزند لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرای معارک
جہانستانی عین آرای محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

دولتکدۂ مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق و اخلاص کار فرما سیف و القلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ
فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر بہ و نظم
عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان
اقتدار، وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار
آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمانِ[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر[۱۹] شاہ ثانی کا ہے جو بزمانۂ ولی عہدی ۱۲ جمادی الثانی
کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴)۔ (سنہ ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا
مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یکہزار سوار و عطائے خطاب
غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

هو الرب الرشید

تاریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۲۰۶ ہجری
مطابق ۵ آذرماہ ..... برسالہ وکلای نواب قدسی القاب بلند جناب
عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور بختیار
والا نسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ثمرہ
دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

[۱] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گو نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

نہر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیرمردی و شیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی مؤسس اساس گورگانی فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہانبانی نور چشم راحت القلوب رفیع القدر بلند مکان مختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر در نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام تخشی رسم × قلمی میگردد حکم جہان مطاع صادر شد کہ محمد غوث خان بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر × غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ از شہر جمادی الثانی سنہ بموجب تصدیق بندہ نسبت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار و خطاب

تحریراً فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم بادشاہ[1]

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۸ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ

× × ×
12 7th May

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بدانند
دریں ولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ وسوائے املاک و باغات
در وجہ جاگیر خانعوالے شان محمد گل شیر خان بہادر ہو از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۸ فصلے مقرر نمودہ شد
باید کہ × تصرف و اختیار شان را لیہ واگزارند و بوجھے × من الوجوہ مزاحم و متعرض نشوند در بنیا تاکید
دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ
وسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ:۔ اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[1] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش درباری ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چوتی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دوقی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔ سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

(۱۸۳) خطؔ من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
میجر لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خاں و وزیر خاں سلمہ اللہ تعالیٰ

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالیٰ

سابق در باب تعلق آنمہربان بنقام گشت کرمعلوم یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند حوال ہزیمت مقہور ازپیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ دست باین کارزار در خست و بہ دکشیدن او بہ پناہ قلعہ ہانسے بسمع دوستی رسیدہ احتیاج ازقام دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسے شدہ مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر الحال ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر شوند۔

Major Louis Bourquin کا

لے یہ خط عطیہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب معزنے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا خط شکستہ کچھ لپیٹ کا ہے انتظار کا کہیں نام نہیں رفتہ ہی بختہ بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو متن منتقل کر دیا ہے ۱۲ سے یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا — اس خط میں عطاء اللہ خاں رئیس مالیر کوٹلہ اور وزیر خاں ان کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اس کی توپیں ہم نے چھینیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اس کا تعاقب کرکے وہیں اسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پہنچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے جو ۱۸۰۱ء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور بجانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور ان کے تعاقب میں برکان صاحب کے پڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۴) قولنامہ[۱] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلبند سبین

بسامیمطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر سپہر سند

مہر — نظام الدولہ ناصر الملک جنرل پرون بہادر جنگ……

قولنا ——— آنکہ

فیما بین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی واحدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن و رنج و راحت طرفین واحد گوید…… کہ بوقت واستدعاے راجہ راجگان بہادر فوج یکپور برای دوستی و اسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سیتعداران شامل شوند و نیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یکسا دو ماہ از ہر دو طرف سوال حرج بمیان نہ آید و اگر کسی اہل غرض سخنان نو عدیگر نمودہ خلل در اتحاد کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد بنابران اینچند کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد کہ ثانی الحال سند باشد و ہرگز تفاوت درمیان اندہ نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ مع ۴ جلوس والا۔

Sd/C.V. Perron

[۱] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہی جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالے میں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہی اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہی۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہی وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہی۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سرِ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ اُن کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہی۔ یہ قولنامہ ہز ہائنس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے ۱۹۱۱ء کی نمائش میں مستعار دیا تھا ۱۲ [۲] یعنی حضرت مسیح ۴ - [۳] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ - ۱۲

(۱۸۵) سند لارڈ لیک[1] مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ / ۳ مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات و نفت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در سنہ ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۴۳ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:۔

"صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ

یکے از مصاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ

کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔

مہر
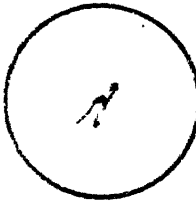
Sd/ Lake

عاملان حال واستقبال وچودھریان وقانونگویان ومعتمدان ومزارعان پرگنہ

کرنال بدانند بہادر رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازین انچہ ملاک در جاگیر بزرگان خانمذکور بود منجملہ

آن قلیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد و نیز بمد نظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصوصیت

---

[1] اس سند پر ایک بڑی مدور مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں خط شکستہ مگر واضح اور بایقری ہے سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعد دی تھی

لارڈ لیک روائی کئونٹ لیک آف ڈیہی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپنے جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ بلوہ آیرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپنے فوج کی کمان کی یہاں آپ کا ناید از ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۰ء میں کمانڈران چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھیڑی تھی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پیرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پیرون ایک فرانسیسی سیاح تھا جو مشہور ڈی باین (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کمان پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں رکھ کر ملک دوآبہ پر بالکل خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب × عساکر فیروزی ماندہ بجلد وے اینمعنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل عملہ پرگنہ مذکور سوای سائر باغات و املاک دائمہ × ومعافی و روزینہ دبن ارتھ کہ قدیم معمول و مستمر است از ابتدائے × فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا جین حیات بنام جنگ بہادر خان خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر ومفوض گردیدہ می باید کہ انہا خان مذکور را جاگیر دار مستقلداشتہ × پیش نایبان مشارٌ الیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند و دقیقہ از دقایق اطاعت و فرمان برداری مہمل و معطل نگذارند و سبیل سوی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی و رفاہیت رعایا گردد در ینباب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرند لہا ×

رانور	جمعیت گڈھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ ۱۸۰۶ء عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ ۱۲۲۰ھ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵ :- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا - یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پیرون خفیہ طور پر بونا پارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے ان کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو انھوں نے خود اطاعت قبول کرلی - بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی - یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اس میں ہوئی تھی - سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا - لارڈ لیک نے ویگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہان صلح ہوا - ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب جا پونچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی - لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ عالی "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دار فانی سے راہی عالم بقا ہوئے - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ منٹو[1] گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیراندیشیہا موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سرجارج ہلرو بارلو بارنٹ صاحب بہادر بمعرفت نعمت پنڈت گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن واظہار زبانی پنڈت مشار الیہ موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت و زیب جانب از تمامی مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیراندیشی و وفاداری کہ آن مہربان کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با بالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و عوالیمرتبت ابہت و معالیمنزلت نظام الدولہ سیف الملک ارچلیبڈ سٹین بہادر صاحب جانشین دربار معلی انچہ احوال پیوستہ ارقام مینمایند بخوبی است کہ از روئے آن مراتب نیکو نہادی و حسن رویہ و رفتار آن مہربان زیادہ از سابق منقوش و مرتسم خاطر می گردد دریں صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

[illegible]

---

[1] لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل ہو۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں اُن کی سند دیجائے۔ یہ خط اُس خط کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہو کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہو جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہو۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہو جو بہت مشکل اور وقت سے پڑھا جاتا ہو۔ ہم نے سطر بہ سطر بجنسہ نقل کردیا ہو۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار رفیع بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال مسرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل مذبور را برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب عالیشان
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب دلجمعی و طمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات از وقت آبا و اجداد آن مہربان مقرر است از ان

پشت پر

رحمت خان ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ[1] بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱
ابوالنصر معین الدین سنہ احد
مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں

فرمان ابو النصر محمد معین الدین
اکبر شاہ بادشاہ غازی
(طغرا)

دریں زمان میمنت اقتران فرمان والاشان
واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

---

[1] یہ فرمان قابل دید ہی نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلایا ہی۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہی کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہی۔ صاحب فرمان لفٹننٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضرور ہی مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہی کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں ۔ جب

بمقتضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدوی خاص عقیدت و ارادت نشان کرنل جیمس اسکنر[1] را بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار ووزرای ذو الاقتدار و امرای عالیمقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدوی خاص معز الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی دانستہ انظار عنایت ماید ولت و اقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معز الیہ یوماً فیوماً متزاید و بی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست و پنجم از جلوس ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت ×

---

[1] ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کہ ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۱ء میں آپ ہریانہ کے تصفیے کے معاملہ میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴-۱۷ء) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی ۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.y.O لانسرز (سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب بہادر نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William the Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Al-mighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and thirty seven.

The late Sovereign by his many ex-cellent qualities, had greatly endear-ed himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

ہے عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United Kingdom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself

Fort William, 11th September 1837

Your Majesty's Sincere friend
Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست ۔ اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالٰی نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہے۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آئیر لینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً عُلیا حضرت شاہزادی الگزینڈ ینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہے جن کے بفضلِ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آئیر لینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہے۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں میں نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہے۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseeqa and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it.

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امر محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مردان مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔ شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست * میں نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سر دھنتا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں بھی یہی خیال پیش نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلید در روزی شیر از کشش طفل ز پستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آگیا ؎ آ جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ ایک سے دو اور دو سے چار دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔ ؎

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دور آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب سلطان غیاث الدین بلبن

اور ہمایوں بادشاہ کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر بڑے اہتمام سے جمع کیا ؎ آمادہ گشتہ ام دگر اینک نظارہ را ✤ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔ تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیار پکار شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیے باعث فخر و مباہات تھا ؎ قیس سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں ✤ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی دوسرے بادشاہ جیسے جہانگیر شاہجہاں اورنگ زیب۔ ؎

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔ ؎

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا ؎

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے مظہر ہر زہ عمل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع وہ بات گئی وہ کس کی گئی کوہ کن کے ساتھ۔

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے دورِ انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آ جائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایتِ ما نیست قصۂ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان **سینو میٹو گراف** کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ برای العین بادشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیں گے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین فرامین کے فوٹوؤں سے مالامال ہو۔ مگر ع۔ زرمی طلبی سخن درین ست ٭ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ بر بنہیم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔

آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ ہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ سان گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہے کہ منہ مانگی مراد ملی ؎ بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے ٭ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے ٭ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشائخ سیڑم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب مولوی رضا اللہ خاں صاحب رئیس امرلو نے بھیجے۔ جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیلدار پنشنر رئیس دہلی نے مجھے متجسس اور جویا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب Loan Exhibition of Ante-

دی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ (Antiquities Coronation Durbar 1911) مغل عہد کے بعض
میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا۔ اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ؎ کام رکنے کا نہیں اے دل
ناداں کوئی ✣ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✣ اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہی۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہی اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم ✣ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✣
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہی ؎ یارے کہ بدست آمد و سر باخت بہ یارے ✣ واندر ہمہ
عالم بقدم بود قلم بود ✣ اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر ✣ آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے بسر ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیے ؎
مے سے غرض نشاط ہی کس روسیاہ کو ✣ ایک گونہ بے خودی مجھے ہر آن چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہی اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہی شام ہوتی ہی ✣ عمر یونہیں تمام ہوتی ہی۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہو گا ؏ بریں می زیم بر ہمیں بگذرم ✣ ؎
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہی ذوق ✣ اولاد سے رہی تو ہی دو پشت چار پشت

دہلی جمادی الثانیہ / جنوری سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میری قدر کر اے زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا حررہ خاکسار حقیر بشیر

برین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد	ای گلبدا از تن و جانِ تو اللہ الصمد
لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر	دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں منتقل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانہ شاہان اولوالعزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہی تو لامحالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہی جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ؏ قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✣ ہر کس و ناکس تو نہ
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشئی فی غیر محلّہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظرِ غائر چو طرف دوڑائی۔ میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✣ سوؤں میں کوئی ایک دو رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہی۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باوجود ملا وما وائے بے کساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہانِ سلف

کی جیتی جاگتی باعث و فخر و ناز بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار رہی اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین
مغلیہ کا نام نامی اور اسم گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتو فگن ہے وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و
برکات لاتتناہی ذات اقدس اعلیٰ حضور پُرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و
جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ و
سلطانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہٗ کی ہے۔ ذات اقدس و ہمایوں کے اس علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ
اور کون ہے؟ ؎ خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔
اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّٰی سے خصوصیت خاص ہے۔ وہ میرا آقا میرا بادشاہ ہیں ایک دنی بندہ بارگاہ شہنشاہی نمک خوار
اور دیرینہ دعا گو میں نے جوش عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم
کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و
قبولیت کو پہنچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎
حاتم کا کرم بخل ہے فیض و کرم ایسا + گردوں کا حشم پست ہے جاہ و حشم ایسا + زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان
عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہے منہ مانگی مراد پائی
آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ بر آئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدر فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہے تبرکاً بجنسہٖ ذیل میں
درج ہے میرے نزدیک اس کتاب کے لیے خاص کر اور رعیت کے لیے بالعموم یہ موقع بڑے فخر کا ہے دکنی بہ فخر۔ اس کتاب کے لیے اس سے
بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب جس بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پہنچی۔ یہ اس کے لیے بڑی فال نیک ہے۔
؎ سالے کہ نکوست از بہارش پیداست + خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمت بادشاہ ذی جاہ کو دیر گاہ ہمارے سروں پر
سایہ فگن اور سلطنت دکن پر با خیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت با کرامت رکھے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقل فرمان

ٹرنگ کوٹھی　　　　اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

یکم ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ　　مہر طلائی میں سب کے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہے مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہے۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad Deccan

مہر کے بیچ میں "دفتر پیشی صدر المہام حضور پر نور خلد اللہ ملکہٗ"

بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقدار (مقیم دہلی)

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہو اس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہی کہ اسکی آپ کو اجازت دیجیے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

شرح دستخط احمد حسین امین جنگ

صدر المہام پیشی

خط تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کیے ہیں، یقیناً آپ ان کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف فرامین سلاطین ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی علم نوازی بھی قابل شکر گذاری ہو کہ انھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ سلطان العلوم ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو حسن نظامی

۱؎ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو وارث الادب سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۲؎ یعنی جناب شمس العلما ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی اول۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے ؎

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیے جیے جیتا ہو وہ جو مر چکا انسان کے لیے۔ ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition. 1,000 Copies.

Price without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

,, with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.

اِعلان